بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدا اقوالِ سدِیاّ پُرانک

یم۔بی۔ غنی، اکملؔ آلدوری

جناب محترم سدیاّ پُرانک صاحب 18 اگسٹ 1918ء میں ضلع کُپل
کے تعلقہ یلبرگہ میں "دیامپور" نام کے ایک گاؤں میں جنم لیئے

ناشر
اکمل پبلی کیشن ٹرسٹ،
پنشن محلہ، چکمگلور۔

Title : Sad Akwale Siddaiya Puranik
(Urdu Translation from Kannada)
By : M. B. Ghani Akmal Aldoori
Publisher : Akmal Publication Trust, Pension Mohalla, Chickmagalur.
Price : Rs. 150/-

جملہ حقوق بہ حقِ اکمل پبلی کیشن ٹرسٹ محفوظ

کتاب	:	صداقوالِ سدیّا پرانک
شاعر	:	یم۔بی۔ غنی اکمل آلدوری
سنہ اشاعت	:	2003
تعداد	:	1000
قیمت	:	150/-
ناشر	:	شری یم۔بی۔ غنی اکمل پبلیکیشن ٹرسٹ، پنشن محلہ، چکمگلور۔
کمپوزینگ	:	سلیکان گرافکس، ہاسن
پرنٹرس	:	اروبند گرافکس، ہاسن۔
ملنے کا پتہ	:	یم۔بی۔ غنی اکمل پبلی کیشن، پنشن محلہ، چکمگلور۔

فہرست

حرف آغاز	:	ڈاکٹر لکشمی نارائن ارورا
پیشِ لفظ	:	سید شہاب الدین روشن
یم۔بی۔ غنی اور تعارف	:	سری مان بی۔بی۔ رینوکاریا
تہنیت	:	سری انادانا پرانک بزبانِ کنڑ
اظہارِ اخلاص	:	سری سوم شیکر بزبان کنڑ
گذارش احوال	:	یم۔بی۔ غنی اکمل
اقوال (وچن)		

انتساب

اُن عظیم شخصیتوں کے نام

جنھوں نے ادب ہی کو اپنا سرمایہ ءحیات جانا

صدا اقوالِ سِدیّاپرُانک

پروفیسر لکشمی نارائن ارورا

پی۔ جی۔ ڈی۔ ڈائرکٹر پبلسٹی ڈپارٹمنٹ۔

حرف آغاز

ہندوستانی دنیامیں اُردوادب کوایک مکمل عزت وعظمت کامقام
ہے۔ زمانہ قدیم سے مختلف اقوام تاریخی وجوہات کی بنا پر سرزمین ہ
میں آباد ہو کر یہاں کا ادب تہذیب وتمدن والی زندگی کو رنگ برنگی شکا
عطا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سمت میں عربی، فار
ادب اور اُسی اساس پر وجود میں آنے والا اُردو ادب تقریباً گذشتہ پا
صدیوں سے زیادہ عرصہ سے ہندوستانی ادب کے فروغ میں نمایا
خدمات انجام دیتے ہوئے ایک خاص تعظیمی مقام ہی حاصل کیا ہے
موجودہ آریائی زبان اور دراوڑی زبانیں ایک ساتھ مغربی زبانوں کا اد
اور تہذیب کی خوشبو کنڑی زبان سے عمدہ ربط و تعلق کا پیدا ہونا معلو
ہوتا ہے۔ مختلف طریقوں سے مزبوط ہو کر کنڑی ادب کا بہتادریاوا
طور پر نظر آتا ہے۔

اُردو زبان کا ماحول اُس زبان کو معاشرہ میں ایک واضح مقام عطا

کرتے ہوئے تہذیب وتمدن کو مختلف نظریوں سے قابل غور بنایا ہے۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اُردو زبان کو علاقائی زبان کے طور پر تاریخ اور تہذیبی زبان کی حیثیت سے اکثر لوگ اس زبان کو استعمال کرنے کے باوجود بھی ہندوستان کے طول وعرض میں ہماری مسلمان بھائیوں کی زبان کہلاتی ہے۔ اس کی ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبان وادب اور تہذیب وتمدن کے میل جول سے ہندوستانی زبان اُردو کو خاص فائدہ پہنچا۔ اس ذریعہ ہندوستانی ادب کو ملنے والا تحفہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اُردو ایک زبان سے بلند وبالا ہو کر ایک خاص معیاری زندگی کے لئے بطور علامت ہے۔ اس زبان میں نظر آنے والی خوبیاں مثلاً شیرینی اور اُس کی لطافتیں حیرت انگیز ہیں۔ اُردو زبان ولغت کی گہرائی اور وسعت اُردو زبان میں استعمال کے طریقے زبان کے بولنے والوں اور سُننے والوں کو گونگا بنادیتے ہیں۔ اُردو نظم کا انداز اور نثر کا ڈھنگ اور مختلف اصناف سُخن کا اظہار ایک دلچسپ بات ہے۔

ہندوستانی زبانوں کے سلسلے میں ایک خاص بات یہ ہیکہ یہاں کی سرزمین ایک خاص جوہر رکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سی زبانیں پھلتی نظر آتی ہے۔ ایسی بعض زبانیں تاریخی طور پر سیاسی اور سماجی حیثیت سے اپنی بڑائی منواتی ہے۔ ہندوستان کی زبانیں مختلف ہونے کے باوجود

اس کا ادب ایک ہونا مُسلّم ہے۔ علم وعرفان کی دیک میں شعور اور عقل وحوش کی ٹھنڈی ہوا چاروں سمت سے چلتی ہو۔ اور مختلف انواع کو پھولوں سے علم وہنر کے سُر میں زینت وخوش گلوئی کا احساس ہوتا ہے۔ اور زبانوں کے آدان پردان سے زبان وادب کو فروغ ملتا ہے اور جن کے نتیجہ میں زبانوں کے مُروجہ شعور کے خزانے بھر جاتے ہیں۔ اس سمت میں ملک کی ایک زبان سے دوسری زبان کی ترسیل میں نہ صرف زبان بلکہ ملکی سطح پر اتحاد اور یکجہتی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اور تمام انسانی ذہن میں یہ بات زبان کی حدود سے بالاتر ہوتی ہے۔ انسانی ذہن کو غیر جانب دار بنا کر علاقائی حدود سے بلاتر ہو کر ملکی سطح تک کیا بلکہ عالمی سطح پر پہنچاتی ہے۔ کنڑی اور اُردو زبان وادب کے درمیان یہ نقطہ نظر بہت اہمیت کا حامل ہے۔

اس کتاب کے مصنف اور مترجم جناب یم۔ بی۔ غنی صاحب مذکورہ بالا باتوں کے سلسلے میں خصوصی طور پر ہماری توجہ کو اس طرف موڑتے ہیں۔ اُردو زبان میں مہارت ودسترس حاصل کرنے والے صاحب موصوف سے کنڑی اور اُردو میں کیا جانے والا یہ ترجمہ ان دونوں زبانوں میں دوستی اور میل جول پیدا کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ

ہے۔ کنڑی ادب کی خوبیوں کو اُردو ادب کی گہرائی میں سموتے ہوئے صاحب موصوف نے دونوں زبانوں کی ترقی کی راہ میں ایک کامیاب قدم اُٹھایا ہے۔ قدرتی اور فطری خوبصورتی والے مشہور مقام ملناڈ یعنی مادر وطن کی گود سے اور اس کوئل کی سُریلی کوکب سے محفوظ ہونے کے علاوہ ان دونوں زبانوں کے درمیان ایک بھائی چارگی کا رشتہ بصورت سفاری انداز سے عمدگی کے ساتھ ہوتا ہو نظر آتا ہے۔

جناب محمد برہان القتی صاحب اس سعی کے باعث ریاست کرناٹک میں اُردو ادب کے میدان میں بہت ہی نام کمائے ہیں۔ اُردو زبان میں مختلف انواع کے ان کی آزاد تخلیقات جیسے " سلگتے پھول"، ساغر اخلاص اور فور طہور، ان جیسی مختلف تخلیقات پر اعزاز پانے کے علاوہ اُردو ادب کے میدان میں بھی کافی قدر کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ غزل ، نظم، گیت جیسے مختلف انواع کا شعری کلام جہاں فن شاعری میں ترقی کا سنگ میل ہے تو دوسری طرف یہ رباعیات میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ صاحب موصوف کے ادب سے متعلق موضوعات پر کویمپو یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کیلئے تحقیقی مضامین لکھنے اور صاحب موصوف کے ادبی کارنامے اور عوام دوستی

کیلئے کتابوں کا مطالعہ گواہ ہے۔ 72 سالہ یہ فاضل شاعر دو سال قبل کنڑی کا مشہور اور کھلے ذہن کا شاعر سروگنہ کے منتخبہ وچنوں کا اُردو زبان میں کامیاب ترجمہ کر کے ان زبان دانوں کو ایک دعوت فکر اور زبان کی چاشنی دیئے ہیں۔ کاشتکار کافی پلانٹر ہونے کے باوجود انسانیت نواز، ہمدرد اور شریف النفس جناب اکمل صاحب، عوام الفاس میں بلکہ زندگی کے ہر میدان میں سب سے پیش پیش رہتے ہیں۔ سب کے ساتھ میل جھول بڑھاتے ہیں اور مختلف تعلیمی اداروں، ادبی محفلوں اور عوامی تحریکوں میں صدر اور مختلف عہدوں پر فائز رہتے ہوئے بو لوث خدمات انجام دیتے ہیں۔ علمی و ادبی خدمات کو حسن و خوبی سے انجام دینے یہ اپنے آپ کو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقف کریئے ہیں۔ اور دونوں زبانوں، ادب تہذیب و تمدن اور کلچر کو عوام الفاس کے درمیان میل ملاپ اور بھائی چارگی کے قیام کیلئے مسلسل کوشش کی بات جناب برہان القتی صاحب کے لئے قابل مبارکباد ہے۔

حقیقت میں کہا جائے تو ترجمہ کا کام بڑا مشکل ترین کا ہوتا ہے کسی کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مترجم کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ جو مصنف کا منشاد ہے۔ اس لئے کسی بھی مترجم کو چاہیئے کہ وہ

کسی دنیاوی غرض اور ذاتی مفاد کو پیش نظر نہ رکھے۔ ایسی صورت میں ایسے لوگوں میں کام سے غیر معمولی دلچسپی، لگن اور کام کرنے کا عزم واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کام کو اپنا خاص کام سمجھ کر کرتے ہیں اور اس میں اطمینان اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ خود خوش ہو کر اپنی خوشی کا حصہ دوسروں میں بانٹ کر خود بھی خوش ہوتے ہیں اور شکر گذاری کا تصور سامنے رکھتے ہیں۔ میں اپنی نظر میں صاحب موصوف کو اس زمرے کا آدمی سمجھتا ہوں۔ اس نقطہ نظر سے بھی صاحب موصوف کا ترجمہ قابل غور ہے۔

جناب برہان الغنی صاحب دو سال قبل سرو گنہ کے سو وچنوں کا اُردو میں ترجمہ کر چکے ہیں اور اس کی اشاعت بھی عمل میں آچکی ہے۔ اُردو زبان میں وہ ایک مذہبی تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک طرف وکاشتکار ہیں تو دوسری طرف مترجم اور مصنف کے زمرہ میں شامل ہیں۔ اس لئے کہ ایک شاعر ہی منظوم کلام کا اچھا ترجمہ کر سکتا ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ ایک شاعر دوسرے شاعر کے نشے کو بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور شاعری کی دلچسپ دنیا میں اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے۔ آزاد خصلت کے ایسے شعراء عام طور پر قابل فخر انسان ہوتے ہیں۔ ایک صاحب شعور شاعر اپنے فخر و بڑائی کے پردے کو ہٹا کر دوسرے شاعر کی

آواز ملا کر اس کو آگے بڑھا کر خود چھپ کر اور اس کو نمایاں کر کے لکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ چراغ کی روشنی پر قربان ہونے والا پتنگا جس کو اپنے پروں کے جلنے کی فکر بھی نہیں ہوتی اور وہ چراغ پر وارے نیارے جاتا ہے۔ بس اسی طرح مترجم اپنے آرام وچین کو قربان کر کے اپنی طبعیت کی آزادی کی فکر کرے بغیر پورے ہوش و حواس کے ساتھ اور پری لگن کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

کنڑی زبان سے اُردو زبان میں ترجمہ کرنا مترجمہ کیلئے مختلف سائل پیدا کرتا ہے۔ زبان کی حیثیت سے کنڑی زبان دراوڑی زبان سے جاملتی ہت اور ادھر اُردو شمالی آریائی زبانوں سے قریب ایک خصوصی ہندوستان زبان ہے۔ جہاں کنڑی زبان پر سنسکرت زبان اور دیگر دراوڑی زبان کے اثرات پڑے ہیں تو وہاں اُردو زبان پر عربی اور فارسی زبان کے گہرے اثرات ہیں۔ اور دونوں زبانوں کے لئے اپنی اپنی لغت کی الگ سے کتاب ہے۔ دونوں زبانیں اپنی الگ الگ سیاسی، سماجی اور تہذیبی ماحول میں ترقی پائی ہیں۔ مغلیہ دور میں اور دکنی حکمرانوں کی سرپرستی میں اُردو کو بہت ہی عزت کا مقام ملا اور زبان کی بہت سرپرستی ہوئی۔ اُردو زبان میں رومانی زبان کی ترقی کیلئے ایک مخصوص ادب اور صوفی شاعروں کا تجربہ

ادب پر گہرا ہے۔ شعر، غزل، قصیدہ، رباعی، ریختی، مثنوی جیسی مختلف اصناف شعری میں اُردو زبان کا کمال نظر آتا ہے۔ ولی، میر، سودا، سوز درد، مرزا غالب، ذوق، مومن، ظفر، حالی، اقبال ان تمام کا کلام اُردو زبان کو شیرینی اور جاذبیت سے بھر دیتا ہے۔ مذکورہ بالا شعراء اُردو زبان کا عظیم سرمایہ ہیں۔

عالمی ادب کیلئے کنڑی زبان سے جو تحفہ اور انمول عطیہ ملا ہے وہ "وچنوں کا ادب" ہے اور وہ وچنوں کا ادب بارھویں صدی عیسوی میں جبکہ ویر شیوادھرم کا قیام عمل میں آیا۔ جسمیں بزرگوں کے اُصول ان کے تجربے، مذہبی خیالات اور سماجی اِصلاح جیسے پہلو عوام میں ہر دلعزیزی کا سبب نیے اس کے بعد سماج کے بہت سے طبقے کے لوگ اپنے عمدہ خیالات کے اظہار کا اس کو ایک ذریعہ بنالیئے اور بہت آسان اور راست الفاظ میں اور انتہائی گہرے خیالات کو موثر انداز میں لوگوں تک پہنچائے۔ اور یہ سلسلہ ایک شاہ سے لے کر ایک عام آدمی کے ذہن کو متاثر کیا۔ حتی کہ عام لوگ بھی اپنے احساسات کو وچنوں کی شکل میں ترتیب دینا شروع کر دیئے۔ "انوبھوامنٹپ" جیسے شہ نسیں مذہبی ملاقاتی اور مباحثہ ودیگر موضوعاتی گفتگو کیلئے موقع فراہم کئے۔

اس قسم کے مواقعوں کیلئے وچنوں والد ادب اگلی صدیوں کیلئے بھی لوگوں میں مقبول ہونے لگا بیسوی صدی عیسوی میں بھی موجودہ زندگی کے سلسلے میں وچنوں کو لکھا گیا۔ اور مستقل طور پر لکھے جارہے ہیں۔ حالات کے تقاضوں کے پیش نظر وچنوں کی شکل میں تبدیلی ضرور نظر آرہی ہے۔ اس کے باوجود مجموعی طور پر لکھنے کا پُرانا انداز ہی لکھنے والوں نے اپنایا ہے۔ اس صدی کے وچنوں کے لکھنے والوں میں سری ججنی، سری موجمم، شری شیوکمار سوامی جی، شری مہدیوبکار، ماتے مہادیوی وغیرہ قابل ذکر ہیں کہ جو قدیم بزرگوں کے اُصولوں رہن سہن کو اور مذہبی خیالات کو وچنوں کی شکل میں ترتیب دیئے ہیں اس کے علاوہ وہ وچنوں کے طریقہ کو اپناتے ہوئے جدید دور کے اور بہت سے لوگ اپنی زندگی کے خیالات اور تجربوں کو اس ذریعہ ترقی دیئے ہیں۔ چنانچہ شری ڈی وہ گونڈپا، پروفیسر ایس۔ وی۔ رنگنا اور اور پروفیسر ایس۔ وی۔ پر میشور بھٹ، شری سدیاپرانک جیسے مختلف لوگ اس زمرے کے وچن لکھنے والے ہیں۔

محترم برہان الغنی صاحب کا ترجمہ نظروں کے سامنے رکھ کر یہاں دو باتیں کہی جاسکتی ہیں وہ یہ کہ صاحب موصوف جب سروگنہ کے وچنوں کا اُردو میں منظوم ترجمہ کئے تو سروگنہ کے سہ مصرع کو چہار

مصرع کی شکل میں ترتیب دیئے۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کے وقت اس قسم کی تبدیلی لازمی بن جاتی ہے۔ حقیقت میں جو مضمون پوشیدہ ہوتا ہے اس کو ترجمہ میں واضح طور پر کھول کر وضاحت کے ساتھ بولنا ضروری ہوتا ہے۔ اس ے ترجمہ پر کوئی اثر پڑتا ہے نہ کوئی سُقم لازم آتا ہے۔ لیکن مقررہ سمت میں ترجمے کے سلسلے کو لئے چلنا یہ مترجم کا کام ہوتا ہے۔ جناب برہان الغنی اکمل آلدوری صاحب مشہور شاعر شری سدیاپُرانک کے ترجمہ شدہ دوچار وچنوں کا ترجمہ نمونے کے طور پر پیش ہے۔

اُردو منظوم ترجمہ

کوئی اینٹ ولکڑی کو حاصل کرے　　فقط منکوں کو جینے سے آدمی
فقط ان سے پورا ہی کیا گھر بنے　　کیا سمجھے عبادت کمل ہوئی
اگر دال وآٹا اکٹھا بھی ہو　　بدن کو اگر رکھیں تکلیف میں
یہ ناکافی ہیں سارے پکوان　　بدن کی ہوورزش عبادت نہیں
تسلسل سے الفاظ اگر جوڑ دیں　　جو دھن من لگاویں تیرے بندوں پر
زبان وادب کیا سی کو کہیں　　وہی بندگی کی ہے سچی لگن

زندہ رہنا دہر میں بیشک نہیں کوئی کمال　　عیش اور آرام کا ملنا تو ہے آسان کام

چین سے لیکن بسر ہونا ہے اک امر محال　　ہوتی ہے حاصل مسرت دل کو مشکل سے مدام
ہوتا ہے مشکل سے اپنا جینا بیشک خوشگوار　　لاکھ لطف آور سہی بسیار خوری کا عمل
سہل سے اس کی ہی گذرے ہونہ جس کا کاروبا　　باعث نقصاں ہے بدہضمی سے ہے پڑتا خلل
گھر بنے گا وقت وتکلیف سے اپن بجا　　یاد رکھنا دل میں احسان کو ہے امر لازمی
بن جانا گھر بار ولا کار مشکل ہو سوا　　اور مدد ہر وقت واحسان مندی کا ہو دھیان بھی
شادی کر لینا لگے پُر لطف اور تسکین جاں　　جینا تیرے نام کا لگتا ہے اک آسان کام
لاکھ پیچوں سے ہی آگے بڑھنے پائیگا جھاں　　دستگیری کر میرے مولیٰ رضا کا دے پیام

جناب برہان الغنی صاحب نے سدیاپُرانک کے سو (۱۰۰) وچنوں کا اُردو میں منظوم ترجمہ کیئے ہیں اور اس کتاب میں اس کو شائع بھی کیا جارہا ہے۔ شری سدیاپُرانک کے بارے میں ہاما نائیک کی ایک بات ان کی شخصیت اور ان کی تخلیقات کے بارے میں ایک احمالی خاکہ ہے۔ سدیا پُرانک کے وچنوں میں مذاہب مختلف نہیں بلکہ ایک ہی مذہب وہ ہے زندگی کا مذہب۔ بہت سے دھرم نہیں بلکہ ایک ہی دھرم وہ ہے انسانیت کا دھرم، بہت راستے نہیں بلکہ ایک ہی راستہ وہ ہے خدائی راستہ ایسے ایک لکھنے والے کے وچنوں کا اُردو میں ترجمہ کر کے جناب برہان الغنی صاحب ایک بہت ہی اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔ مصنف کے کس قسم

کے کام کا ترجمہ ناظرین کیلئے مفید ہو سکتا ہے اس کا انتخاب بھی بڑی صلاحیت کی بات ہوتی ہے۔ اور مترجم کو ہمیشہ اس بات کی فکر ستاتے رہتی ہے۔ کیونکہ مصنف کی ادبی صلاحیت اور اس کا مقام و مرتبہ اور اس کے خیالات اور شخصیت وغیرہ یہ ترجمے کی قدر و قیمت بڑھاتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے جناب برہان الغنی صاحب ایک بہت ہی مناسب و موزوں مترجم ہیں کہ جنہوں نے ایک کنڑی مصنف کی تخلیق کا اُردو زبان دانوں میں تعارف کروایا ہے۔ صاحب موصوف کی ادبی خدمات کا سلسلہ اس طرح ہمیشہ جاری وساری رہے اور مسلسل آگے بڑھتا ہی رہے اور ان سے مختلف قسم کی دیگر تخلیقات کا ترجمہ سامنے آئے اور اس سے کنڑی اور اُردو ادب میں ربط و تعلق پروان چڑھے اور دونوں زبانیں ایک دوسرے کے ترجمے کے ذریعہ پھلے پُھلیں۔ دل کی گہرائی سے اس بات کی بیک تمنا کرتا ہوں۔

فقط

پروفیسر لکشمی نارائن آروا۔ مہتمم

پیشِ لفظ

قدرت کی جانب سے حیوان ناطق کے لئے زبان ایک انمول تحفہ ہے۔ خیالات، جذبات، احساسات ور جحانات کے اظہار کرنے کا بہترین ذریعہ زبان ہے۔ زبان وادب کی ایک اہم مفید اور کارآمد صنف ترجمہ ہے جو مختلف ادب کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ ترجمہ ایک دلچسپ فن ہے تاہم یہ کام لوہے کے چنے چبانے کے مترادف ہے۔ لسانی ہم آہنگی کی ترقی وترویج کا واحد ذریعہ ہے ترجمہ! اور ترجمہ سے نہ صرف لسانی ہم آہنگی کو بلکہ قومی یکجہتی، قومی اتحاد اور بین الاقوامی تعلقات کو بھی بڑی تقویت ملتی ہے۔ یہ بات صدفی صد بجا ہے کہ ترجمہ کا دور ادب کا سنہری دور ہے۔ ترجمہ سے مختلف اقوام کے درمیان خوشگوار تعلقات اور ہم آہنگی کے راستے کھلتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ یہاں جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں شاید ہی کسی ملک میں بولی جاتی ہوں۔ اس ملک کی ترقی باہمی تعلقات پر منحصر ہے جس کا واحد ذریعہ ترجمہ ہے اس لحاظ سے قومی یکجہتی کی ترقی میں ترجمہ کا رول بہت اہم رہا ہے۔ اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے بقول آلِ احمد سرور صاحب ہندوستان کے ہر اردو دان کو اپنی علاقائی

زبان سیکھنی چاہیئے۔

اس ضمن میں الگ الگ زبانوں کی ندیوں کا ملن کنڑ ادب کے ساگر سے ہوتا ہے۔ اس میدان میں کنڑادب کے شاہ سواروں نے بڑی سعی وجہد کی ہے۔ اس سلسلہ میں شری ڈی۔ وی۔ گنڈپا، شری بی۔ ام۔ شری، شری راجارتنم، شری ماستی وینکٹیش آئنگار اور شری گوونداپائی کے نام بطورِ خاص لائقِ ذکر ہیں۔ آپ نے جس ادبی چمن کو سینچا ہے وہ تاقیامت سرسبز وشاداب رہے گا۔ اس طرح کرناٹک کے چند مسلم ادباوشعراء نے بھی جی جان سے لسانی ہم آہنگی کو پروان چڑھایا ہے۔

کنڑ ادب اور کرناٹک سے مسلمانوں کی والہانہ وابستگی پچھلی پانچ صدیوں سے برابر چلی آرہی ہے۔ انہوں نے سنگ تراشی، مصوری، موسیقی جیسے فنونِ لطیفہ کے علاوہ کنڑ زبان وادب کی بھی دل وجان سے خدمت کی ہے۔ اس سلسلہ میں سنت ششونال شریف صاحب کا نام سرفہرست رہا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہیں لوک گیت کے شاعر خواجہ ہلسنگی دھولا صاحب۔ آپ نے کنڑ زبان میں افسانے، نظمیں اور مضامین لکھ کر بے انتہا مقبولیت حاصل کی ہے۔ دورِ حاضر

میں عبدالغفار سولیا، ایس۔ کے۔ کریم خان، کے۔ ایس۔ نثار احمد، ڈاکٹر یم۔ اکبر علی، ڈاکٹر رحمت تریکرے۔ ابراہیم سعید، بولووارو محمد کنی، رمضان درگا، فقیر محمد کاٹپاڈی، سارہ ابوبکر اور بانو مشتاق وغیرہ کنڑ زبان وادب کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

اس موقع پر یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ صفِ اول کے کنڑ ادیبوں میں جناب یم۔ بی۔ غنی اکمل آلدوری کا نام بھی شمار ہوتا ہے۔ اگرچہ آپ نے کنڑا زبان میں کوئی تخلیق پیش نہیں کی ہے تاہم اپنے ترجمہ کی خدمت کے ذریعہ کنڑادب کو اردو کے قارئین تک پہنچایا ضرور ہے۔ اس موقع پر اگر یہ کہا جائے کہ اس نوعیت کی ادبی خدمت تخلیقی کام سے بھی افضل ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ دراصل یہ یم۔ بی۔ غنی صاحب کی عظمت، کشادہ دلی اور وسیع النظری ہے کہ آپ نے کنڑ زبان وادب کی اشاعت وابلاغ کو اپنی حیات کا شعار سمجھا۔ آپ کی یہ بے لوث خدمت اپنی علاقائی زبان سے والہانہ عشق کی ضامن ہے۔

گوآپ پیشہ کے لحاظ سے کافی کے کاشتکار ہیں لیکن ادبی خدمت ہی آپ کا شغل رہا ہے۔ علاوہ ازیں کئی سماجی اداروں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے والی انجمنوں کے برسوں سے سرگرم کارکن رہے

ہیں۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی، قومی یکجہتی واتحاد کے موضوع پر آپ کی تقریریں بڑی اثر انگیز ثابت ہوی ہیں۔آپ کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے اہل کنڑ کی صحبت ورفاقت میں اپنا اکثر وقت گزارا ہے۔ آپ رواداری انسان دوستی اور یگانگت کا ایک نرالا پیکر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر قوم میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے اردو اور کنڑ ادب دونوں کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ آپ کی اردو کے شاعروں اور ادیبوں سے جس قدر واقفیت ہے اسی قدر کنڑ کے ادیبوں اور شاعروں سے بھی آپ مانوس ہیں۔ اردو ادب کے تقابلی مطالعہ سے ہی آپ کو ترجمہ کی تحریک وترغیب ہوئی ہے۔

اس سے قبل ام۔بی۔ غنی صاحب نے کرناٹک کے عظیم مصلحِ قوم و مفکر شاعر سروگنا کے سو منتخب وچنوں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ "سروگنا کے سو وچن"، کے عنوان سے چھپی یہ کتاب منظر عام پر آچکی ہے۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وچنوں کو آپ نے صنف رباعی کی ہیئیت میں پیش کیاہے جو دنیائے ادب میں شاذونادر ہے۔ اس کتاب کے لئے ریاستِ کرناٹک کے نامور ادیب ڈاکٹر پردھان گرودت نے تقریباًبارہ صفحات پر مشتمل ایک طویل اور پُر مغز پیش لفظ تحریر فرمایا

ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر یم۔ اکبر علی، ڈاکٹر سی۔پی۔ کرشنا کمار اور چندر نائیڈو نے اس ترجمہ کے متعلق اپنے تجزیاتی خیالات کا اظہار کیا ہے جس سے کتاب کو اور جلا ملی ہے۔

مختلف صلاحیتوں کے مالک جناب یم۔بی۔ غنی کی سعی بلیغ کا یہ ثمر اردو کی ادبی دنیا کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔اس ترجمہ میں آپ نے اپنا ہی ایک نیا طرز اختیار کیا ہے۔ترجمہ میں آپ نے جو اصطلاحات اور موزوں ترین الفاظ کا استعمال کیا ہے واقعی قابلِ ستائش ہے۔ آپ کے اس کارنامہ سے آگہی ہوتی ہے کہ آپ کو اردو، کنڑ دونوں زبانوں پر کس قدر دست رس وملکہ حاصل ہے۔بلاشبہ قارئین اس ترجمہ سے بہت متاثر ہوں گے۔

ہشت پہلو شخصیت جناب یم۔بی۔ غنی المتخلص اکمل آلدوری دنیائے اردو ادب میں زبانِ زد خاص وعام ہے۔ترجمہ کے میدان میں قدم رکھنے کے بعد آپ کی ادبی شخصیت نے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے۔

کنڑ کے بعض اصطلاحات محاورات اور مکمل مفہوم ادا کرنے والے الفاظ کی تحقیق جوے شیر لانے کے برابر ہے۔ آپ کے ترجمہ کی خاص خوبی وحسن یہ ہے کہ اصل کلام کی سادگی وبے ساختگی کو برقرار

رکھا ہے جس سے ترجمہ میں ایک شان اور رنگینی پیدا ہو گئی ہے۔ ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ فصاحت اور سلاست کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ اگرچہ اس سے قبل بھی چند مترجمین نے کنڑ کے وچنوں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جہاں تک مجھے علم ہے یم۔ ٹی۔ غنی صاحب ہی وہ پہلے مترجم ہیں جنہوں نے وچنوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔

سدیا پرانک کا شمار کنڑ کے صفِ اول کے شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ کا کلام پُر مغز، پُر معنی اور موثر کلام ہے۔ صداقت و حقائق پر مبنی آپ کے کلام میں زندگی کا تجربہ پایا جاتا ہے اس لحاظ سے آپ ایک صاحب بصیرت اور بالغ نظر شاعر ہیں۔ آپ کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں صداقت، حقیقت، روحانیت، استقامت، لدیت، فناوبقا، ایثار اور زندگی کے نشیب و فراز وغیرہ۔ پرانک کے کلام کے مفہوم و مطلب کو سمجھنا اس کی گہرائی و گیرائی کو جاننا پھر اردو کے موزوں ترین الفاظ کے ذریعہ اسے ادا کرنا فرہاد کی کوہ کنی سے کم نہیں۔ سدیا پُرانک نے اپنی تصنیف "وچنوودیاوتا" میں اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بعض شعراء ان وچنوں کا اردو فارسی اور انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر افسوس کہ آج تک یہ ارادہ کسی بھی شاعر نے پورا نہ

کیا۔ درحقیقت ان وچنوں کی خصوصیت ہی کچھ ایسی ہے کہ یہ کام ہر کسی کے بس کا نہیں ہے۔ سادگی، گہرائی، رنگینی، تنوع، اصطلاحات، تشبیہات، محاورات، کہاوتیں، امثال، مواد، مطالبات، محاسبہ ء ضمیر وغیرہ جیسے موضوعات سے لبریز سدیا پرانک کا کلام ادبی دنیا میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے آپ نے خود ایک جگہ فرمایا ہے کہ تلاش حق کی راہ میں چبھنے والے کانٹے موگرے کے پھولوں کے مانند ہیں۔ اسی طرح یم۔ ٹی۔ غنی صاحب اپنی بہتر سالہ عمر میں اس راہ میں درپیش پُر خار رخنہ و مزاحمت کو خوشبودار پھول تصور کئے سدیا پُرانک کے کلام سے لطف اندوز ہو کر اردو ادب کے پروانوں کو بھی اس کی لذت و حلاوت سے محظوظ کرانے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔

دراصل ترجمہ ایک الگ نوعیت کا فن ہے۔ لازمی طور پر مترجم کو دونوں زبانوں پر کامل عبور و گرفت ہونا چاہیئے۔ یم۔ ٹی۔ غنی صاحب نے اردو اور کنڑ ادب کا وسیع مطالعہ کرنے کے علاوہ فن ترجمہ میں بھی خاطر خواہ دست گاہ حاصل کی ہے۔ آپ نے سدیا پُرانک کے مدعا و مافی الضمیر کو ادا کرنے کی امکانی حد تک کوشش کی ہے۔ ترجمہ! وہ بھی کنڑ سے اردو میں! کس قدر کٹھن ہے۔ درحقیقت دونوں زبانوں

کی ساخت وترکیب میں زمین وآسمان کی دوری ہے۔ تاہم یم۔ بی۔ غنی صاحب نے کسی حد تک کلام کی روح ووصف کو برقرار رکھا ہے جس کے باعث ترجمہ میں زور واثر پیدا ہوا ہے۔ دورانِ ترجمہ آپ نے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے اور جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ معیاری اور معتبر ہے۔ "

صد اقوالِ سدّیاپُرانک "نام کی یہ کتاب سو ترجمہ شدہ اقوال کا مجموعہ ہے جو پُرانک کی کتاب "وچنوودیاونا" سے منتخب کیا ہے۔ یہ ترجمہ اردو ادب کی خدمت میں ایک انمول تحفہ ہے۔

معنی ومفہوم کو کس سنجیدگی ومتانت سے ادا کیا ہے اس کی بہترین مثال یہ منظوم قول ہے ملاحظہ ہو؀

ہوگا سب کچھ دِل اگر ہو پیار واُلفت سے بھرا
یہ نہ ہو تو ہو کے سب کچھ بھی نہیں ہے فائدہ
حق کی ہو پہچان دِلِ اخلاص سے پُر ہو اگر
پاکیٔ دِل سے بشر ہوگا یہی خواہِ بشر
حُسنِ فطرت چاہیئے تو مانگ لے قلبِ سلیم
قلب کو تسکین ہوگی حُسنِ فطرت دیکھ کر
رازِ تکمیلِ عبادت کا اسی میں ہے نہاں

قلب بھر جاتا ہے عرفان وعقیدت سے مگر
دین ومذہب کی حفاظت ہے اک امرِ لازمی
مستعد دل ہو تو ہوگی وسعتِ دل سر بسر
صاف دِل کے ساتھ گذرے زیست تو ہو صاف زِیست
قلب اطہر کی ہے منزل منزلوں میں خوب تر
دولتِ دل کے عطیّہ سے نہ رکھ محروم تو
تاکہ ہو روشن ضمیری حاصِل اور قلبی نظر

کسی بھی ادیب یا شاعر کی تخلیق کا ترجمہ کرنا ہو تو یہ امر ضروری ہے کہ اس کے منشا ومدعا سے آگاہ ہوں۔ نیت وارادہ کو جانیں، مذاق واشتیاق کو سمجھیں اور رجحان ورغبت کا پورا شعور رکھیں۔ پھر موزوں ومناسب الفاظ کے ذریعہ اصل تصنیف کے معنی ومطلب کو ادا کریں۔ اصل وبنیادی مفہوم کو بعینہ پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ درحقیقت یہ کام تخلیقی کام کی بہ نسبت سخت دشوار ہے۔ ایک تجربہ کار اور آزمودہ مترجم ہی کو اس بات کا علم وشعور ہوتا ہے کہ ترجمہ کرنا ہفت خواں کو طے کرنے کے برابر اعتبار ہے۔ اس سے یم۔ بی۔ غنی صاحب کی یہ کوشش نہایت ہی

قابلِ ستائش ہے۔

موقع و محل کے لحاظ سے آپ نے عربی، فارسی، سنسکرت اور انگریزی الفاظ کے ساتھ ساتھ جو کہاوتیں اور محاورے استعمال کیئے ہیں اس سے پرانک کے کلام کا مکمل مفہوم واضح ہو گیا ہے۔ اس کارنامہ سے مترجم کی غیر معمولی فکر، بصیرت، موقف اور ادبی شعور کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کام کے حسن و عمدگی کی ایک وجہ یہ بھی ہے سدیا پرانک اور یم۔ ٹی۔ غنی صاحب دونوں کہنہ مشق شعراء ہونے کے علاوہ علمِ تصوف سے بھی مستفیض ہیں۔

گو یہ کلام ترجمہ شدہ ہے تاہم اس میں اصل کلام کی روح کو قارئین محسوس کر سکتے ہیں۔ سمندر کی تہہ تک پہنچنے میں ایک ماہر پیراک کے محتاط رہنے کے مانند مترجم نے ترجمہ کے اس صبر آزما سفر میں قدم قدم پر احتیاط اور بڑی بینائی سے کام لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مترجم کو اس نازک و نفیس کام میں بڑی کامیابی حاصل رہی ہے۔ نہایت ہی لگن و شوق سے انجام دی اس ادبی خدمت کے ذریعہ مترجم نے یہ اظہار کیا ہے کہ اپنے محبوب شاعر شری سدیا

پُرانک سے کس قدر ارادت و عقیدت ہے۔

بلاشبہ یم۔ ٹی۔ غنی صاحب نے سدیا پُرانک کے خیالات اور حقیقت پر مبنی افکار کی روح کو بڑی دیانت داری سے اپنے ترجمہ کے ذریعہ پیش کیا ہے۔ آپ کے طرزِ بیان میں سلاست و روانی ہے۔ آپ نے جو زبان ترجمہ کے لئے استعمال کی ہے اس میں شیرینی بھی ہے اور صفائی و پاکیزگی بھی۔

آپ کے ترجمہ کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ کلام کے معنی کو بہ تفصیل ادا کرنے کی خاطر چند اشعار کو طوالت بھی بخشی ہے۔ یعنی کنڑ کے ایک مصرعہ کو اردو میں دو مصرے بنا لیے ہیں۔ اس نوعیت کے ترجمہ کی ایک مثال درج ذیل ہے۔

دیانتدار پر گر شک کیا جائے تو ہے بہتر
دیانت سے جو عاری ہے بھروسہ کیوں کریں اُس پر
عداوت عاقلوں سے ہو تو اس میں کچھ نہیں نقصاں
دِکھاوے اور بناوٹ کی مگر ہے دوستی بے جاں
بزورِ کذب ہو جو کامیابی وہ ہے لاحاصل
شکستِ صدق ہو تو وہ قبولیت کے ہے قابل

کسی تعریف سے جو نامناسب ہے نہ ہو مطلب
ہو تنقید حقیقی تو وہ کہلائے صحیح کرتب
بھُلانے سے خُدا کے ملتی ہے جو راحت والفت
تو اس کے خوف سے بہتر ہے دل میں ہو غم و کُلفت

مترجم ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے باعث علم عروض سے بخوبی واقف ہیں۔ ترجمہ شدہ ہر شعر بابحر و وزن ہے۔ اس اعتبار سے بھی آپ نے پُرانک کا تعارف ایک انوکھے انداز میں کروایا ہے لہٰذا مجھے قوی امید ہے کہ اردو دان حضرات صمیم قلب سے اس ترجمہ شدہ کلام کا خیر مقدم کریں گے۔

ہمارے بزرگ وار محترمی یم۔ بی۔ غنی کی اس ادبی خدمت سے لسانی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بڑا فروغ ملا ہے۔ آپ کا یہ ادبی کارنامہ اردو کنڑ کا ایک حسین امتزاج ہے۔ میں نے اصل اور ترجمہ دونوں کا مفصل مطالعہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مترجم سے طویل گفتگو بھی کی ہے۔ فی الوقع آپ کی علمیت، صلاحیت اور اہلیت سے اردو ادب کو بڑا فیض پہنچا ہے۔

میں اس کتاب کے ترجمہ کے صحیح و بلیغ ہونے پر اور مبنی

بر صحت ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرنے میں اس لئے بھی حق بجانب ہوں کہ میں نے اس میدان میں گھوڑے دوڑاتے ہوئے جن تجربات کا سامنا کیا ہے اس کے چند حقایق آپ کے سامنے پیش کرنے میں خوشی اور مسرت حاصل کرتا ہوں۔

میری اپنی کوشش جو میں نے ڈاکٹر لیس۔ یل۔ بھیرپا کی مشہور و معروف ناول "ومشاور کشا" کا کنڑ زبان سے اردو میں ترجمہ کیا ہے جس کے لئے برجستہ اور موزوں الفاظ کو تلاش کرنے میں مجھے جو جانفشانی کرنا پڑی وہ از خود نا گفتہ ہیں مجھے اس ترجمہ کردہ کتاب بہ نام شجرہء نسب کو مکمل کرنے میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا اور جب کہیں جا کر و مکمل ہوئی ہے جسے قارئین نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس کتاب گلبرگہ نیورسٹی نے یم۔ اے کے نصاب میں شامل کرلیا ہے۔

علاوہ ازیں میں نے کنڑ زبان کے قوی شاعر ڈاکٹر کے۔ وی۔ پٹ المعروف کوویمپو کے متعلق کنڑ میں مطالعہ کر کے اردو میں ایک کتاب پیش کی ہے۔ "شاعر اعظم کوویمپو۔" نام کی یہ سوانح حیات زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے یہ کتاب فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومتِ اتر پردیش لکھنو کی ما

اعانت سے شائع ہوئی ہے۔ میرا ایک اور ترجمہ کنڑ سے اردو میں ہمارے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی سوانح حیات ہے۔

میرے پندرہ سالہ ترجمہ کے تجربہ کی بنا پر میں پورے وثوق واعتماد سے بلکہ دعویٰ کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جناب یم۔ بی۔ غنی اکمل آلدوری کا یہ ترجمہ ہر لحاظ سے قابل مطالعہ اور لائق قدرو توقیر ہے۔ اس خدمت سے آپ نے اردو کی ادبی دنیا میں ایک خاص مقام پایا ہے۔ خدا کرے یہ کتاب دور دور تک پہنچے۔ میری یہ دلی تمنا ہے کہ اردو کے قارئین نہ صرف اس کتاب کا مطالعہ کریں بلکہ اس کے مقصد معنی اورآدرش کو جاننے کی سعی کریں۔

جناب یم۔ بی۔ غنی کی قوت متفکرہ، ادبی ذوق اور ادبی خدمات کا میں بڑا شیدا اور قدردان ہوں۔ آپ سے یہ التماس ہے کہ ترجمہ کی خدمت کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں۔

پروفیسر سید شہاب الدین روشن
صدر شعبۂ اردو
ڈی۔ وی۔ یس کالج آف آرٹس اینڈ سائنس
شیموگہ۔

۴۔ اکتوبر ۲۰۰۲ء جمعہ

یم۔ بی۔ غنی اور تعارف

ملناڈ کی فطری خوبصورتی کی آغوش میں سیاسی، مذہبی اور سماجی حلقوں میں اپنی انفرادی بڑائی وعظمت کو قائم کرنے والی ضلع چکمگلور میں ہیچی ندی کے کنارے آلدور گاؤں میں سنہ 1931ء میں مشہور و معروف کافی کاشتکار اور تمباکو بیوپاری جناب محمد عثمان صاحب کے فرزند جمند جناب محمد برہان الغنی صاحب ہیں، تحتانوی اور وسطانوی جماعتوں میں یہ یہیں پر تعلیم پاتے رہے۔ اور چکمگلور میں فوقانیہ جماعتوں کی تعلیم چلتی رہی اور انٹر میڈیٹ کی تعلیم حیدرآباد یونیورسٹی سے ملحقہ دارالعلوم کالج گلزار ہوز سے مکمل کی۔

صاحب موصوف بچپن ہی سے علمی وادبی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے۔ غزلیں اور نظمیں لکھنے گئے اور اپنے آپ کو فطری صلاحیت واستعداد رکھنے والوں میں شامل کرلئے۔ پہلے تو یہ فطری شاعر تھے ہی پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ ان کے لئے حیدرآباد کا ادب اور وہاں کی تہذیب وتمدن ان کے طبعی میلان وترقی میں ممد ومعاون ثابت ہوئی اور یہ اس بات کا نتیجہ نکلا کہ صاحب موصوف اپنے آپ کو پوری طرح شاعری میں ڈھال لیئے۔ اور آج یہ اُردو زبان کے ایک بہت بڑے ماہر فاضل اور

شاعر کہلاتے ہیں۔ شاعری تخلیقاتی میلان اور رجحان میں ان کے والد بزرگوار کی ہمت افزائی اور شوق وذوق میں دلچسپی پیدا کرانے والے ایک اُستاد کی حیثیت سے اور رہبر ورہنما کے طور پر جب کا یہ لازمی نتیجہ نکلا کہ جناب یم۔ بی۔ غنی صاحب ایک معروف شاعر اور وضع دار شخصیت کے مالک بن گئے۔

"اکمل آلدوری" کے نام سے شہرت پانے والے جناب یم۔ بی۔ غنی صاحب اُردو زبان کے تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کے بعد اُردو ادب پر نظمیں، غزلیں اور ڈرامے لکھ کر اُردو نوازوں کو اُردو زبان کی شیرینی، لطافت اور زبان کی فصاحت وبلاغت کا تعارف کروایا ہے۔ انسانیت کے بے پناہ خوبیوں سے متصف جناب یم۔ بی۔ غنی صاحب اُردو ادب کے میدان میں خود سیر ہو کر زبان وادب کو فروغ بخشا۔ جیسے کہ "سُلگتے پھول" رُباعی نور ظہور "ساغر اخلاص اور غزلیں، نظمیں، گیت اور قومی ترانے جیسے مجموعہ کلام کی تالیف کر کے جنوبی ہندوستان کی اُردو اکاڈمی سے اعزاز پائے ہیں۔

جناب یم۔بی۔ غنی صاحب خود نظمیں لکھتے اور خود ہی پڑھتے، واقعہ یوں ہیکہ جب میں چھوٹا بچہ تھا تو میرے والد محترم مرحوم بی۔ پی۔ بسپا شٹی (ہندوستان کی آزادی کے سورما) اور اُس وقت کی

راجیہ سبھا کے معزز رکن کی حیثیت سے ملک وقوم کی خدمت کرتے تھے۔ میں ان کے ساتھ جناب عثمان صاحب کے گھر میں شادی کی تقریب میں شریک رہا۔ میں نے دیکھا کہ صاحب موصوف لوگوں کے سامنے اِستقبالی نظم (سہرا) اور کچھ غزلیات سنانے لگے تو لوگوں نے ان کے بامعنی کلام اور پڑھنے کے انداز کو اتنا پسند کیا کہ بے ساختہ لوگوں میں واہ واہ کی گونج ہونے لگی اور کلام پر داد تحسین ملنے لگی تو میں حیران رہ گیا اور ان کی شخصیت کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ اور وہ آج بلند وبالا وسیع وعریض آسمان کی طرح اُردو ادب کے میدان میں چمکتے ومکتے ستارے کی طرح اپنی ایک خاص چھاپ (انمٹ نقوش) چھوڑی ہے۔ بذات خود ایک بہترین اُردو ادیب ہونے کے ادب کے میدان میں تخلیق کاروں کا تعارف کرانے اور ان کی تخلیقات پر تبصرہ کرنے اور اُس وقت پر کتاب لکھنے کی بھی جسارت کی ہے۔ اُردو ادب کیلئے چکمگلور ضلع کی طرف سے صاحب موصوف ایک بہترین انمول تحفہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ان کی شخصیت اور صلاحیت کو جان کر جنوبی ہندوستان کی اُردو اکاڈمی ان کو ایک اعزازی رکن کی حیثیت سے اور حیدرآباد کی بزم قدر نے ان کو صدر کی حیثیت سے منتخب کر لیا ہے۔ صاحب موصوف ایک طرف اُردو ادب کے میدان میں بے لوث خدمتگار ہے تو دوسرے طرف عمل سیاست میں کانگریس کے ایک سرگرام کارکن کی

حیثیت سے چمگلور تعلقہ بورڈ کے ایک ممبر ہیں۔ ڈی سی سی بینک ، شہری متحدہ امدادباہمی، کافی کیورنگ ورکس اور شہری امدادباہمی بینک کے ایک ڈائرکٹر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اور شہر کے مختلف تعلیمی اداروں میں بے لوث اور رضاکارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔اِس کے علاوہ صاحب موصوف غیر خیرات، نیکی، ہمدردی اور ضرورتمندوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں منہمک رہتے ہیں اور لوگوں میں مخیر و بے لوث خدمتگار کے نام سے مقبول ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ زراعت، باغبانی اور تمباکو کی تجارت میں مشغول ہو کر تجارت کے پیشے کو خوب فروغ بخشا۔

صاحب موصوف اُردو ادب کا معیار علمی لیاقت و مہارت اور شعری وزن اور کلام کی شیرینی کو ملحوظ رکھتے ہوئے بطور خاص ترجمے کے وقت تخلیق کار کے منشاد و مرضی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ زبان کا انداز شیریں سادہ اور موثر ہوتا ہے۔ زباندانوں اور ناظریں کیلئے بے حد خوشی اور باعث مسرت ہوتا ہے۔ اُردو زبان میں جس طرح کی مہارت اور دسترس حاصل ہے ٹھیک اُسی طرح سے کنڑی زبان میں بھی کافی مہارت اور زبان پر عبور حاصل ہے اُردو زبان کی لطافت و شیرینی اور خوشبو کو کنڑی

زبان میں منتقل کرنا اور کنڑی زبان کی خوبیوں کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کا سہرا صاحب موصوف کے سر جاتا ہے۔ اور اس اعتبار سے یہ قابل مبارکباد ہیں۔

کسی بھی زبان کا دوسری زبان میں سلیس ترجمہ کرنا گویا کوہ وبیاباں سے دودھ شیر لانے کے مترادف ہے اور اس مقصد کے لئے مترجم کو مضامین سے متعلق اور دونوں زبانوں پر مہارت کا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ لکھنے والے کا مقصد فوت ہوگا۔ لیکن اس کام کو صاحب موصوف نے بڑی ہی خوبی اور تمانیت سے انجام دیا ہے۔اور کنڑی زبان وادب کی بے لوث خدمت کر کے صاحب موصوف قابل یادگار بن گئے ہیں۔

کنڑی زبان کے عظیم شاعر سروگنہ کے سو(۱۰۰) وچنوں کا اُردو میں بامعنی منظوم ترجمہ کر کے اُردو نوازوں اور ناظرین کو کنڑی زبان کی چاشنی اور جاذبیت سے روشناس کرایا ہے۔ اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ کوئی بھی زبان بھید بھاؤ اور تعصب و تنگ نظری سے پاک ہے۔

اُردو زبان کی بہترین تصانیف، نظموں، غزلوں کا کنڑی میں سلیس اور بامعنی ترجمہ اور کنڑی زبان کی عمدہ اور منتخبہ تحریرات کا اُردو میں عمدہ ترجمہ دونوں زبانوں کے ناظرین کو اطمنان، سکون و چین اور

خوشیوں سے معمور کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ زبانوں کے ادبی میدان میں اس ذریعہ سے مختلف زبانوں کے بولنے والوں میں اتحاد و بھائی چارگی، یکجہتی اور میل ملاپ کا ذریعہ بنا کر لوگوں میں ایک نیا جذبہ و حوصلے کی بنیاد رکھی جو نہیں میں نے جب یہ سُنا کہ صاحب موصوف سروگنہ کے کنڑی وچنوں کا اُردو میں بامعنی منظوم ترجمہ کیا ہے تو مجے ان کے تعلق سے دل میں ایک بے پناہ عزت و عظمت اور مخر محسوس ہوا۔ ان کو کنڑی زبان میں مہارت اور زبان سے بے پناہ محبت کو دیکھ کر میں غیر معمولی حیران ہوا۔ مشہور ہے کہ کوئی پتہ ایسا نہیں کہ جس کو چھیلی نہ کھاتی ہو کہ مصداق سیاسی، سماجی، تعلیمی، مزہبی اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے میدانوں کا تجربہ پاکر بامقصد زندگی کی راہوں پر چل کر ایک خاص و نمایاں شخصیت کے مالک بن گئے ہیں۔ آدمی زندگی میں کوئی عظیم کارنامہ انجام دیتا ہے تو اس کا مطلب پچھلی زندگی کی نیکی، خوف خدا، اساتذہ اور بڑوں کی عزت یقین محکم اور معاشرے میں بسنے والوں کے ساتھ محبت و ہمدردی، درد و تڑپ اور کسی کام میں اُس کے آغاز سے اختتام تک پکے ارادے کے ساتھ انہماک، عزم مصمم کے ساتھ آگے بڑھنا اور اپنی پسند کو دوسروں کی پسند تصور کرنے والا ہی بڑا اور عظیم

انسان بن سکتا ہے۔ اِسی بات کی کوشش پورے یقین اور حوصلے کے ساتھ صاحب موصوف کر رہے ہیں اپنی عمر کے 72 ویں سال میں قدم رکھنے والے صاحب موصوف ایک اور عزم و ہمت والے کام پر ہاتھ بڑھایا ہے وہ یہ کہ کنڑی زبان و ادب کے مشہور و معروف ادیب جدید وچن کار و شاعر ڈاکٹر سدیا پُرانک کے سو (۱۰۰) کنڑی وچنوں کا اُردو میں منظوم ترجمہ کر کے بڑا ہی احسان عظیم کیا ہے۔ ڈاکٹر سدیا پُرانک کی لکھی ہوئی وچنوں والے سلسلہ کلام سے تجبہ (۱۰۰) سو عمدہ قسم کے وچنوں کا اُردو منظوم ترجمہ کر کے ادب نوازوں کی دلچسپی اور شوق و ذوق میں ان کی توجہ کو دوبالا کر دیا ہے۔ ابھی ابھی اختتامی مرحلہ پر پہنچی ہوئی یہ تحریر عنقریب ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے ہی والی ہے۔ صاحب موصوف کی زبان و ادب کی خدمات کے ضمن شری جگد گرو رنبھا پوری، تحضر یک کے صدر نشین شری جگد گرو آدمی چُن چن مٹھ شری شیوگنگا، شری کوڑی مٹھ سے ضلع راجو تسوا انعام اور اعزازات ملے ہیں۔ اور اِدھر جناب یم۔ بی۔ غنی صاحب کنڑی اور اُردو زبانوں کو ایک دوسرے کو مزبوط کر کے ناقابل فراموش بن چکے ہیں۔ ان میں پائی جانے والی ادبی دلچسپی اور لگاؤ، پُختہ عزم و یقین، شوق و ذوق یہ تمام باتیں آج کی اور مستقبل میں آنے والی نئی نسل کیلئے ایک بہترین نمونہ عمل ثابت ہو گا۔

آج عالمگیر پیمانے پر پیش آنے والے تشدد پسندی دہشت گردی،
تخریب کاری، فرقہ وارانہ فسادات بدامنی و بے چینی سے لرزہ براندام
اور سسکتی انسانیت کو اتحاد اور قومی یکجہتی اور ادبی میدان میں کسی رکاوٹ
کے بغیر دوستی اور ہمدردی پیدا کرنے کیلئے اکمل آلدوری کی طرف سے کی
جانے والی بے لوث کوشش قابل تعریف اور مبارکباد کے مستحق ہے۔
اور ان کی سادگی شرافت و نیکی خلوص و محبت اور خدمت خلق دوسروں
کیلئے مشعل راہ ثابت ہو۔ اور ان کی یہ ادبی خدمات کا سلسلہ منجمد ہوئے بغیر
مسلسل آگے کی طرف بڑھتا ہی رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کنڑی میں
شیوشرنوں کے وچن اور اقوال ہری داس (برگزیدہ) لوگوں کے تجربات
کا اُردو میں ترجمہ کرنا اور لوگوں میں بھکتی و عقیدت اور یقین و بھروسہ
اور امن و سکون حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی پوری کوشش کرنا
میں اس بات کی دل کی گہرائی سے آرزومند ہوں۔

فقط

بی۔بی۔رینوکاریہ

آلدور
انّ پورنِ نلیا

گذارشِ احوالِ واقعی

ترجمے کیلئے زبان کے اختلافات اور لفظیات کا گہرا جائزہ اور
دروبست پر عالمانہ عبور ضروری ہے جس کلام کا ترجمہ کیا جارہا ہے اس کی
خصوصی روح تک پہونچنا ناگزیر ہے۔ معنی و مفہوم کو مجروح کئے
لبغیر اصل کلام کی دوسری زبان میں منتقلی کوئی آسان بات نہیں۔ اس
دشوار گذار راستے سے جو لوگ گذرتے ہیں وہی جانتے ہیں کہ اس ہفت
خواں کو طئے کرنا کتنی جانشانی و عرق ریزی کا کام ہے۔ علم و نظر کی یہ
جولان گاہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ مترجم کیلئے اس کے معنی واذکار کو
بیاں کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ اگرچہ کہ اس کی حرارت و تاثیر کو اسی
طرح بیان نہیں کیا جاسکتا ورنہ

(من چہ می سرایم وطنورہ چہ می سراید)، ہو کر رہ جاتا ہے۔
لسانی ضروریات و لفظوں کی مجبوری کے تحت عربی - فارسی - کنڑی
وارد و زبان کا ماہرانہ استعمال بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ جس سے مترجم کے
شعور فکر و نظر کا پتہ چلتا ہے۔

ترجمہ کے بارے میں عموماً جن اصولوں کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے ان میں بڑے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک اپنے ذوق سلیم وفکر رسا کے مطابق الگ الگ نظریے قائم کرتا ہے۔ لیکن حتی الامکان مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ کبھی الفاظ کی تنگ دامنی یا عدم دستیابی مفہوم کی ادائیگی میں سدِّ راہ نہ بنے ورنہ مقصد ہی فوت ہو جائے تو ترجمہ ترجمہ نہیں رہتا۔ اگرچہ کہ یہ بدیہی حقیقت ہے کہ اصل کا حُسن نقل میں آ نہیں سکتا ۔لیکن ترجمہ کا کمال یہی ہے کہ وہ اصل سے معنوی طور پر ایسا مربوط وہم آہنگ ہو کہ مزید کسی توضیح وشرح کی احتیاج باقی نہ رہے۔

یہاں پر گرے انگری کے مشہور شاعر کی نظم کا ترجمہ بے ساختہ طور پر یاد آجاتا ہے جسکو علامہ نظم طباطبائی نے کیا ہے جو ان کا شاہکار کہلاتا ہے جس میں نہ صرف اصل کا حسن پیدا ہو گیا بلکہ ترجمہ کی شان وتاثیر اصل نظم سے بھی بازی لے گئی۔ ایسی مثالیں اگرچہ کہ بہت کم ہیں لیکن جہاں ایسی نایاب صورتِ حال پیدا ہو گئی وہ بجائے خود ہی ایک جیتا جاگتا شاہکار ہی بن گئی۔

قبل اسکے کہ میں اس ترجمہ کی طرف توجہ کرنے کی اصل

وجہ بیان کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ بھر تر ہری کے اس خیال کو پیش کروں معنی یوں تو الفاظ کی ملکیت ہیں اور جملہ کی ہی ترتیب کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ یعنی مجرّد لفظ کچھ نہیں ہے صرف آوازوں کا مجموعہ ہے۔ جب یہ مجموعہ کسی مخصوص ترتیب سے کسی بیان میں استعمال ہوتا ہے تو اس ترتیب کو جملہ کہتے ہیں۔ لفظ میں معنی اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب وہ کسی کا حصہ بنتا ہے۔ ورنہ انفرادی طور پر لفظ آوازوں کا مجموعہ ہے اور معنی سے عاری ہے۔ یعنی کوئی اکائی خود معنی کی حامل نہیں ہوتی۔ اکائیوں کی ترتیب اور ان کی تنظیم معنی کی حاصل ہوتی ہے۔ فطری اعتبار سے کوئی لفظ کسی بھی معنی کو ظاہر کر سکتا ہے۔

چنانچہ ان وچنوں کی طرف توجّہ کرنیکا اصل منشاء یہ رہا ہے کہ یہاں کی علاقائی زبان کنڑی ہونے کے سبب اور میرے اپنی ذاتی مصروضیات کازیادہ تر حصہ سماجی خدمات اور عوام النّاس کی فلاح وبہبودی کے کاموں میں گذارنے کے لئے اور سیاسی میدان میں جن جن ذمہ داریوں کو سمھالنے کے جو جو مواقع فراہم ہوتے رہے اسکے لئے عوام سے خطاب کرنے کا اکثر وبیشتر موقع مہیّا ہوتا رہا جو اکثر

کنڑی زبان میں ہوا کرتا رہا۔ جس کی بنا پر مجھے کنڑی زبان میں مہارت حاصل کرنا لازمی وضروری قرار پایا۔ تیز مجھے اردو کے مصنفین کے علاوہ کنڑی زبان کے مصنفیں کو اور شعراء کو بھی بڑھنے کا اتفاق ہوا۔

میرے اکثر دوست جن کو اردو میں درک حاصل ہے اور ان کے اپنے تصنیفات اچھے اور معیاری ہونے کے باوجود ان کے تصانیت کا انبار اپنے گھروں میں لگا رہتا ہے۔ انہیں ان کی نکاسی کیلئے مواقع فراہم نہیں ہوتے۔ اور کتابوں کا ذخیرہ بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ اگر اس مصیبت سے آزاد ہونا چائیں اور انہیں مفت بھی اپنی کتابیں تقسیم کرنا چائیں تو اس کیلئے بھی انہیں ذاتی صرفہ درکار ہے جو ایک معمولی درجہ کے مصنف کیلئے یقیناً گراں گذرے گا اس ضمن میں میرا اپنا ذاتی تجربہ بھی شامل ہے۔

اس کے بالمقابل آج جو بھی کتابیں کنڑی زبان کی اردو زبان میں منتقل ہوئی ہیں وہ نہایت ہی گراں مایہ ء سمجھی جاتی ہیں۔ اور ہاتوں ہاتھ فروخت ہو جاتی ہیں۔

جسکی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ہمارے محترم فاضل ادیب اور

اردو کے نامور شاعر جناب حمید الماس کی کتاب فرمودات جو بسونا کے وچنوں کا اُردو میں منظوم ترجمہ ہے ہاتھوں، ہاتھ فروخت ہو چکا اور کنڑی ساہتہ اکیڈمی دہلی نے اس کو خرید کر ریاعتی داموں میں ہر علاقائی صدر مقام میں کتب کی منعقدہ نمائش کے موقع پر فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔

میرے عزیز دوست پروفیسر سید شہاب الدین روشن کی مایہ ء ناز کتاب شجرہ ء نسب جو ڈاکٹر ایس یل بھیرپا کی کتاب وم شاور کشا کا کنڑی سے اردو زبان میں ترجمہ ہے جسکی بے حد پذیرائی ہوئی ہے حتا کہ اس کی اشاعت میں محزالدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش لکھنو نے مالی تعاون فرمایا ہے اور اس کتاب کو گلبرگہ یونیورسٹی نے درسی کتاب کی حیثیت سے سن ۲۰-۲۰۰۱ کے لئے اپنے -Curricu lous میں داخل کیا ہے۔

اس طرح میرے اس سے پیشتر کی کتاب سرو گنتا کے سوو چن جو سرو گنیا مورتی کے وچنوں کا ترجمہ ہے کو جو شہرت ملی جسکے لئے میں رب العزت کا شکر گذار ہوں جس پر جن جن احباب نے اپنی اپنی

گراں قدر رائے سے نوازا ہے جن میں ڈاکٹر پروفیسر پردھان گرودت جس پر آپ نے سیر حاصل تبصرہ بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر اکبر علی (جنہیں سروگنیا مورتی کے مقالہ پر میسور نیورسٹی نے ڈاگریٹ عطا کی ہے) نے بھی اس پر مضمون لکھ کر تبصرہ کر کے نوازش فرمائی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر سی پی کرشنا کمار نے بھی اپنی گراں قدر رائے سے نوازا ہے۔ بالخصوص پروفیسر چندرایا نائیڈو سابق صدر کنڑا ساہتہ پرشید ضلع چکمگلور نے کتاب پر تبصرہ ہی نہیں فرمایا بلکہ میری اپنی ذات پر بھی روشنی ڈالنے کی زحمت گوارا فرمائی جس کی بنا پر کتاب سرکاری کتب خانہ صدر مرکز پوستکا پرادھیکارا میں داخل کیا اور کتاب کے انتخاب میں سال بھر کی بہترین کتابوں میں شمار ہونیکا باعث بنا۔ میرے کرم فرما عالی جناب سید احمد ایثار صاحب جنہوں نے فارسی کلام کا اردو زبان میں ہزار ھا صفحات پر مشتمل ترجمہ کیا ہے۔ جس میں کلام مولانا روم شمس التبریز۔ شیخ سعدی شیرزری ڈاکٹر اقبال شامل ہیں" نے اپنا زرّین اور قمیتی وقت نکال کر کلام کی دیکھ ریکھ کی جس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

اس کتاب کی اجزاء کے موقع پر شہر چکمگلور کے مشہور ومصروف ڈاکٹر ریاستی ومرکری ایواڈس کے حامل خادم قوم وملت سری مان جے سی پی کرشنے گوڈا، صدر کنڑا شکتی کیسیندرا نے اپنے محام ساتھیوں کے ساتھ میرے مدد ومعاون رہے جس کے لئے میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

شہر چکمگور کے لائنس کلب کے صدر وراکن بشمول سری مان یم ۔ کے سری نیواس شرشٹی جو شہر کی ایک ہردلعزیز شخصت ہیں اُنہوں نے بھی اجراء کے موقع پر شاندار اجلاس کا اہتمام فرما کر کتاب پر حصوصی خطبہ کیلئے آدھی چنچنگری مٹھ کے سوامی جی سری سیری سری بال گنگادھر ناتھ جی کو مدعو فرمایا۔ میز کتاب کی اجراء کیلئے ریاست کرناٹک کے بزرگ تجربہ کار وزیر سری مان کے۔ ایچ رنگ ناتھ کو مدعو فرمایا۔ اس اثناء میں جناب پروفیسر غفار بیگ صاحب کا اور پروفیسر پٹے گوڈا کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس اجلاس کے انعقاد میں کوشاں رہے۔

زیر نظر تصنیف میں انجھانی سدیا پر انک جو ایک اعلیٰ درجہ

ک ے افسر رہے ہیں جنہوں نے اپنی قدیم اور سہل ترین کنڑی زبان میں عام فہم الفاظ مین لاتعداد وچن کہے ہیں جو کتابوں کی شکل میں منظر عام پر آچکے ہیں جس میں ایک کتاب وچناؔ ڈیانا کے نام سے چھپی ہے۔

آپ انتظامی امور میں بے انتہا مہارت رکھنے والے نظم ونسق کی اُصولی زندگی اور شاعری کی زندگی اِن دونوں قسم کی زندگیوں میں ایک توازن کو برقرار رکھنے والے جناب محترم سِدیاؔ پُرانک صاحب 18 اگسٹ 1918ء میں ضلع کُپل کے تعلقہ یلبرگہ میں "دیامپور" نام کے ایک گاؤں میں جنم لیئے۔ کرناٹک کی تہذیب وتمدن کے ساتھ انگریزی زبان پر عبور اور اُردو ادب میں گہرا مطالعہ کے بعد جناب محترم ملک کے انتظامی خدمت (IAS) کے عہدے جلیلہ پر فائز ہو کر پورے کرناٹک میں اپنی بے مثال اور بے لوث خدمت کالوہا منوالیئے ہیں۔

پُختہ شعورِ اقتدار کی کرسی، عاجزی، خوش اخلاقی اور پیدائشی نیک طنیت اور فطری صلاحیت رکھنے والے شخصت جناب سدیاپُرانک صاحب کی ہے۔ ایسی انکساری اور نرم مزاجی وملنساز شخصیت کنڑی ادب میں غیر معمولی اور اتفاقی ہی کہا جاسکتا ہے۔ اِن کے کنڑی زبان میں

شعری مجموع (کوئی آٹھ) اور کنڑی زبان میں شعریت آمیز نثر کلام اور "وچنارام" نام سے شعری کلام کا سلسلہ پھر چار ڈرامے اور دو کہانیوں کی کتابیں ترتیب دنیا، ایک ناول، بچوں کا ادب، بچوں کا ڈرامہ، بچوں کا سفری ادب، تقریباََ آٹھ سوانح حیات، تقریباََ بارہ ادارتی تخلیقات اور منتخبہ نظموں کا ترجہ وغیرہ اِس کے علاوہ بے شمار تخلیقی کاموں کا ترتیب دنیا ان تمام خدمات کے ضمن سے کنڑی ادب میں ہمیشہ یادگار اور لافانی شخصیت بن گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جناب محترم اپنی بے مثال کنڑی زبان وادب کی خدمت کے سلسلے میں حکومت کرناٹک کی جانب سے ساہتیہ اکاڈمی انعام، بلوار انعام، مالونڈا انعام جیسے اعزازات سے صاحب موصوف کو نوازا گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ کرناٹک یونیورسٹی سے انہیں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی عطا کی گئی۔ مزید 1978 میں گلبرگہ ضلع میں منعقد ہونے والے 58واں کنڑا ساہتیہ سمیلن کے جلسہ میں صدارت کے فرائض بھی ان کو سونپے گئے تھے۔ یہ بزرگ اور عظیم ہستی اپنی عمر کے 76ویں سال یعنی 5/9/1994 کو اس دار فانی سے رخصت

ہو گئی۔

اس کتاب میں سے کچھ وچنوں کو میں نے ترجمہ کے لئے انتخاب کر کے ناظرین کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ڈاکٹر ہسدیا پر انک کی اعلیٰ تعلیم عثمانیہ یونیورسٹی میں ہوئی ہے۔ وہ عربی اور فارسی دونوں زبانوں کے بھی ماہر تھے۔ آپ نے اپنی قدیم اور سہل کنڑی زبان میں بالکل ہی عام فہم الفاظ میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ ہیں اکثر آپ نے اپنے وچنوں میں انسانی بہبودی ، عزبا پروری اخلاص، خدمات خلق، نیکی وراستبازی، پاکدامی کا درس دینے کے علاوہ صاف دلی، اُنس ومحبت، علم دوستی، بیمار پُرسی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ریاکاری سے نفرت، دردمندی اور سخاوت کا بھی سبق دیا ہے آپ کے وچنوں میں آپ کی قوت فیصلہ بدرجئہ اتم موجود ہے۔ آپ کی راست گوئی قابلِ تعریف ہے۔ ترجمہ

اگر چپّو رخ پر ہوا کی چلے
تو کشتی بچے پر نہ منزل ملے

آپ کسی ایک خیال کی مفویت اور اس کی گہرائی کو اجاگر کرنے

کے لئے جن باتوں کو واجب الترک قرار دیتے ہیں اُسکے لئے دلیل بھی قابل قبول طریقہ سے دیتے ہیں۔

ہو گی نگرانی کہاں باروَر کے انبار کی
دین جو چنگاری کے نگراں کار کو یہ اختیار

لازماً ہو گا صفایا بکریوں کا ایک دن
بکریوں کا بھیڑیا ہو گا اگر نگران کار

یہاں پر مجھے بے ساختہ صاب کا شعر یاد آ گیا۔

وفاداری مجو ہر گز ز دولت مند نو صأب
پیادہ چوں شود فرزیں ز راہِ کج روی گردد

آپ کے کلام کے اندر سائنسی ، تعقّلاتی، تخیّلاتی اور وجدانی خصوصیات کچھ اس طرح ایک جا ہیں کہ کسی ایک کو دوسری کا مطلوب نہیں کہا جاسکتا

ترجمہ :۔ علم سائنس آیا اطمینان رخصت ہو گیا
تندرستی آتے ہی دل کا سکوں جاتا رہا

انکساری جا چکی جب علم وافر ہو گیا
عقل آئی جس گھڑی اس دم یقین رخصت ہوا

جب یقین آیا تو غائب ہو گئی فکر و نظر
آئی خوشحالی ہوا خود ہی تمدن دور تر

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی بصیرت اپنی فہم اپنے وجدان اپنے مطالعہ اور ان سب سے بڑھ کر اپنی نظر کے جواہر ریزے یوں پر درئے جیسے گلاب کی سبز پتی پر شبنم کی بوندیں کہ وہ چمک ہی جاتی ہیں اور نظر ان پر پڑھ ہی جاتی ہے۔ ایک گلاب کا پھول ہوتا ہے اور اسکے گرداگرد سبز پتی پر شبنم کے موتی۔

مشکلوں اور مصیبتوں میں گھرے ہوں تو ان کو پرسہ دیتے ہوئے یہ دعا سکھلائی جاتی ہے کہ انسان کو تسکین و تمکنت کا پہاڑ بن کر حالات کا سامنا کرنا چاہئے۔

ترجمہ :۔ جب کبھی ہو برف کا حملہ کسی بھی کوہ پر
کہر بن کر ریت پر چھایا ہے گا سر بسر
کوہ کے مانند یارب حوصلہ اور عزم دے
گر مصیبت کا جبل ٹوٹے کسی بھی وقت پر

آپ نے چھوٹی چھوٹی مثیلوں کے ذریعہ سے یہ باور کرانے کی سعی کی ہے کہ انسان کی غرضِ پیدائش صرف اور صرف مخلوقِ خدا کی خدمت اور صاف ستھری زندگی بسر کرنا ہے۔

وہ کسی بھی زبان کا ترجمہ ہو چاہے نثر میں یا نظم میں صرف مصنف کے خیالات کو اہمیت دے کر ہی کرنا پڑتا ہے اگر لفظی ترجمہ اہم قرار دیا جائے تو مصنف کے مافی الضمیر کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر مصنف کے اصل مقصد و خیال کو پیش نظر رکھنا مقصود ہو تو ترجمہ میں کچھ اضافہ بھی جائز ہو جاتا ہے جسکے لئے میں قارئین کرام سے ادباً معافی کا خواشگوار ہوں۔

دراصل وچن قول کو کہتے ہیں جسکو یوں بھی بیاں کیا جاسکتا ہے کہ بحر کی قید و بند کے اور مصرعوں کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا لحاظ

کئے بغیر دو یا دو سے زیادہ خیالات کو پیش کرنے کو وچن کا نام دیا جاتا ہے۔ وچن کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ کہیں دو یا دو سے زیادہ 8 یا دس خیالات کو یا اسکے خط و خال حلیہ۔ حرکات، حال ڈھال طرز گفتگو کو مختلف منصوبوں کے تحت بطور خاص اجاگر یا ظاہر کیا گیا ہو۔ ایسے وچنوں کو ہم ایک قلمی تصویر بھی کہہ سکتے ہیں۔ جسکی مثال سروگنا مورتی کے وچنوں میں اکثر پائی جاتی ہے۔ ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ اخلاقی پہلو اجاگر کرنے کے لئے ماحول میں مبتلاء غیر اصولی غیر اخلاقی، غیر آئینی باتوں کو تمثیلوں کے ذریعہ پیش فرما کر اسکی اصل روح جو اصلاح معاشرہ ہے اسکو پیش کیا جاتا ہے۔ انسان کو توہم پرستی سے نکال کر عام حالات وواردات کو فطرت کے سانچے میں ڈھال کر انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا کر لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ سدّیا پُورانک نے ایسی مثالیں اپنے وچنوں میں نہایت ہی عمدہ طریقے سے پیش کی ہیں اور اسطرح تمام باتون کا تجزیہ چاہیئے وہ بد اخلاقی ہو حرص وطمع وبغض حسد ہو یا لالچی نمائش دکھاوا بناوٹ، بد نظمی دہشت اور فساد اختیارات کا ناجائز استعمال۔ احسان فراموشی ان تمام برائیوں کا تجزیہ

نہایت ہی عمدہ اور سائنٹفک طریقہ سے اپنے وچنوں میں کیا گیا ہے۔ وچن کار کا اصل مقصد اصلاح معاشرہ ہے۔ انسان کو توہم پرستی کے جال سے نکال کر فطرت کے سانچے میں ڈھالنا ہے اور اس کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ اخلاقی گراوٹوں کو اس کی زندگی سے نکال باہر کرنا ہے۔ کارساز حقیقی نے کائناتِ عالم کو ظہور میں لاکر اور بنی نوع انسان کی تخلیق فرما کر تمام کے تمام نعمتوں اور خزانوں کو چاہے وہ سورج ہو یا چاند زمین ہو یا آسمان چرند و پرند ہو یا ہوا پانی تمام تر اجناس واغذیہ ساری کی ساری صرف انسان کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اور ان کی صحیح قدر افزائی اور ارتقاء کا راز مضمر ہے اور فلسفۂ کائنات کا راز یہی ہے کہ انسان کی غرض پیدائش صرف اور صرف رب کی بندگی ہے۔ جو انسان کو اپنے رب کے بندوں کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ سدیا پرانک کے واضح انداز میں اس کتاب کے پہلے وچن میں پیش ہوا ہے۔

اسی طرح اللہ رب العزت وَحدَہٗ لاشریکہ ہے اور اس کے سوا عبادت کے لایق کوئی نہیں اور اسکی وحدانیت کو تسلیم کئے بغیر انسان میں شعور پیدا نہیں ہوتا جس کا اظہار دوسرے وچن میں صراحتیاں ہوا ہے۔

زبان کی شائیستگی شیرینی۔ اختصار پسندی کی اس سے عمدہ مثال اور کیا ہوسکتی ہے جس کو انہوں نے صرف 8 مصرعوں میں مجملہ 16 جملوں میں ادا کیا ہے جسکی وضاحت کیلئے ان گنت صفحے درکار ہیں اس وچن کا اصلی تن اردو رسم الخطامیں پیش کرکے اس کے منظوم ترجمہ کو بھی پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ جس سے قارئین کرام کو باسانی اندازہ ہوگا کہ واقعی سدیاپر ایک نے کس طرح سمندروں کو کوزے میں سمونے کی کوشش کی ہے۔

گڈی درے بنیّے۔ کڈِیدرے مورتی ۔ جسے کتریں چیزیں وہ کسلہ بنے
وِکا آی درے کا تویکی درے کیسگیا ۔ وہ مورت بنیگی تراشیں جیسے
اٹرّے اڈیگے۔ سٹرّے بھسم ۔ کھند لئے چھوڑنے سے داناومال
رِنڑے نسعسی۔ اِٹرّے وڈوے گلو ۔ وہ کہلائے چوٹی بڑھانے سے بال
اوری درے دِیپا۔ اوری درے دھوپا ۔ وہ سالن ہو سبزی کو دیں گر ابال
تئي درے گندھا۔ نئ درے وستراویا ۔ جلانے سے بھما بنے بے مثال
تالیدرے بالو۔ دڈیدرے پالو ۔ اُگا بونے سے جو ہے پوداوہی

لیلوپابیلو۔ دھوردرے پالو ۔ پہننے سے زیور کے زینت ہوی
جلا خود ہی خود دیا بے گمان ۔ جلائنگے جس کو وہی ہے نوبان
وہ صندل ہے جس کو گھسا جائیگا ۔ ہے کپڑا اہنا ہے بُنا جو گیا
تحمل رہے گا تو جینا بنے ۔ مشقت سے ہی کامیابی ملے
ہے داد ودہشتِ قابل احترام ۔ وگرنہ تباہی جہاں کی مدام

اب میں ناضرین کے سامنے اِس عظیم فن کار کا ایک اور وچن پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں شاعر نے دل کے صفِات حسنہ کو بے حد عمدہ طریقہ سے پیش فرمایا ہے اور ہر صفت کی افادیت اور اسکے نتیجہ کو کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ جس سے انسان پر اپنے دل کا مقام واضح ہوتا ہے بلکہ دل کی رہنمائی میں انسان اپنی ارتقا کی منازل طئے کرتا چلا جاتا ہے۔ دل وہی ہے جو پیار والفت سے بھرا ہو۔ اخلاص بھرے دل ہی سے حق کو پہچانا جاسکتا ہے۔ پاک وصاف دل ہی سے انسان خیر خواہ بن سکتا ہے۔ قلب سلیم کے بغیر حسن فطرت نہیں پائی جاسکتی۔ تسکین قلب کیلئے بھی حسنِ فطرت لازمی ہے۔ عرفان وعقیدت سے

دل کا پُر ہونا ہی عین عبادت کا راز ہے۔ دل اگر مستعد ہو تو دل میں وسعت پیدا ہو سکتی ہے۔ صاف دل سے ہی زیست صاف ستھری ہوتی ہے۔ قلب اطہر کی منزل بھی بہتریں منزل ہوتی ہے۔ آخر میں ایسی دل کی دولت کیلیئے دُعا کی جاتی ہے جس سے ضمیر روشن ہو دل کی گہرائی سے دیکھنے کی توفیق نصیب ہو۔ فارسی کے مشہور شاعر صوفی بزرگ مولانا خلال الدین رومی نے اپنی مصنوی میں جو دل کی تعریف کی ہے وہ یوں ہے :۔

دل بدست آور حج اکبر است
از ہزار ہا کعبہ اک دل بہتر است
کعبہ بنیادِ خلیل آذر است
دل گذر گاہ جلیل اکبر است

مجھے یہ ڈر ہے دِل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جینے کی

مولانا ابو الکلام آزاد نے یوں فرمایا ہے مجھے یہ ڈر ہے

دِل زندہ تو نہ مر جائے کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جنے کی

یہاں پر اس وچن کے منظوم ترجمہ کو پیش کیا جا رہا ہے جس سے قارتین کو اندزہ ہو گا کہ شاعر نے کتنی گہرائی سے اسکو پیش فرمایا ہے۔

ہو گا سب کچھ دِل اگر ہو پیار و اُلفت سے بھرا
یہ نہ ہو تو ہو کے سب کچھ بھی نہیں ہے فائدہ
حق کی ہو پہچان دِل اخلاص سے پُر ہو اگر
پاکی دِل سے بشر ہو گا بہیبی خواہ بشر
حُسنِ فطرت چاہیئے تو مانگ لے قلب سلیم
قلب کو تسکین ہو گی جُسنِ فطرت دیکھ کر
راز تکمیلِ عبادت کا اسی میں ہے نہاں
قلب بھر جاتا ہے عرفان و عقیدت سے مگر
دین و مذہب کی حفاظت ہے اک امر لازمی
مستعد دل ہو تو ہو گی وسعتِ دل سر بسر

صاف دِل کے ساتھ گذرے زلیت تو ہو صاف زِیست
قلب اطہر کی ہے منزل منزلوں میں خوب تر
دولتِ دل کے عطیّہ سے نہ رکھ محروم رب
تا کہ ہو روشن ضمیری حاصِل اور قلبی نظر

آخر میں مین سری مان پرسناّ کومار پرانک جی ولیعہد پرانک فرزند اِسری سدیاپُرانک کاتہہ دل سے مشکور ہوں کہ جبکہ ان کی اور ان کے محترم انّا دانا پرانک جی کے چمگلور میں آپ کے والد کے جشن ولادت کے اجلاس میں شرکت کیلیئے تشریف آوری کے موقع پر میرے اِس منظوم ترجمہ کو سن کر نہ صرف ہمت افزائی کی بلحہ خوشی اس کو مکمل کر کے شایع کرنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ علاوہ ازیں میں اور سری چندریانائیڈو اور سری متی چندرپا نائیڈو، سری پنی پرساد یک ساتھ ان کے دولت خانہ بمقام علی اصغر روڈ، بنگلور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے توآپ نے نہایت خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کیابلحہ خاطر ومدارارت میں بھی کوئی کسر اٹھانہ رکھّی۔ اثناء میں سری چندرایانا ئیڈو کی زبان سے آپ کے والد بزرگوار مرحوم سدیا پرانک کے وچنوں

کے ترجمہ کو مکمل کر کے شائع کرانے کی بات کو سن کر انتہائی خوشی کا اظہار کیااور خوشی بہ خوشی اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

میں قارئیسن کرام کی خدمت مین یہ صمیم قلب گزارش کرتا ہوں کہ میری اس حقیر سی کوشش کو پڑھیں اور جہاں جہاں بھی کوتاہیاں نظر آئیں بلا جھجک میرے علم میں لانے کی زحمت گوزا فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کرلی جا سکے۔

ممنونیت

میں جناب سید شہابُ الدین صاحب روشن کا بے حد ممنون ومشکور ہوں آپ نے بہ نفس نفیس باربار شیموگہ سے چکمگلور کی طویل مسافت طئے کر کے چکمگور تشریف لا کرنہ صرف پورے کنڑی ترجمہ کا بہ تفصیلی جائزہ لیابلکہ تمام دقیق الفاظ کے ترجمہ میں مدد فرمائی اور پیش لفظ تحریر فرمائے۔ اسکے محاسن پر روشنی ڈالی۔ مجھ ناچیز پر بھی ذرّہ نوازی فرمائی۔

میں جناب ڈاکٹر لکشمی نارائن اردر، ڈائرکٹر پبلسی ڈپارٹمنٹ، میسور ینورسٹی، مانسا گنگوتری کا بیحد شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب پر کنڑی میں زبان وادب سے روشناس کرانیکے علاوہ اردو زبان کے مقام ومرتبے سے بھی آگاہی بخشی ہے اور ترجمہ کی افادیت اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حالانکہ آپ نے یہاں میری اس ناچیز خدمت کو بے انتہا سراہا ہے وہیں پر ترجمہ کے محاسن کو بیان کرنیکے ساتھ اپنے ذرین مشوروں سے بھی نوازا ہے۔۔

میں اس موقع پر میرے کرم فرماعالی جناب سوم شیکر صاحب ، ڈائرکٹر، کنڑا اینڈ کلچرل ڈپارٹمنٹ کا ممنون و شکور ہوں جنہوں نے اس کام میں نہ صرف میری ہمت افزائی فرمائی بلکہ نہایت ہی دلخوش کن مضمون لکھ کر اس جریدہ کی زینت بڑھائی۔

میں سدیاپرانک کے چشم وچراغ برادرِ ڈاکٹر سدِیاپرانک بزرگ مصنف وادیب سری انّا داناپرانک کا بیحد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ابتدا سے آج تک اس ترجمہ کی تمام کارگذاریوں میں میری ہمت افزائی فرمائی اور اپنے دستِ مبارک سے اپنے ذریں خیالات کا اظہار اپنے مایہء ناز مضمون کے ذریعہ فرمایا۔

ساتھ ہی ساتھ میں ڈاکٹر سدیاپُرانک کے فرزند رشید جناب پی۔ کے۔ پُرانک کا بھی بیحد مشکور ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اپنے والد بزرگوار کے کلام کے ترجمہ کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ بر موقع اپنے ذرین مشوروں نے نوازا۔ میں جناب مولوی عبدالروف صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے متن کو خوش توسیی کا جامہ پہنا کر ڈی۔ ٹی۔ پی۔ کے کروانے آسانی فرمائے۔

میں مرحوم مجاہد آزادی صف اول کے مایہ ناز قائد ممبر راجیہ سبھا فخر کرناٹک سری مان بی۔ پی۔ بسپاشی کے فرزند اکبر کنڑ زبان کے جانے مانے ادیب و مصنف جناب رنیو کاریہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب پر تعارفی مضمون لکھ کر نہ صرف حق وطنی کے اہم فرض کو ادا کیا بلکہ مجھ ناچیز سے متعلق نہایت ہی گراں بہار ائے سے نوازا جسکے لئے میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ انہیں مالد کارساز حقیقی دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازے۔

میرے نوجوان دوست جناب محمد جعفر صاحب لکچرار کا بیحد ممنوں ہوں کہ انہوں نے تمام اردو اشعار کو کنڑی لیپی میں ڈھالنے میں ہمہ تن گوش رہ کر کام کو مکمل کرنے میں ممدو معاون رہے۔

میرے عزیز نوجوان دوست سابق صدر کنڑا ساہتہ پریشت ضلع چیمگور اور حالی صدر کنٹر اوچنا پریٹ پرفسیر جناب چندریا نائیڈو کا بیحد ممنون ہوں جنکی ایما پر میں نے ڈاکٹر سدیا پرانک کے مضامین کو پڑھا اور ان کے اقوال کا ترجمہ کر سکا ہوں آپ ہی نے ڈاکٹر سدیا پرانک کے افراد اہل خاندان سے ملنے کا ذریعہ بنا اس کام کے تکمیل کیلئے ہر گھڑی

کوشاں رہے۔ اس موقع پر میرا فرض بنتا ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے کارساز حقیقی سے سدا دعا گو رہوں۔

میں میرے نوجوان دوست زبان وادب کے ماہر مایہء ناز ادیب و مصنف سری مان اجم پورہ جی سوری، صدر کرناٹک ساہتہ پرشید، ضلع چمگاور کا بے حد مشکور ہوں جنہوں اس ترجمہ کے دشوار گذار راستوں سے گذرنے میں میری راہنمائی فرمائی۔ ریاست کے بڑے بڑے ادبیوں اور مصنفوں سے تعاروف کروایا۔ اور اس کتاب کو مضامیں سے آراستہ پیراستہ فرمائے۔ جسکے لئے میں آپ سے تہہ دل سے مشکور ہوں۔

اس موقع پر اگر میں جناب محمد عمر صاحب عربی لکچرار کا شکریہ نہ ادا کروں تو عین ناانصافی ہوگی جنہوں نے نثری ترجمہ میں میری اعانت فرمائی اور قدیم کنڑی زبان جسکو سمجھنے میں کافی دقعتوں کا سامنا کرنا پڑا اگر آپ نے بروقت میری مدد نہ فرمائی ہوتی تو دو شواری ہوتی۔

میں اس موقع پر بہن گائتری کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کے منجملہ ے اشعار کو کنڑی لیپی میں ڈھالا اور کتاب کو مرتب

...ಸದ್‌ಅಖ್‌ವಾಲೆ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್

ಎಂ.ಬಿ. ಘನಿ ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ದೂರಿ

ಪ್ರಕಾಶಕರು :
ಅಕ್ಮಲ್ ಪಬ್ಲಿಕೇಶನ್ ಟ್ರಸ್ಟ್
ಪೆನ್‌ಷನ್ ಮೊಹಲ್ಲಾ, ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು.

کرنے اور مضامین کو جمع کرنیکی مکمل ذمہداری کو سنبھالا۔

میں سری پنی ساد کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ نفس نفیس ڈی ٹی پی کے کام کی نگہداشت کی اور میرے قایم مقام بنکر بر معاملہ میں کام کیا۔

میں جناب ندیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دلچسپی سے اس کتاب کی ڈی۔ٹی۔پی۔ کروائی اور سلیگان انفوٹیک، ہاسن کے ذریعہ اس کو مکمل فرمایا۔

میں اکمل پبلی کیشن ٹرسٹ کا بھی مشکور ہوں کہ اس ادارہ کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔

احقر اکمل آلدوری

چکمگلور۔

ಪ್ರೀತಿಸುವವರನ್ನು ಪಡೆಯುವುದು ಕಠಿಣ
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ - ಕೆಡದಂತೆ ಪ್ರೀತಿಯ ಕಾಯ್ದು ಕೊಂಡು ಹೋಗುವುದು;
ಅತ್ಯುನ್ನತಿಗೆ ಏರುವುದು ಕಠಿಣ,
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ - ಏರಿ ಅಲ್ಲಿಯೇ ಉಳಿಯುವುದು;
ಆದರ್ಶವೊಂದ ಆಯ್ದು ಕೊಳ್ಳುವುದು ಕಠಿಣ,
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ - ಆದರಂತೆ ಆಚರಿಸುವುದು;
ಕವಿತೆಯ ಸಮರ್ಪಕ ವ್ಯಾಖ್ಯೆ ನೀಡುವುದು ಕಠಿಣ,
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ - ಆದರಂತೆ ಕವಿತೆ ಬರೆಯುವುದು;
ಸತ್ಕೀರ್ತಿಯನ್ನು ಗಳಿಸುವುದು ಕಠಿಣ,
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ - ಗಳಿಸಿದುದನ್ನು ಉಳಿಸಿಕೊಳ್ಳುವುದು;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿಜಮಾನವನಾಗುವುದು ಕಠಿಣ,
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿಣ, ನಜಮಾನವನಾಗಿ ಕೊನೆಯವರೆಗೂ ಉಳಿಯುವುದು!

ಮಿಲ್‌ನೇ ಕೋ ಚಾಹ್‌ನೇ ವಾಲೇ ತೋ ಮೀಲೆಂಗೆ ಅಕ್‌ಸರ್
ಉನ್‌ಸೇ ಕರ್‌ನಾ ನ ಬಿಗಾಡ್ ಅಪ್‌ನಾ ಹೈ ಕಾರೇ ಅಕ್ಬರ್
ಭರ್‌ನಾ ಆಸಾನ್ ಅಗರ್ ಛೇ ಕೇ ನಹೀಂ ಊಂಛೀ ಉಢಾನ್
ರಖ್‌ನಾ ಖ಼ಾಯಂ ಉಸೇ ಹರ್ ವಕ್ತ್ ಎ ಹೈ ಮುಶ್‌ಕಿಲ್ ತರ್
ಖಾಯಂ ಕರ್‌ಲೇನಾ ಕುಛ್ ಆಸಾನ್ ಹೈ ಜೀನೇ ಕೀ ಮಿಸಾಲ್
ಹೋತಾ ಹೈ ರಖ್‌ನಾ ಬಹಾಲ್ ಉಸ್‌ಕಾ ಬಯಾಂಸೇ ಬಾಹ್ಹರ್
ಲಿಖ್‌ನಾ ಆಸಾನ್ ಹೈ ಮಾಂಜೂಮ್ ಸುಖ಼ನ್ ಪರ್ ತನಕೀದ್
ಲಿಖ್ಖೇ ಮಾಂಜೂಮ್ ಸುಖ್ಖನ್ ಸಖ್ತ್ ಹೈ ಇಸ್‌ಸೇ ಬಢ್‌ಕರ್
ಪಾನಾ ಭೀ ಸೇಹಲ್ ನಹೀಂ ಶೋಹ್‌ರತ್ - ಓ- ಇಜ್ಜತ್ ಲೇಖಿನ್
ಉಮ್ರ ಭರ್ ಉಸ್‌ಕೋ ಬಚಾರಖ್‌ನಾ ಹೈ ದುಷ್‌ವಾರ್ ಮಗರ್
ಆಭ್ರೂ ವಾಲಾ ಬನಾ ರಹ್‌ನಾ ಹೈ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಕಠಿನ್
ಆದ್‌ಮೀಯತ್ ಕೋ ಬಚಾ ರಖ್‌ನಾ ಸದಾ ಮುಶ್‌ಕಿಲ್ ತರ್

ملنے کو چاہنے والے تو ملیں گے اکثر
اُن سے کرنا نہ بگاڑ اپنا ہے کارِ اکبر
بھرنا آسان اگرچہ کہ نہیں اُونچی اُڑان
رکھنا قائم اُسے ہر وقت یہ ہے مشکل تر
قائم کر لینا کچھ آسان ہے جینے کی مثال
ہوتا ہے رکھنا بحال اُس کا بیاں سے باہر
لکھنا آسان ہے منظوم سخن پر تنقید
لکھیں منظوم سخن سخت ہے اس سے بڑھکر
پانا بھی سہل نہیں شہرت و عزت لیکن
عمر بھر اُسکو بچار کھنا ہے دُشوار مگر
آبرو والا بنا رہنا ہے انسان کٹھن
آدمیت کو بچار کھنا سدا مشکل تر

پھول سے خوشبو کا اُڑ جانا ہے امر لازمی
بُو نہیں اُڑتی کبھی صندل کی لکڑی سے مگر
تیل سے جو شمع جلنے والی ہے بجھ سکتی ہے
کھو نہیں سکتا چمک اپنی تو ہیرا سر بسر
رنگ اصلی جو بدن کا ہے کبھی جاتا نہیں
رنگ وہ اُڑتا ہے جو لیپا ہوا ہو جسم پر
زندگی اہلِ قلم کی ختم ہو جاتی تو ہے
کیا گراں مایہ صحیفہ کا بھی مرتا ہے اثر

ಹೂವಿನ ಗಂಧ ಹಾರಿ ಹೋಗಬಹುದಾಗಲಿ
ಗಂಧದ ಮರದ ಗಂಧ ಹಾರಿ ಹೋಗುವುದೇನಯ್ಯಾ ?
ಎಣ್ಣೆಯ ದೀಪ ಆರಿ ಹೋಗಬಹುದಾಗಲಿ
ರತ್ನದ ದೀಪ ಆರಿಹೋಗುವುದೇನಯ್ಯಾ ?
ಬಳಿದ ಬಣ್ಣ ತೊಳೆದು ಹೋಗಬಹುದಾಗಲಿ
ಮೈ ತಳೆದ ಬಣ್ಣ ತೊಳೆದುಹೋಗುವುದೇನಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕೃತಿಕಾರನ ಜೀವನ ಮುಗಿದು ಹೋಗಬಹುದಾಗಲಿ
ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕೃತಿಯ ಜೀವನ ಮುಗಿದು ಹೋಗುವುದೇನಯ್ಯಾ ?

ಫೂಲ್ ಸೇ ಖುಷ್‌ಬೂ ಕಾ ಉಡ್ ಜಾನಾ ಹೈ ಅಮ್ರೇ ಲಾಜ್ಹೀಮಿ
ಭೂ ನಹೀ ಉಡ್‌ತೀ ಕಭೀ ಸಂದಲ್ ಕೀ ಲಕ್ ಡೀ ಸೇ ಮಗರ್
ತೇಲ್ ಸೇ ಜೋ ಶಮಾ ಜಲ್‌ನೇ ವಾಲೀ ಹೈ ಬುಜ್ ಸಕ್ತಿ ಹೈ
ಕೋ ನಹೀಂ ಸಕ್ತಾ ಚಮಕ್ ಅಪ್‌ನೀ ತೋ ಹೀರಾ ಸರ್‌ಬಸರ್
ರಂಗ್ ಅಸಲೀ ಜೋ ಬದನ್ ಕಾ ಹೈ ಕಭೀ ಜಾತಾ ನಹೀಂ
ರಂಗ್ ಓ ಉಡ್‌ತಾ ಹೈ ಜೋ ಲೀಫಾ ಹುವಾ ಹೋ ಜೇಸ್ಮ್ ಫರ್
ಜಿಂದಗಿ ಅಹ್‌ಲೇ ಕಲಮ್ ಕೀ ಖತ್‌ಮ್ ಹೋಜಾತಿ ತೋ ಹೈ
ಕ್ಯಾ ಗೀರಾ ಮಾಯಾ ಸಹಿ ಪೆ ಕಾ ಭೀ ಮರ್‌ತಾಹೈ ಅಸರ್

ಹಳೆ ಮರದ ಚಿಗುರು, ' ನಾನು ನವ, ನಾನು ನವ ' ಎಂದಿತು
ಬೊಡ್ಡೆ ಕೇಳಿ ನಕ್ಕತು ;
ಹೊಳೆಯ ಹೊಸ ನೀರು ' ನಾನು ನವ , ನಾನು ನವ ' ಎಂದಿತು
ಕಡಲು ಕೇಳಿ ನಕ್ಕತು ;
ಕಾರ ಹೊಸ ಮೋಡ ' ನಾನು ನವ , ನಾನು ನವ ' ಎಂದಿತು
ಬಾನು ಕೇಳಿ ನಕ್ಕಿತು ;
ಕವಿಯ ಹೊಸ ಕವನ ' ನಾನು ನವ , ನಾನು ನವ ' ಎಂದಿತು
ಕಾಲ ಕೇಳಿ ನಕ್ಕಿತು ;
ತೊಟ್ಟಿಲದ ಹೊಸ ಕೂಸು ' ನಾನು ನವ , ನಾನು ನವ ' ಎಂದಿತು
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ ಕೇಳಿ ನಕ್ಕ !

ಶಾಖ಼ೇ ತಾಜ಼ಾನೇ ಕಿಯಾ ದಾವಾ ನಯೀ ಹೋನೇ ಕಾ
ಹಸ್‌ನೇ ಕಾ ಪೇಡ್ ಕೆ ಬಾಯೀಸ್ ಹೈ ಬನಾ ಏ ದಾವಾ
ದಾವಾ ಹೈ ದರ್‌ಯಾ ಕೆ ಪಾನಿಕಾ ಕೆ ಹೈ ಪಾನಿ ನಯಾ
ಹಸಾ ಇಸ್ ಬಾತ್‌ಪರ್ ಜಬ್ ಕೆ ಏ ಸಮುಂದರ್ ಸೇ ಸುನಾ
ಅಭ್ರ ಘೇಹ್‌ರಾ ಆಯಾ ಜಬ್ ಖ಼ುದ್ ಕೋ ನಯಾ ಕಹ್‌ದೇನೇ ಫರ್
ಆಸ್‌ಮಾನ್ ಕಹ್‌ದಿಯಾ ಸುನ್‌ಕರ್ ಕೆ ಹೈ ಓ ಬೇ ಖಬರ್
ನಜ್ಮೇ ಶಾಯರ್ ನೇ ಜಮಾನೇ ಸೇ ಕಹಾ ಹೈ ಏ ನಯೀ
ವಕ್ತ್ ನೇ ಸುನ್‌ಕರ್ ಕಹಾ ಏ ಬಾತ್ ಹೈ ಖ಼ುದ್ ಬೇ ಅಸರ್
ಝೂಲೇ ಮೇ ಜೋ ತಿಫ್ಲ್ ಹೈ ಮೈ ಹೂ ನಯಾ ಕಹ್‌ನೇ ಲಗಾ
ಮುಸ್‌ಕುರಾಯ ಖ಼ಾಲಿಖ಼ೇ ಕೌನೈನ್ ಉಸ್‌ಕೀ ಬಾತ್ ಫರ್

شاخِ تازہ نے کیا دعوای نئ ہونے کا
ہنسے کا پیڑ کے باعث ہے بنا یہ دعوئ
دعوئ ہے دریا کے پانی کا کہ پانی ہے نیا
ہسنا اس بات پر جبکہ یہ سمندر نے سُنا
ابر گھر آیا حب خود کو نیا کہد ینے پر
آسماں نے کہہ دیا سنگر کہ ہے وہ بے خبر
نظم شاعر نے زمانے سے کہا ہے یہ نئ
وقت نے سُنکر کہا یہ بات ہے خود بے اثر
جھولے میں جو طفل ہے میں ہوں نیا کہنے لگا
مُسکرایا خالقِ کونین اس کی بات پر

ನ ಅಹೆಲ್ ಬಹಸ್ ಸೇ ಸಕ್‌ರಾತ್ ಬನೇಗಾ ಕ್ಯೂಂ ಕರ್
ಜಯ್ ಪರ್‌ಕಾಶ್ ಸಿಯಾಸತ್ ಮೇ ನಹರ್ ಕೋಯಿ ಹೋ ಪಿರ್
ಕೋಯಿ ಕಾಯಲ್ ಹೋ ಖ಼ುಧಾ ಬನ್‌ನೇ ಪೇ ಖ಼ುದಿ ಲೇಕಿನ್
ರಾಜ್ ಫಿನ್ಹಾಹ್ ಹೈ ಅನಲ್ ಹಖ್ ಕೀ ಸದಾ ಕೇ ಅಂದರ್

سارے زائر نہیں مندر کے عقیدت سے بھرے
مدرسے کے سبھی بچّے نہیں لائق یکسر
ہونگے ہتھیار کے حامل نہ بہادر سارے
نہیں کہلاتے مسلماں سبھی داڑھی رکھکر
شاستر سیکھنے والے جو ہیں اس عالم میں
کہہ نہیں سکتے کہ ہیں امن کے سارے پیکر
اپنی گردن میں جو ڈالے ہوئے رہتے ہیں صلیب
کیا عمل مذہب عیسائی پہ ہیں سب کے مگر
لنگ جو ڈالے ہوئے ہوتے ہیں تن پر اپنے
کیسے مانیں کہ ہیں سب مذہبِ لنگایت پر
ڈال لیتے تو ہیں زنار بدن پر اپنے
وہ برہمن نہیں بنتے فقط اسکی خاطر
ڈگری سے بنتا نہیں عالم ودرّاک کوئی
غسل کرنے سے کبھی دِل نہیں ہوتا طاہر
نااہل بحث سے سقراط بنے گا کیوں کر
جئے پرکاش سیاست میں نہ ہر کوئی ہو پھر
کوئی قائل ہو خدا بننے پہ خود ہی لیکن
راز پنہاں ہے اناالحق کی صدا کے اندر

ಇಲ್ಲಿ ಗುಡಿಗೆ ಬರುವವರೆಲ್ಲ ಭಕ್ತರಲ್ಲ,
ಶಾಲೆ ಸೇರುವವರೆಲ್ಲ ವಿದ್ಯಾರ್ಥಿಗಳಲ್ಲ,
ಶಸ್ತ್ರ ಹಿಡಿದವರೆಲ್ಲ ಶೂರರಲ್ಲ,
ಗಡ್ಡ ಬಿಟ್ಟವರೆಲ್ಲ ಮುಸಲ್ಮಾನರಲ್ಲ,
ಶಿಲುಬೆ ಧರಿಸಿದವರೆಲ್ಲ ಕ್ರೈಸ್ತರಲ್ಲ,
ಲಿಂಗ ಧರಿಸಿದವರೆಲ್ಲ ಲಿಂಗಾಯತರಲ್ಲ,
ಜನಿವಾರ ಹಾಕಿದವರೆಲ್ಲ ಬ್ರಾಹ್ಮಣರಲ್ಲ,
ಪದವಿ ಪಡೆದವರೆಲ್ಲ,
ಸ್ನಾನ ಮಾಡಿದವರೆಲ್ಲ ಶುದ್ಧರಲ್ಲ,
ಚರ್ಚೆ ಮಾಡುವವರೆಲ್ಲ ಸಾಕ್ರೆಟೀಸ್ ಅಲ್ಲ,
ರಾಜಕಾರಣದಲ್ಲಿರುವವರೆಲ್ಲ ಜಯಪ್ರಕಾಶ ಅಲ್ಲ,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ
'ಅಹಂ ಬ್ರಹ್ಮಾಸ್ಮಿ' ಎನ್ನುವವರೆಲ್ಲ ಅದ್ವೈತಿಗಳಲ್ಲ!

ಸಾರೇ ಜಾಹೇರ್ ನಹೀಂ ಮಂದಿರ್ ಕೇ ಅಖ಼ೀದತ್ ಸೇ ಭರೇ
ಮದರೆಸೇ ಕೇ ಸಭೀ ಬಚ್ಚೇ ನಹೀಂ ಲಾಯಖ಼್ ಎಕ್ ಸರ್
ಹೋಂಗೇ ಹತ್‌ಯಾರ್ ಕೇ ಹಾಮಿಲ್ ನ ಬಹದ್ದೂರ್ ಸಾರೇ
ಬಹೀಂ ಕಹ್‌ಲಾತೆ ಮುಸಲ್‌ಮಾನ್ ಬೀ ದಾಡಿ ರಖ್ಖ್‌ಕರ್
ಶಾಸ್ತ್ರ ಸೀಖ್ ನೇ ವಾಲೋ ಜೋ ಹೈಂ ಇಸ್ ಆಲಮ್ ಮೇ
ಕಹ್ ನಹೀಂ ಸಕ್ತೇ ಕೆ ಹೈ ಅಮ್ನ ಕೇ ಸಾರೇ ಪೈ ಕರ್
ಅಪ್‌ನೀ ಗರ್‌ದನ್ ಪೇ ಜೋ ಡಾಲೇ ಹುವೇ ರಹ್‌ತೇಹೆ ಸಲೇಬ್
ಕ್ಯಾ ಅಮಲ್ ಮಜ಼್‌ಹಬೇ ಈ ಸಾಯಿ ಪೇ ಹೈ ಸಭ್ ಕೆ ಮಗರ್
ಲಿಂಗ್ ಜೋ ಡಾಲೇ ಹುವೇ ಹೋತೇ ಹೈ ತನ್‌ಪರ್ ಅಪ್‌ನೇ
ಕೈಸೇ ಮಾನೇ ಕೇ ಹೈಂ ಸಭ್ ಮಜ಼್‌ಹಬೇ ಲಿಂಗಾಯತ್ ಫರ್
ಡಾಲೇ ಲೇತೇ ತೋ ಹೈಂ ಜೆನ್ನಾರ್ ಬದನ್ ಫರ್ ಅಪ್‌ನೇ
ಓ ಬ್ರಾಹ್‌ಮಣ್ ನಹೀಂ ಬನ್‌ತೇ ಫಖ಼ತ್ ಇಸ್ ಕೀ ಖ಼ಾತೀರ್
ಡಿಗ್ರಿ ಸೇ ಬನ್‌ತಾ ನಹೀಂ ಆಲೀಮ್ - ಓ - ದಾರ್ರಾ ಕೋಯಿ
ಗೋಸಲ್ ಕರ್‌ನೇ ಸೇ ಕಭೀ ದಿಲ್ ನಹೀಂ ಹೋಧಾ ತಾಹೇರ್

اُجلے بالوں کو ساہی سے کرے کالے اگر

چکناہٹ جھُرنوں پہ دکھلادے اگر کچھ مل کر

صرف اُن لوگوں کی نظروں سے وہ بچ سکتا ہے

جو ہین انجانے تعارف نہیں جن سے یکسر

آسر اسائنس ٹیکنالوجی کا کوئی لیکر

خود کو کوتوال کی نظروں سے بچالیگا مگر

تیری نظروں سے تو کس طرح بچیگا اے دوست

کر سکے کیسے گنہ دھوکے میں تو خود رہکر

اَدبی سرقہ کرے بچ کے کوئی ناقد سے

رکھے دھوکے میں مبصّر کو بھی اس سے وہ اگر

خود کی نظروں سے مگر کس طرح ہو جائے مفر

ذات کو تیری تو خود دے نہیں سکتا چکّر

دھوکہ میں آنکھ کو اے دوست تو اپنی رکھ کر

جا نہیں سکتا کبھی رب کی نظر سے بچ کر

آنکھ رب کی ہے بنا ذرّہ جہاں کا بے شک

پوشیدہ اس میں ہی ہیں سارے جہاں کے جوہر

ನರೆಗೂದಲಿಗೆ ಕಪ್ಪು ಸವರಿ, ಗಲ್ಲದ ತೆರೆಗಳಿಗೆ ಕ್ರೀಮು ಬಳಿದು
ಅರಿಯದವರಿಂದ ಮುಪ್ಪನ್ನು ಮುಚ್ಚಿಡಬಹುದು -
ಆದರೆ, ನಿನ್ನಿಂದಲೂ ಬಚ್ಚಿಡಬಲ್ಲೆಯಾ ಗೆಳೆಯ ?
ವಿಜ್ಞಾನ ತಂತ್ರಜ್ಞಾನಗಳ ನೆವಿನಿಂದ
ಪೋಲೀಸರ ಕಣ್ಣು ತಪ್ಪಿಸಿ ಗುನ್ಹೆಗೈಯಬಹುದು - ಆದರೆ, ನಿನ್ನ
ಕಣ್ಣು ತಪ್ಪಿಸಿಯೂ ಅಪರಾಧವೆಸಗಬಲ್ಲೆಯಾ ಕೆಳೆಯ?
ವಿಮರ್ಶಕರ ಕಣ್ಣು ತಪ್ಪಿಸಿ ಕೃತಿಚೌರ್ಯ ಮಾಡಬಹುದು -
ಆದರೆ, ನಿನ್ನ ಕಣ್ಣು ತಪ್ಪಿಸಿದರೂ ಕದಿಯ ಬಲ್ಲೆಯಾ ಮಿತ್ರ?
ನಿನ್ನ ಕಣ್ಣು ತಪ್ಪಿಸಿದರೂ ಕಣಕಣವೂ ಕಣ್ಣಾಗಿರುವ
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರನ ಕಣ್ಣು ತಪಿಸಬಲ್ಲೆಯಾ ಪ್ರಿಯಸಖ ?

ಉಜ್‌ಲೇ ಬಾಲೋಂ ಕೋ ಸಿಯಾಹಿ ಸೇ ಕರೇ ಕಾಲೇ ಅಗರ್
ಚಿಕ್‌ನಾ ಹಟ್ ಝುರ್‌ನೋಂ ಪೇ ದಿಖ್‌ಲಾದೇ ಅಗರ್ ಕುಛ್ ಮಿಲ್‌ಕರ್
ಸೀರ್ಫ್ ಉನ್ ಲೋಗೋಂಕೀ ನಜ಼ರೋಂ ಸೇ ಓ ಬಚ್ ಸಕ್ತಾ ಹೈ
ಜೋ ಹೈಂ ಅನ್‌ಜಾನ್ ತಾರೋಫ್ ನಹೀಂ ಜಿನ್ ಸೇ ಎಕ್‌ಸರ್
ಆಸ್‌ರಾ ಸೈನ್ಸ್ ಟಿಕ್‌ನಾಲಜಿ ಕಾ ಕೋಯಿ ಲೇಕರ್
ಖ಼ುದ್ ಕೋ ಖೋತ್‌ವಾಲ್ ಕೀ ನಜ಼್‌ರೋಂ ಸೇ ಬಚಾಲೇಗ ಮಗರ್
ತೇರಿ ನಜ಼್‌ರೋಂ ಸೇ ತು ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹಾ ಬಚೇಗಾ ಅಯ್ ದೋಸ್ತ್
ಕರ್ ಸಕೇ ಕೈಸೇ ಗುನ್ಹಾ ದೋಖೇ ಮೇ ತು ಖುದ್ ರೆಹ್‌ಕರ್
ಅದಬೀ ಸೂರ್‌ಕಾ ಕರೇ ಬಚ್‌ಕೇ ಕೋಯಿ ನಾಖ್ವೀದ್ ಸೇ
ರಖ್ಖೇ ದೋಕೆ ಮೇ ಮುಬಸ್ಸಿರ್ ಕೋ ಭೀ ಇಸ್‌ಸೇ ಓ ಅಗರ್
ಖುದ್ ಕೀ ನಜ಼್‌ರೋಂ ಸೇ ಮಗರ್ ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹೇ ಹೊಜಾಯೇ ಮಫರ್
ಜಾತ್ ಕೋ ತೇರಿ ತು ಖ಼ುದ್ ದೇ ನಹೀಂ ಸಕ್ತಾ ಚಕ್ಕರ್
ದೋಖೇ ಮೇ ಆಂಖ್ ಕೋ ಅಯ್ ದೋಸ್ತ್ ತು ಅಪ್‌ನಿ ರಖ್‌ಕರ್
ಜಾ ನಹೀಂ ಸಕ್ತಾ ಕಭೀ ರಬ್ ನಜ಼ರ್ ಸೇ ಬಚ್‌ಕರ್
ಆಂಖ್ ರಬ್ ಕೀ ಹೈ ಬನಾ ಜರ್ರಾ ಜಹಾಂ ಕಾ ಬೇಷಕ್
ಪೋಷಿದಾ ಉಸ್ ಮೇ ಹೀ ಹೈ ಸಾರೇ ಜಹಾಂಕಾ ಜೌಹರ್

ನದಿಯೆ ಬತ್ತಿರುವಾಗ
ನೀರ್ - ಬೀಳು ಎಲ್ಲಿಯದಯ್ಯಾ ?
ನೀರ್ - ಬೀಳೆ ನಿಂತಿರುವಾಗ
ವಿದ್ಯುದುತ್ಪಾದನೆ ಎಲ್ಲಿಯದಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಮಾನವ್ಯವೇ ಮೃತವಾದಾಗ
ನಲ್ - ಬಾಳು ಎಲ್ಲಿಯದಯ್ಯಾ ?

ಪಾನಿ ಮೌಜೂದ್ ನ ಹೋ ಖುಷ್‌ಕ್ ಹೋ ನದಿಯಾ ತೋ ಫಿರ್
ಉಸ್ ಜಗೇ ಪಾನಿಕಾ ಹೋಗಾನ ಬಹಾವೂ ಏಕ್‌ಸರ್
ಬಿಜಲಿ ಪೈದಾ ಹೋ ನೇಕಾ ಶಕ್ಲ್ ವಹಾಂ ಕೋಯಿ ನಹೀಂ
ತೇಜ಼್ ರಫ಼್ತಾರ್ ಸೇ ಪಾನಿ ನಾ ಗರ್ ಪೈಹಮ್ ಗರ್
ಅದ್‌ಮೀಯತ್ ಕೋ ಜಹಾಂ ಪಾವೋಗೆ ಮುರ್‌ದಾ ತೋ ವಹಾಂ
ಜ಼ೀಷ್ತ ಉಲ್‌ಫತ್ ಕೀ ಮುಹ್‌ಯ್ಯಿಯಾ ನಹೀಂ ಹೋಗಿ ಏಕ್‌ಸರ್

پانی موجود نہ ہو خشک ہو ندیا تو پھر
اُس جگہ پانی کا ہو گا نہ بہاؤ یکسر
بجلی پیدا ہو نیکی شکل وہاں کوئی نہیں
تیز رفتار سے پانی نہ گرے پیہم گر
آدمیت کو جہاں پاؤ گے مردہ تو وہاں
زیست الفت کی مہیّا نہیں ہو گی یکسر

پانی بکھرا ہو سڑا سارے ہی گھر کے اندر
بجائے مکھیّاں بھگانے کے رکھیں ستھرا گھر
کیچڑ آنگن میں رہے پھیلے ہو گر جانے کا ڈر
ہے بھلا آنگن بچار کھینگے کیچڑ سے اگر
آدمیت ہے بری سارا برا ہے یہ سماج
یہ نراج اور یہ بد حالی پہ ہم ہیں ششدر
اِنقلاب اِنقلاب یہ سب کے لبوں پہ ہے پکار
صرف نعروں سے ہوا کب ہے زمانہ بہتر

ಮನೆ ತುಂಬ ಮುಸುರೆ ಚೆಲ್ಲಿ
ನೊಣ ಓಡಿಸಲು ಓಡಾಡುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಮನೆ ಸ್ವಚ್ಛವಾಗಿರಿಸುವುದೇ ಮೇಲಯ್ಯ ;
ಅಂಗಳ ತುಂಬ ಕೆಸರು ಕೆಡಹಿ
ಆಸರಗೋಲು ಹುಡುಕುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಕೆಸರು ಬೀಳದಂತೆಸಗುವುದೇ ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಸಮಾಜ ಹದಗೆಡುವವರೆಗೆ ಸುಮ್ಮನಿದ್ದು ಆಮೇಲೆ
'ಕ್ರಾಂತಿ, ಕ್ರಾಂತಿ' ಯೆಂದು ಕಿರುಚುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಸಮಾಜವನ್ನು ಸದಾ ಸರಿಪಡಿಸುತ್ತಲಿರುವುದೇ
ಶ್ರೇಯಸ್ಕರವಯ್ಯಾ !

ಪಾನಿ ಬಿಕ್‌ರಾ ಹೋ ಸಢಾ ಸಾರೇ ಹೀ ಘರ್ ಕೇ ಅಂದರ್
ಬಾಜಾಯೇಂ ಮಕ್ಕೀಯಾ ಭಗಾನೇ ಕೇ ರಖ್ಖೇಂ ಸತ್‌ರಾ ಘರ್
ಕೀಚಡ್ ಆಂಗನ್ ಮೇ ರಹೇ ಫೈಲೇ ಹೋ ಗಿರ್ ನೇ ಕಾ ಢರ್
ಹೈ ಭಲಾ ಆಂಗನ್ ಭಚಾ ರಖ್ಖೇಂಗೆ ಕೀಚಡ್ ಸೆ ಅಗರ್
ಆದ್ಮೀಯತ್ ಹೈ ಬುರಿ ಸಾರಾ ಬುರಾ ಹೈ ಏ ಸಮಾಜ್
ಏ ನಿರಾಜ್ ಔರ್ ಏ ಬದ್‌ಹಾಲಿ ಪೇ ಹಮ್ ಹೈ ಶಸ್‌ದರ್
ಇನ್‌ಖಿಲಾಬ್ ಇನ್‌ಖಿಲಾಬ್ ಏ ಸಭಕೆ ಲಬೌಂ ಪೇ ಹೈ ಪುಕಾರ್
ಸಿರ್ಫ್ ನಾರೌಂ ಸೆ ಕಬ್ ಹೈ ಜ಼ಮಾನಾ ಬೆಹ್‌ತರ್

ಜಹಾಂ ಹಾಥ್ ಹಮ್ ದೋಸ್ತಿ ಕೇ ಬಢಾಯೇಂ
ಫಖ್ಖಿತ್ ನಫ್‌ರತ್ -ಓ-ದುಷ್‌ಮನಿ ಹಾಥ್ ಆಯೇ
ಅಸ್ಸರ್ ಉಲ್ಟಾ ಹರ್ ಆಸ್ ಕಾ ಹಮ್ ಜೋ ಪಾಯೇಂ
ಹೈ ಲಾಜ್ಜೀಮ ಕೆ ಚಂಡಿ ಕೆ ಶೋಹರ್ ಬನೇ
ಹೈ ಪಾನಾ ಕುಛ್ ಔರ್ ಪಾತೇ ಹೈಂ ಕುಛ್ ಸಮರ್
ನಿಖಿಲ್‌ನಾ ಹೈ ದುನ್‌ಯಾ ಸೆ ದುಶ್‌ವಾರ್ ತರ್

زمیں بن گئی ہیرا پھیری کا جادہ
عجب سمت میں جا رہی ہے یہ دُنیا

کہیں کھو چلیں اور ڈھونڈین کہیں
کوئی چیز ہاتھ آئے ممکن نہیں

تمنّا کسی شئی کو پانے کی تھی
کوئی دوسری چیز حاصل ہوئی

تھا مقصد سفر کا کہ منزل ملے
الگ رہ سے کیا خواہش دل ملے

پھل کھانے کا دل مین تو ارمان تھا
زمیں میں الگ بیج بویا گیا

تمنّا تھی سُکھ چین آرام پائیں
نتیجہ میں غم اور دُکھ ہاتھ آئیں

جہاں ہاتھ ہم دوستی کے بڑھائیں
فقط نفرت و دشمنی ہاتھ آئیں

اثر اُلٹا ہر آس کا ہم جو پائیں
ہے لازم کہ چنڈی کے شوہر بنیں

ہے پانا کچھ اور پاتے ہیں کچھ ثمر
نکلنا ہے دُنیا سے دُشوار تر

چنڈی کا خاوند :۔ پرانوں میں ایک عورت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جو اپنے خاوند کے ہر حکم کے بر خلاف عمل کیا کرتی تھی۔ جس سے خاوند کیلئے اپنی بیوی سے صحیح خدمت حاصل کرنے کیلئے جس جس کام کی انجام دہی درکار ہوتی اس کے بر خلاف حکم صادر کیا کرتا تھا۔ اس طرح خاوند کا اپنا من پسند کام نکل جایا کرتا تھا۔ جس سے چندی کے شوہر تبنا مشہور ہو گیا

ಕಳೆದುಕೊಂಡಿರುವುದು
ಒಂದು ಕಡೆಯಲ್ಲಿ,
ಹುಡುಕುತ್ತಿರುವುದು
ಇನ್ನೊಂದೆಡೆಯಲ್ಲಿ ;
ಬಯಸುತ್ತಿರುವುದು ಒಂದು,
ಪಡೆಯುತ್ತಿರುವುದು ಇನ್ನೊಂದು;
ಸೇರ ಬಯಸಿದ ಊರು ಒಂದು ,
ತುಳಿಯುತ್ತಿರುವ ದಾರಿ ಇನ್ನೊಂದು;
ತಿನ್ನಲೆಳಸಿದ ಹಣ್ಣು ಒಂದು,
ಊರುತ್ತಿರುವ ಬೀಜ ಇನ್ನೊಂದು;
ಬಯಸಿದುದು ಸುಖ,
ಒಕ್ಕಿದುದು ದುಃಖ ;
ಹಾರೈಸಿದುದು ಸ್ನೇಹ,
ದೊರೆಯುತ್ತಿರುವುದು ದ್ವೇಷ!
ತಿರುವುಮುರುವಿನ ತೊರೆ ಈ ತಿರೆ!
ಅತ್ತ ಈಸಿದರೆ ಇತ್ತ ಒತ್ತುವ,
ಇತ್ತ ಈಸಿದರೆ ಅತ್ತ ಒತ್ತುವ ತೊರೆ!
ಚಂಡಿಯ ಗಂಡರಾದರೆ ಮಾತ್ರ
ಒಂದು ಬಯಸಿದರೆ ಇನ್ನೊಂದು ನೀಡುವ
ಈ ಲೋಕದಲ್ಲಿ ಪಾರಾಗುವುದು ಸಾಧ್ಯವೇನಯ್ಯಾ
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ?

ಜ಼ಮೀ ಬನ್ ಗಯೀ ಹೇರಾ ಫೇರಿ ಕಾ ಜಾಧಾ
ಅಜಬ್ ಸಂಪ್ತ ಮೇ ಜಾ ರಹೀ ಹೈ ಏ ದುನ್‌ಯಾ
ಕಹೀಂ ಖೋ ಚಲೆ ಔರ್ ಡೂಂಡೇ ಕಹೀಂ
ಕೋಯಿ ಚೀಜ಼್ ಹಾಥ್ ಆಯೇ ಮೌಮ್‌ಕಿನ್ ನಹೀಂ
ತಮನ್ನಾ ಕೀ ಸಿ ಶೇ ಕೋ ಪಾನೆ ಕೀ ಥೀ
ಕೋಯಿ ದೂಸ್‌ರೀ ಚೀಜ್ ಹಾಸಿಲ್ ಹುವೀ
ಥಾ ಮಖ್ಖ್‌ಸದ್ ಸಪರ್ ಕಾ ಕೇ ಮಂಜ಼ೀಲ ಮಿಲೇ
ಅಲಗ್ ರಾಹ್ ಸೇ ಕ್ಯಾ ಖ್ವಾಯಿಷೇ ದಿಲ್ ಮಿಲೇ
ಫಲ್ ಖಾನೆ ಕಾ ದಿಲ್ ಮೇ ತೋ ಅರ್‌ಮಾನ್ ಥಾ
ಜಮೀಂ ಮೇ ಅಲಗ್ ಬೀಜ್ ಬೋಯಾ ಗಯಾ
ತಮನ್ನಾ ಥೀ ಸುಖ್ ಚೈನ್ ಆರಾಮ್ ಪಾಯೇ
ನತೀಜೇ ಮೇ ಘಂ ಔರ್ ದುಃಖ್ ಹಾಥ್ ಆಯೇ

پیڑ کا پھل میٹھا ہو دل میں یہی ارماں ہوں
پیڑ کی جڑ گر نہ میٹھی ہو تو کیوں ہلکان ہوں
گل سے اور ہر برگِ گل سے خوشبو کا اظہار ہے
ٹہنیوں ، شاخوں سے خوشبو چاہنا بیکار ہے
نرم و نازک ہو اگر بستر تو کس کو عار ہے
چارپائی نرم ہو بےکار کا اِصرار ہے
ہوں اُجالے سارے گھر میں روشنی ہو دُوبدو
چھت کے روشن ہونیکی پوری نہ ہوگی آرزو
صاف گھر ہو اور گھر کے سب مویشی بھی ہوں صاف
گھوڑا بھی ہو صاف یہ ہے عقل کے بالکل خلاف
زندگی سونے کی جیسی ہو بجا ہیں خواہشات
قبر بھی سونے کی ہو دیوانے پن کی ہے یہ بات

ಹಣ್ಣು ಸಿಹಿಯಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ -
ಬೇರುಗಳೂ ಸಿಹಿಯಾಗಿರಬೇಕೆಂಬ ಹಟವೇತಕಯ್ಯ ?
ಹೂವುಗಳು ಸುಗಂಧಯುತವಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ,
ಕಾಂಡ ಕಂಟಕಗಳೂ ಕಂಪಿನಿಂದ ಕೂಡಿರಬೇಕೆಂಬ ಛಲವೇತಕಯ್ಯ ?
ಹಾಸಿಗೆ ಮೃದುವಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ,
ಮಂಚವೂ ಮೃದುವಾಗಿರಬೇಕೆಂಬ ಹಂಬಲವೇತಕಯ್ಯ ?
ಮನೆ ಬೆಳಕಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ,
ಮಾಳಿಗೆಯೂ ಬೆಳಕಾಗಿರಬೇಕೆಂಬ ಬಯಕೆಯೇತಕಯ್ಯ ?
ಕೊಟ್ಟಿಗೆ ಶುಚಿಯಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ,
ತಿಪ್ಪೆಯೂ ಶುಚಿಯಾಗಿರಬೇಕೆಂಬ ಹವ್ಯಾಸವೇತಕಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಬದುಕು ಬಂಗಾರವಾಗಿದ್ದರೆ ಸಾಲದೆ,
ಸಮಾಧಿಯೂ ಸುವರ್ಣದ್ದಾಗಬೇಕೆಂಬ ಹುಚ್ಚೇತಕಯ್ಯ ?

ಪೇಡ್ ಕಾ ಫಲ್ ಮೀಠಾ ಹೋ ದಿಲ್ ಮೇ ಏಹೀ ಅರ್‌ಮಾನ್ ಹೋ
ಪೇಡ್ ಕೀ ಜಡ್ ಗರ್ ನ ಹೋ ಮೀಠಿ ತೋ ಕ್ಯೂಂ ಹಲ್‌ಕಾನ್ ಹೋ
ಗುಲ್ ಸೇ ಔರ್ ಹರ್ ಬರ್ಗೇ ಗುಲ್ ಸೇ ಖುಷ್‌ಬೂ ಕಾ ಇಜ್ಹ್‌ಹಾರ್ ಹೈ
ಟೇಹನೀಯೋಂ ಶಾಖೋಂ ಸೇ ಖುಚ್‌ಬೂ ಚಾಹ್‌ನಾ ಬೇಕಾರ್ ಹೈ
ನರ್ಮ್-ಓ-ನಾಜ್ಹೂಕ್ ಹೋ ಅಗರ್ ಬಿಸ್‌ತರ್ ತೋ ಕಿಸ್ ಕೋ ಅರ್ ಹೈ
ಚಾರ್‌ಪಾಯಿ ನರ್ಮ್ ಹೋ ಬೇಕಾರ್ ಕಾ ಇಸ್‌ರಾರ್ ಹೈ
ಹೋ ಉಜಾಲೇ ಸಾರೇ ಘರ್ ಮೇ ರೋಷ್‌ನಿ ಹೋ ದೂಬದೂ
ಛತ ಕೇ ರೋಷನ್ ಹೋನೇ ಕೀ ಪೂರಿ ನ ಹೋಗಿ ಆರ್‌ಜ್ಹೂಂ
ಸಾಫ್ ಘರ್ ಹೋ ಔರ್ ಘರ್‌ಕೇ ಸಭ್ ಮವೇಶೀ ಭೀ ಹೋ ಸಾಫ್
ಗೂಡಾ ಭೀ ಹೋ ಸಾಫ್ ಏಹೈ ಅಖ್ಲ ಕೇ ಬಿಲ್‌ಕುಲ್ ಕಿಲಾಫ್
ಜಿಂದಗೀ ಸೋನೇ ಕೀ ಜೈಸಿ ಹೋ ಬಾಜ್ಹಾಂ ಹೈಂ ಖ್ವಾಹಿಶಾತ್
ಖ್ಹಭ್ರ ಭೀ ಸೋನೆ ಕೀ ಹೋ ದೀವಾನೇ ಪನ್ ಕೀ ಹೈ ಏ ಬಾತ್

کام سے شہرت نہیں ہے کارخانہ وار کی

کام کی شہرت فقط محنت ہے صنعتکار کی

گائیوں کی کرشن جی مہاراج سے شہرت ہوئی

بکریوں کی حضرت عیسیٰ سے ہی نسبت ہوئی

اور تجارت کی رسول اللہ سے عظمت ہوئی

شخصیت کی وجہ سے ہر کام کی عزت ہوئی

کلکرنی پیشے کو بسوناؔ سے حاصل ہے وقار

ان سے پتواری کے پیشے کا بھی ہے دارومدار

سارے جیڈرداس سے بافندگی کے کام ہیں

اور کبیرِ داس سے منسوب اُس کے نام ہیں

چمڑے کے پیشے کو ان سب ہستیوں نے دی جِلا

ککیاؔ، دھولیا شامِل ہیں ان میں ہرلیاؔ

کاتنے کا سُوت کے کام اور اُسکی قدر بھی

گاندھی جی سے ہے اُنہیں کہ کرتادھرتا ہیں وہی

پیشہ ور بھی ہو معظمؔ تو ہو پیشہ پُروقار

ورنہ بن جائیگا پیشہ خستہ ولا اعیبار

ಮಾಡುವವರಿಂದ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ಕಿಮ್ಮತ್ತು ಬರಬೇಕಲ್ಲದೆ
ಕೆಲಸದಿಂದ ಮಾಡುವವರಿಗೆ ಮೌಲ್ಯವೆಂದರೆ ಹೇಗಯ್ಯ ?
ಕೃಷ್ಣನಿಂದ ಗೋವಳತೆಗೆ, ಕ್ರೈಸ್ತನಿಂದ ಕುರಿಸಾಕಣೆಗೆ,
ಮಹಮ್ಮದನಿಂದ ವ್ಯಾಪಾರಕ್ಕೆ, ಬಸವನಿಂದ ಕರಣಿಕತನಕ್ಕೆ
ಜೇಡರದಾಸ ಕಬೀರದಾಸರಿಂದ ನೇಕಾರಿಕೆಗೆ,
ಕಕ್ಕಯ್ಯ ಹರಳಯ್ಯ ಧೂಳಯ್ಯರಿಂದ ಚರ್ಮಕರ್ಮಕ್ಕೆ
ಗಾಂಧೀಜಿಯಿಂದ ನೂಲುಗಾರಿಕೆಗೆ ಬರಲಿಲ್ಲವೆ ಬೆಲೆ ?
ಮಾಡುವ ಕೆಲಸವಾವುದಾದರೇನು,
ಮಾಡುವರಲ್ಲಿ ಮೇಲ್ಮೆಯಿದ್ದರೆ ಆ ಕೆಲಸಕ್ಕೂ ಹಿರಿಮೆ,
ಇಲ್ಲದಿರೆ ಹಿರಿಯದೆಂದ ಕೆಲಸವೂ ಕಿರಿಯದಯ್ಯಾ
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ;

ಕಾಮ್ ಸೇ ಶೋಹ್‌ರತ್ ನಹೀಂ ಹೈ ಕಾರ್ಖ಼ಾನಾವಾರ್ ಕೀ
ಕಾಮ್ ಕೀ ಶೋಹ್‌ರತ್ ಫ಼ಖ಼ತ್ ಮೆಹ್‌ನತ್ ಹೈ ಸನ್ ಆತ್ ಕಾರ್ ಕೀ
ಗಾಯೀಯೋಂ ಕೀ ಕೃಷನ್ ಜೀ ಮಹರಾಜ್ ಸೇ ಶೋಹ್‌ರತ್ ಹುಯೀ
ಬಕರಿಯೋಂ ಕೀ ಹಜ಼ರತ್ ಈಸಾ ಸೇ ಹೀ ನಿಸಬತ್ ಹುಯೀ
ಔರ್ ತಿಜಾರತ್ ಕೀ ರಸೂಲ್‌ಲಲ್ಲಾಹ್ ಸೇ ಅಜ಼್‌ಮತ್ ಹುಯೀ
ಶಖ಼್‌ಸಿಯತ್ ಕೀ ವಝೀ ಸೇ ಹರ್ ಕಾಮ್‌ಕೀ ಇಜ್ಜತ್ ಹುಯೀ
ಕುಲ್‌ಕರ್‌ನೀ ಪೇಶೇ ಕೋ ಬಸ್‌ವಣ್ಣಾ ಸೇ ಹಾಸಿಲ್ ಹೈ ವಿಖ಼ಾರ್
ಉನ್ ಸೇ ಪಟ್‌ವಾರೀ ಕೇ ಪೇಶೇ ಕಾ ಭೀ ಹೈ ದಾರೂಮದಾರ್
ಸಾರೇ ಜೇಡರ್‌ದಾಸ್ ಸೇ ಬಾಪಾಂದಗೀಕೇ ಕಾಮ್ ಹೈಂ
ಔರ್ ಕಬೀರ್‌ದಾಸ್ ಸೇ ಮನ್‌ಸೂಬ್ ಉನ್‌ಕೇ ನಾಮ್ ಹೈಂ
ಚಮ್‌ಡೇ ಕೇ ಪೇಶೇ ಕೋ ಇನ್‌ಸಭ್ ಹಸ್ತಿಯೋಂ ದೀ ಜಿಲಾ
ಕಕ್ಕಯ್ಯ, ಧೂಲಯ್ಯ ಶಾಮೀಲ್ ಹೈ ಇನೀ ಮೇ ಹರಳಯ್ಯ
ಕಾತ್‌ನೇ ಕಾ ಸೂತ್ ಕೇ ಕಾಮ್ ಔರ್ ಉಸ್‌ಕೀ ಖ಼ದ್ರ ಬೀ
ಗಾಂಧೀಜಿ ಸೇ ಹೈ ಉನೀಕೇ ಖರ್‌ತಾಧರ್ ತಾ ಹೈ ವಹೀಂ
ಪೇಶಾವರ್ ಭೀ ಹೋ ಮೌವ್‌ಜ಼ಮ್ ತೋ ಹೋ ಪೇಶಾಪುರ್ ವಿಖ಼ಾರ್
ವರ್ನಾ ಬನ್ ಜಾಯೇಗಾ ಪೇಶಾ ಖ಼ಸ್‌ತಾ ಓ ಲಾಯೇತೇಬಾರ್

کوئی اینٹ و لکڑی کو حاصل کرے
فقط ان سے پُورا ہی کیا گھر بنے
اگر دال آٹا اکٹھا بھی ہو
یہ ناکافی ہیں سارے پکوان کو
تسلسل سے الفاظ اگر جوڑ دیں
زبان و ادب کیا اسی کو کہیں
فقط منکوں کو چننے سے آدمی
کیا سمجھے عِبادت مکمل ہوئی
بدن کو اگر رکھیں تکلیف میں
بدن کی ہو ورزش عبادت نہیں
جو دھن من لگا دیں تیرے بندوں پر
وہی بندگی کی ہے سچّی لگن

ಇಟ್ಟಿಗೆ ಕಟ್ಟಿಗೆಗಳನ್ನು ಕೊಂಡಾಕ್ಷಣ
ಮನೆಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಹಿಟ್ಟು ಬೇಳೆ ಸಂಗ್ರಹಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಅಡುಗೆಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಶಬ್ದಗಳ ಸರಪಳಿ ಹೆಣೆದಾಕ್ಷಣ
ಜಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಮಣಿಗಳನ್ನು ಎಣಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಜಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ತನುವ ದಂಡಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ತಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ನಿನ್ನ ವರೆಗೆ ತನುಮನಧನವ ಸವೆಸದೆ
ನಿನ್ನ ನೆನೆದಾಕ್ಷಣ ಭಕ್ತಿಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?

ಕೋಯಿ ಈಂಟ್ -ಓ- ಲಕ್‌ಡೀ ಕೋ ಹಾಸಿಲ್ ಕರೇ
ವಖ್ತ್ ಉನ್‌ಸೇ ಪೂರಾ ಹೀ ಕ್ಯಾ ಘರ್ ಬನೇ
ಅಗರ್ ದಾಲ್ ಆಟಾ ಇಕಟ್ಟಾ ಭೀ ಹೋ
ಏ ನ ಕಾಫ಼ಿ ಹೈ ಸಾರೇ ಪಕ್‌ವಾನ್ ಕೋ
ತಸಲ್ ಸುಲ್ ಸೇ ಅಲ್‌ಫಾಜ಼್ ಅಗರ್ ಜೋಡ್ ದೇಂ
ಜ಼ಬಾನ್ - ಓ- ಅದಬ್ ಕ್ಯಾ ಇಸಿಕೋ ಕಹೇಂ
ಫ಼ಖ಼ತ್ ಮನಕೌಂ ಕೋ ಚಪ್‌ನೇ ಸೇ ಆದ್ಮಿ
ಕ್ಯಾ ಸಮ್‌ಝೇ ಇಬಾದತ್ ಮುಕಮ್ಮಲ್ ಹುವೀ
ಬದನ್ ಕೋ ಅಗರ್ ರಖ್ಖೆ ತಖ಼ಲೀಫ್ ಮೇ
ಬದನ್ ಕೀ ಹೈ ವರ್‌ಜ಼ೀಷ್ ಇಬಾದತ್ ನಹೀಂ
ಜೋ ಥನ್ ಮನ್ ಲಗಾದೆ ತೇರೇ ಬಂದೋಂ ಪರ್
ವೆಹೀ ಬಂದಗೀ ಕೀ ಹೈ ಸಚ್ಚಿ ಲಗನ್

ಆಬ್ದೇ ಹಖ್ ಕೋ ಢರ್ ಖ಼ತಾ ಕೇ ಆಪ್‌ನಿ ನಿಖ್ವೇ ಜಾನೇ ಕಾ
ದುನ್‌ಯಾ ವಾಲೇ ಜೋ ಹೈಂ ಕೌಫ್ ಹೋಗಾ ಉನ್ಹೆ ಕೈಸಾ ಮಗರ್
ಮಜ಼್‌ಹಬೀ ಲೋಗೋಂಕೋ ಲಾಹಖ಼್ ಘಂ ಹೈ ದೀನ್ ಸೇ ದೂರಿ ಕಾ
ಬೇ ದೀನೋಂ ಮುಲ್‌ಹದ್ ಜೋ ಹೈಂ ಕ್ಯಾ ಕೌಫ್ ಉನ್ಹೆ ಕ್ಯಾ ಬಾತ್ ಕಾ ಢರ್

اُجلے کپڑوں کو تو ہو گا ہی سیاہ دھبّوں کا ڈر
ہو گا اندیشہ سیاہ کپڑوں کو کن کن باتوں پر
کوئل کو ہو خوف اگر ماہِ خزاں کے آنے کا
کوّے کو ہو گا بھلا کس بات کا خوف و خطر
ہیں جو با اوصاف ڈرتے تو ہیں ظلمت سے ضرور
چور اُچکوّں کے ذہنوں میں ہو گا کن باتوں کا ڈر
پاک دامن ہو جو زن ڈرتی چغلخوروں سے ہے
فاحشہ زن کو نہ ہو ان باتوں کا کوئی اثر
آبرو لٹنے کا ڈر ہو گا شریف انسانوں کو
اور ذلیل انساں بنا رہتا ہے بے خوف و خطر
عبدِ حق کو ڈر خطا کے اپنے لکھے جانے کا
دنیا والے جو ہیں خوف ہو گا اُنہیں کیسا مگر
مذہبی لوگوں کو لاحق غم ہے دیں سے دوری کا
بے دین و ملحد جو ہیں کیا خوف انہیں کیا بات کا ڈر

ಬಿಳಿಯ ಬಟ್ಟೆಗೇ ಕಪ್ಪು ಕಲೆಯ ಭಯ,
ಕರಿಯ ಬಟ್ಟೆಗಾವ ಭಯವಯ್ಯಾ ?
ಕೋಗಿಲೆಗೇ ಮಾಗಿಯ ಭಯ,
ಕಾಗೆಗೆ ಯಾವ ಭಯವಯ್ಯಾ ?
ಒಳ್ಳಿದರಿಗೇ ಕತ್ತಲೆಯ ಭಯ,
ಕಳ್ಳರಿಗೆಲ್ಲಿಯ ಬಯವಯ್ಯಾ ?
ಹದಿಬದೆಗೇ ಹಿಸುಣರ ಭಯ,
ಬೆಲೆವೆಣ್ಣಿಗೆ ಆದಾವ ಬಯವಯ್ಯಾ ?
ಮಾನವಂತನಿಗೇ ಮಾನಹಾನಿಯ ಭಯ ,
ಮಾನಗೇಡಿಗಳಿಗೆ ಯಾವ ಬಯವಯ್ಯಾ ?
ಭಕ್ತರಿಗೇ ಭವಾವಳಿಯ ಭಯ,
ರಕ್ತರಿಗೆಲ್ಲಿಯ ಭಯವಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಧರ್ಮಾತ್ಮನಿಗೇ ಧರ್ಮಚ್ಯುತಿಯ ಭಯ,
ಅಧರ್ಮಿಗೆ ಆದಾವ ಭಯವಯ್ಯಾ ?

ಲೇ ಕಪ್‌ಡೋಂಕೋ ತೋ ಹೋಗಾ ಹೀ ಸಯಾಹ್ ಢಬ್ಬೋಂಕಾ ಢರ್
ಹೋಗಾ ಅಂದೇಷಾ ಸಿಯಾಹ್ ಕಪ್‌ಡೋಂ ಕೋ ಕಿನ್‌ಕಿನ್ ಬಾತೋಂ ಪರ್
ಬಲ್ ಕೋ ಹೋ ಕೌಫ್ ಆಗರ್ ಮಾಹೇ ಕಿಜ಼ಾಂ ಕೇ ಆನೇ ಕಾ
ಕೌವ್ವೆ ಕೋ ಹೋಗಾ ಭಲಾ ಕಿಸ್ ಬಾತ್ ಕಾ ಕೌಫ್ ಔರ್ ಕತರ್
ೋಬಾ ಔಸಾಫ್ ಡರ್‌ತೇ ತೋ ಹೈಂ ಜ಼ುಲ್‌ಮತ್ ಸೇ ಜ಼ರೂರ್
ಚೋರ್ ಉಚ್‌ಕ್ಕಾ ಕೇಂ ಸೇಹ್‌ನೋಂ ಮೇ ಹೋಗಾ ಕಿನ್ ಬಾತೋಂಕಾ ಢರ್
ದಾಮನ್ ಹೋ ಜೋ ಝುನ್ ಢರತೀ ಚುಘಲ್‌ಕೋರೋ ಸೇ ಹೈ
ಪಾಹಿಶಾ ಝುನ್ ಕೋ ನಹೋ ಇನ್ ಬಾತೋಂ ಕಾ ಕೋಯಿ ಅಸರ್
ು ಲುಠ್‌ನೇ ಕಾ ಢರ್ ಹೋಗಾ ಶರೀಫ್ ಇನ್‌ಸಾನೋಂ ಕೋ
ಔರ್ ಜ಼ಲೀಲ್ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಬನಾ ರಹ್‌ತಾ ಹೈ ಬೇಕೌಫ್-ಓ-ಕತರ

جیسے کتریں چیریں وہ مسکہ بنے
وہ مورت بنے گی تراشیں جیسے

وہ کہلائے چوٹی بڑھانے سے بال
کُھندلنے پچھوڑنے سے دانہ و مال

وہ سالن ہو سبزی کو دیں گر اُبال
جلانے سے بھسما بنے بے مثال

اُگا بونے سے جو ہے پودا وہی
پہننے سے زیور کے زینت ہوئی

جلا خود جو وہ ہے دیا بے گمان
جلائینگے جس کو وہی ہے لوبان

وہ صندل ہے جسکو گھسا جائیگا
ہے کپڑا بناوہ بُنا جو گیا

تحمّل رہیگا تو جینا بنے
مشقت سے ہی کامیابی ملے

ہے دادود ہش قابلِ احترام
وگرنہ تباہی جہاں کی مُدام

ಕಡೆದರೆ ಬೆಣ್ಣೆ, ಕಟೆದರೆ ಮೂರ್ತಿ ,
ಒಕ್ಕಿದರೆ ಕಾಳು, ಹಿಕ್ಕಿದರೆ ಕೇಶಗಳಯ್ಯ ;
ಅಟ್ಟರೆ ಅಡುಗೆ, ಸುಟ್ಟರೆ ಭಸ್ಮ ,
ನೆಟ್ಟರೆ ಸಸಿ, ಇಟ್ಟರೆ ಒಡವೆಗಳಯ್ಯ ;
ಉರಿದರೆ ದೀಪ, ಉರಿಸಿದರೆ ಧೂಪ,
ತೇಯ್ದರೆ ಗಂಧ, ನೆಯ್ದರೆ ವಸ್ತ್ರವಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ತಾಳಿದರೆ ಬಾಳು, ದುಡಿದರೆ ಪಾಲು,
ಕೀಳೊಪ್ಪೆ ಮೇಲು, ಕೊಡದಿಹುದೆ ಹಾಳು ಕಂಡಯ್ಯ

ಜಿಸೇ ಕತ್‌ರೇ ಚೀರೇ ಓ ಮಸ್ಕಾ ಬನೇ
ಓ ಮೂರತ್ ಬನೇ ಗೀ ತರಾಷೇಂ ಜಿಸೇ
ಓ ಕಹ್‌ಲಾಯೇ ಚೋಟಿ ಬಢಾನೇ ಸೇ ಬಾಲ್
ಕುಂದಲ್‌ನೇ ಪಚೋಡ್‌ನೇ ಸೇ ದಾನಾ ಓ ಮಾಲ್
ಓ ಸಾಲನ್ ಹೋ ಸಬ್‌ಜ಼ೀ ಕೋ ದೇಗರ್ ಉಬಾಲ್
ಜಲಾನೇ ಸೇ ಭಸ್ಮಾ ಬನೇ ಬೆಮಿಸಾಲ್
ಉಗಾ ಬೋನೇ ಸೇ ಜೋ ಹೈ ಪೌದಾ ವಹೀಂ
ಪಹ್‌ನ್ನೇ ಸೇ ಜೇವರ್ ಕೇ ಜೀನತ್ ಹುವೀ
ಜಲಾ ಖುದ್ ಜಫ ಓ ಹೈ ದಿಯಾ ಬೇಗುಮಾನ್
ಜಲಾಯೇಂಗೆ ಜಿಸ್ ಕೋ ವಹೀಂ ಲೋಬಾನ್
ಓ ಸಂದಲ್ ಹೈ ಜಿಸ್ ಕೋ ಗಸ್ಹಾ ಜಾಯೇಗಾ
ಹೈ ಕಪ್‌ಡಾ ಬನಾವೋ ವೋ ಬುನಾ ಜೋ ಗಯಾ
ತಾಹ್‌ಮ್ಮುಲ್ ರಹೇಗಾ ತೋ ಜೀನಾ ಬನೇ
ಮುಶ್‌ಕ್ಕತ್ ಸೇ ಹೀ ಕಾಮಿಯಾಂಭೀ ಮಿಲೇ
ಹೈ ದಾದೋ ದೆಹೆಷ್ ಕಾಭಿಲೇ ಏಹ್‌ತೇರಾಮ್
ಓ ಗರ್‌ನಾ ತಬಾಯೀ ಜಹಾಂ ಕೀ ಮದಾಂ.

ಅನ್ಯಾಯವು ಸಿಂಹಾಸನವೇರಿರುವಲ್ಲಿ
ನ್ಯಾಯದ ಮಾತನ್ನಾಡುವವನೇ ನಾಯಿ ಕಂಡಯ್ಯ !
ಅಜ್ಞಾನವು ಆಡಳಿತ ನಡೆಸುತ್ತಿರುವಲ್ಲಿ
ಜ್ಞಾನದ ಸುದ್ದಿ ಎತ್ತುವವನೇ ಪೆದ್ದ ಕಂಡಯ್ಯ !
ಅನಾಚಾರದ ಅರಸೊತ್ತಿಗೆಯಿರುವಲ್ಲಿ
ಸದಾಚಾರದ ಬಗ್ಗೆ ಪ್ರಸ್ತಾಪಿಸುವವನೇ ಪೊದ್ದ ಕಂಡಯ್ಯ !
ನಗ್ನತೆಯೇ ನಾಗರಿಕತೆಯಾಗಿರುವಲ್ಲಿ
ಬಟ್ಟೆಯ ಬಗ್ಗೆ ನುಡಿವವನೇ ಮಡ್ಡ ಕಂಡಯ್ಯ !
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ, ಶೋಷಣೆಯೇ ಶಾಸ್ತ್ರವಾಗಿರುವಲ್ಲಿ
ಶೋಷಿತರ ಪಕ್ಷ ವಹಿಸುವವನೇ ಹಸಿ ದಡ್ಡ ಕಂಡಯ್ಯ !

ದೌರೇ ನ ಇನ್‌ಸಾಫೀ ಮೇ ಪರ್‌ಚಂ ಕಹಾಂ ಇನ್‌ಸಾಫ್ ಕಾ
ಅದ್ಲ ಕೀ ಬಾತೇಂ ಕಹೀಂ ಜಿಸ್‌ನೇ ವಹೀಂ ಜಾಹೀಲ್ ಬನಾ
ಜುಲ್ಮ್ ನಾ ಇನ್‌ಸಾಫಿಕೀ ಕುರ್‌ಸೀ ಮೇ ಗರ್ ಹೋ ಇಖ್ತ್ತೇದಾರ್
ಆದಲ್-ಓ-ದಾನೀಷ್ ಮಂದಿ ಕಾ ಕಭ್ ರಹ್‌ತಾ ಹೈ ಬಾಖೀ ವಿಖ್ವಾರ್
ದೌರ್ ದೌರಾಹ್‌ಂ ಹೋ ಜಹಾಂ ಬದ್‌ಚಲನೀ ಬದ್ ಅಖ್‌ಲಾಖಿ ಕಾ
ಖುಷ್ ಖಲ್‌ಖಿ ಜತ್‌ಲಾನೇ ವಾಲಾ ಅಹ್‌ಮಖ್ ಜಾನಾ ಜಾಯೇಗಾ
ನಂಗಾಫನ್ ಉರ್‌ಯಾನೀ ಹೀ ತೆಹ್‌ಜ್ಜೀಬ್ ಕೀ ಗರ್ ಜಾನ್ ಹೈ
ಪೈರಹನ್ ಕೀ ಬಾತ್ ಕರ್‌ನೇವಾಲಾ ಹೀ ನಾದಾನ್
ಜಾರೀಯತ್ ಔರ್ ತಜಲ್ಲೋಮ್ ಶಾಸ್‌ತರ್ ಕಹ್‌ಲಾಹೆ ಗರ್
ಮಜ್‌ಲೋಮೌಂ ಮೆಹ್‌ರೊಮೊಂ ಕಾ ಕ್ಯಾ ಶಹ್, ಹೋ ಬತ್‌ಲಾಯೇಂ ಫಿರ್

دور ناانِصافی میں پرچم کہاں انصاب کا
عدل کی باتیں کہی جسنے وہی جاہل بنا
ظلم وناانصافی کی کرسی میں گر ہو اقتدار
عدل ودانشمندی کا کب رہتا ہے باقی وقار
دور دورہ ہو جہاں بد چلنی بداخلاقی کا
خوش خلقی جتلانے والا احمق جانا جائیگا
ننگاپن عریانی ہی تہذیب کی گر جان ہے
پیرہن کی بات کرنے والا ہی نادان ہے
جارحیت اور تظلّمُ شاستر کہلائے گر
مظلوموں محروموں کا کیا حشر ہو بتلائیں پھر

شہر کے چاہے کِسی کوچے کا کُتّا ہوا اگر
ہوتا ہے بہتر وہ مُردہ شیر سے بھی سربسر
کام جِس سے چل سکے وہ چوڑا پتّا ہی بھلا
موتیوں کی چھتری سے حاصل نہ ہو جو وقت پر
زر وہ ہے مدفون نامعلوم ڈیرے میں کوئی
سِکّے تانبے کے ہین اچھے اس سے ہاتھ آئیں اگر
وید و اُپنِشد کے کیا ہیں اُن سُروں کے رُوبرو
زن سُنائے پیار کے جو گیت ہونگے پُر اثر
نذر پوجا کی جو اشیاء بھی نمائش سے کریں
خالی ہوں اخلاص سے تو وہ بھی ہونگے بد نظر
صدق دل سے ہو جو اُلفت لائقِ عظمت ہے وہ
دِل کی گہرائی سے ہو تو ہو محبت پُر اثر
پیار اُلفت کے جو تحفے بھی پڑوسی سے ملیں
جھوٹے وعدوں سے چناؤ کے ہیں اچھے سر بہ سر

ಸತ್ತ ಸಿಂಹಕ್ಕಿಂತ
ಜೀವಂತ ನಾಯಿ ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಹೊತ್ತಿಗೆ ಒದಗದ ಮುತ್ತಿನ ಸತ್ತಿಗೆಗಿಂತ
ಹೊತ್ತಿಗಾದ ಮುತ್ತಲ ಎಲೆ ಮೇಲಯ್ಯ ;
ತಿಳಿಯದ ತಾವಿನಲ್ಲಿ ಹೂಳಿದ ನಿಧಾನಕ್ಕಿಂತ
ಕೈಯೊಳಿರುವ ಗದ್ಯಾಣ ಹೆಚ್ಚಿನದಯ್ಯಾ,
ತಲೆಯಲ್ಲುಳಿದ ವೇದೋಪನಿಷತ್ತುಗಳಿಗಿಂತ
ಕೃತಿಯಲ್ಲಿಳಿದ ಗರತಿಯ ಹಾಡು ಹಿತಕರವಯ್ಯಾ ;
ಪೂಜಾಸಾಮಗ್ರಿಗಳಲ್ಲಿ ಉಳಿದ ಡಾಂಭಿಕ ಅರ್ಚನೆಗಿಂತ
ಮನದಲ್ಲಿ ಇಳಿದ ಮೌನ ಭಕ್ತಿ ಮೇಲಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಚುನಾವಣಾ ಘೋಷಣೆಗಳಲ್ಲಿ ಉಳಿದ ಆಶ್ವಾಸನಗಳಿಗಿಂತ
ನೆರೆಯವರು ನೀಡಿದ ಶಿವದಾನ ಶ್ರೇಷ್ಠವಯ್ಯಾ !

ಶಹರ್ ಕೇ ಛಾಹೇ ಕಿಸಿ ಕೂಚೆ ಕಾ ಕುತ್ತಾ ಹೋ ಅಗರ್
ಹೋತಾ ಹೈ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಓ ಮುರ್‌ದಾ ಶೇರ್ ಸೇ ಭೀ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಕಾಮ್ ಜಿಸ್‌ಸೇ ಚಲ್ ಸಕೇ ಏ ಚೌಡಾ ಪತ್ತಾಹೀ ಭಲಾ
ಮೋತಿಯೋಂಕಿ ಛತ್‌ರಿ ಸೇ ಹಾಸಿಲ್ ನಹೋ ಜೋ ವಕ್ತ್ ಪರ್
ಜ಼ರ್ ಓ ಹೈ ಮದ್ ಫ಼ೂಲ್ ನಾ ಮಾಲೂಮ್ ಡೇರೆ ಮೇ ಕೋಯಿ
ಸಿಕ್ಕೇ ತಾಂಬೇಕೇ ಹೈಂ ಅಚ್ಛೇ ಉಸ್ ಸೇ ಹಾಥ್ ಆಯೇಂ ಅಗರ್
ಜ್ವೆಹೆನಿ ವೇದ್ ಉಪನಿಷದ್ ಕೇ ಕ್ಯಾ ಹೈಂ ಉನ್‌ಸುರೌಂಕೇ ರೂಬರೂ
ಜ಼ನ್ ಸುನಾಯೇ ಪ್ಯಾರ್ ಕೇ ಜೋ ಗೀತ್ ಹೋಂಗೆ ಪುರ್ ಅಸರ್
ನಜ್ರ ಪೂಜಾಕೀ ಜೋ ಆಶಿಯಾ ಭೀ ನುಮಾಯಿಷ್ ಸೇ ಕರೇ
ಖ಼ಾಲಿ ಹೋ ಇಖ಼್‌ಲಾಸ್ ಸೇ ತೋ ವೋ ಭೀ ಹೋಂಗೇ ಬದ್‌ದುಜ಼ರ್
ಸಿದ್ದಖ಼್ ದಿಲ್ ಸೇ ಹೋ ಜೋ ಉಲ್‌ಫತ್ ಲಾಯಖ಼ೇ ಅಜ಼್‌ಮತ್ ಹೈ ವೋಂ
ದಿಲ್ ಕೀ ಘೆಹ್‌ರಾಯಿಸೇ ಹೋ ತೋ ಹೋ ಮೊಹಬ್ಬತ್‌ಪುರ್ ಅಸರ್
ಪ್ಯಾರ್ ಉಲ್‌ಫತ್ ಕೆ ಜೋ ತೋಫೆ ಭೀ ಪಢೇಸಿ ಸೇ ಮೀಲೇಂ
ಝೂಟೇ ವಾದೋಂ ಸೇ ಚುನಾವೂ ಕೇ ಹೈಂ ಅಚ್ಛೇ ಸರ್‌ಬಸರ್

بن گیا ہو راہنما ہی جب کہ اک خواجہ سرا
پیروی جو اس کی کرتے ہیں ہو اُن کا حشر کیا

خود ہی بن جائیں نکمے جب شریف و معتبر
جو ہیں گھٹیا لوگ ان کا کیا مقام و مرتبہ

ہیں محافظِ زور آور جو وہ چھل کھانے لگیں
راکھشسوں کا پھر ٹھکانہ ہو سکے کس جائے پر

جب مُعلّم ہی شرابی اور کبابی بن گئے
طالبانِ علم کیسے ہو سکینگے بہرہ ور

ہو اگر اٹھانوے ڈگری ٔ حرارت مہر کی
نوبت انساں کی تپش کی پہنچیگی کس سطح پر

تیرے بندے لوٹ کر کھانے پہ آئیں اے خدا
پھر کہاں یہ چور عیاشی کرینگے لوٹ کر

ಮುಖಂಡರೇ ಶಿಖಂಡಿಗಳಾದರೆ
ಹಿಂಬಾಲಕರು ಇನ್ನೇನಾಗಬೇಕಯ್ಯ ?
ಶ್ರೇಷ್ಟರೇ ಕನಿಷ್ಠರಾದರೆ
ಕನಿಷ್ಠರು ಮತ್ತೇನಾಗಬೇಕಯ್ಯ ?
ರಕ್ಷಕರೇ ಭಕ್ಷಕರಾದರೆ
ರಾಕ್ಷಸರು ಎಲ್ಲಿಗೆ ಮುಟ್ಟಬೇಕಯ್ಯ ?
ಶಿಕ್ಷಕರೇ ಸೆರೆಗುಡುಕರಾದರೆ
ವಿದ್ಯಾರ್ಥಿಗಳು ಇನ್ನೆಲ್ಲಿಗೆ ತಲುಪಬೇಕಯ್ಯ ?
ಸೂರ್ಯನ ಶಾಖವೇ ೯೮ ಡಿಗ್ರಿಗಳಿಗಿಳಿದರೆ
ಮಾನವನ ಶಾಖ ಎಲ್ಲಿಗಿಳಿಯಬೇಕಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ಭಕ್ತರೇ ಭುಕ್ತಾರರಾದರೆ
ಭೋಗವಾದಿಗಳೆತ್ತ ಹೋಗಬೇಕಯ್ಯ ?

ಬನ್‌ಗಯಾ ಹೋ ರಹ್‌ನುಮಾ ಹೀ ಜಬ್ ಕೇ ಎಕ್ ಖ್ವಾಜಾ ಸರಾ
ಪೈರ್‌ವೀ ಜೋ ಉಸ್ ಕೀ ಕರ್‌ತೇಂ ಹೈ ಹೋ ಉನ್‌ಕಾ ಹಶ್ರಕ್ಯಾ
ಖುದ್ಹಿ ಬನ್‌ಜಾಯೇಂ ನಿಕಮ್ಮೆ ಜಬ್ ಶರೀಫ್-ಓ-ಮೋತಬರ್
ಜೋ ಹೈಂ ಘಟೀಯಾ ಲೋಗ್ ಉನ್‌ಕಾ ಕ್ಯಾಮುಕಾಮ್-ಓ-ಮರ್‌ತಬಾ
ಹೈಂ ಮಾಹಾಫ್ಹೀಸ್ ಜ್ಹೋಕ್ ಆವರ್ ಜೋ ಓ ಛೀಲ್ಖಾನೇಲಗೇಂ
ರಾಕ್ಷಸೋಂಕಾ ಫೀರ್ ಠಿಕಾನಾ ಹೋ ಸಕೆ ಕಿಸ್ ಜಾಯೇ ಪರ್
ಜಬ್ ಮುಹ್ವಾಲಿಮ್ ಹೀ ಶರಾಬಿ ಔರ್ ಕಬಾಬಿ ಬನ್ ಗಯೇ
ತಾಲಿಬಾನೇ ಇಲ್ಮ ಕೈಸೇ ಹೋ ಸಕೇಂಗೆ ಬೆಹ್‌ರವರ್
ಹೋ ಅಗರ್ 98 ಡಿಗ್ರಿ- ಎ-ಹರಾರತ್ ಮೇಹರ್ ಕೀ
ನೌಬತ್ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಕೀ ತಫೀಷ್ ಕೀ ಪೌಹುಂಛೇಗಿ ಕಿಸ್ ಸತ್ತ್ ಪರ್
ತೇರಿ ಬಂದೆ ಲೂಠ್‌ಕರ್ ಖಾನೆ ಪೆ ಆಯೇ ಗರ್ ಖ್ಹುದಾ
ಫಿರ್ ಕಹಾಂ ಎ ಚೋರ್ ಐಯ್ಯಾಷಿ ಕರೇಂಗೆ ಲೂಠ್‌ಕರ್

بوجھ اُٹھانے کی بہت طاقت ہو لوگون میں اگر

لادنے کو بوجھ آئیگے زیادہ ہی بشر

دھوکہ کھانے کے لئے ہونگے جہاں آمادہ لوگ

ہو گی کثرت دھوکہ دینے والوں کی اُس جائے پر

چھین لینے زورِ بازو سے جو سب آمادہ ہوں

کیا عجب ہو جائے بے چاروں پہ بھی اس کا اثر

خود ہی بڑھ کر رِشوتیں جب پیش کی جاتی رہیں

کیوں نہ رِشوت لینے کو تیار ہو جائیں بشر

فاحشاؤں سے رہیں جس جا گلی کوچے بھرے

ہو گی کب شہوت پرستوں کی کمی اس جائے پر

تنگ دستی ہوتی ہے تو دُور ہو جاتے ہیں سب

دعوتوں میں آتے ہیں نزدیک ہو کر سب مگر

ಹೊರುವವರು ಗಟ್ಟಿ ಇದ್ದರೆ
ಹೇರುವವರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?
ಮೋಸಗೊಳ್ಳುವವರು ಸಾಕಷ್ಟಿದ್ದರೆ
ಮೋಸಗೊಳಿಸುವವರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?
ಸುಲಿಗೆಗೊಳ್ಳುವವರು ತುಂಬ ಇದ್ದರೆ
ಸುಲಿಗೆ ಮಾಡುವವರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?
ಲಂಚ ಕೊಡುವವರು ಬಹಳವಾದರೆ
ಲಂಚ ಕೊಳ್ಳುವವರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?
ಬೀದಿಯ ರತಿಯರು ಹೆಚ್ಚಿದರೆ
ಬೀದಿಯ ಕಾಮಣ್ಣರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಕಷ್ಟಕ್ಕೆ ಒದಗುವವರದೇ ಕೊರತೆ,
ಊಟಕ್ಕೆ ಒದಗುವವರಿಗಾದ ಕೊರತೆಯಯ್ಯಾ ?

ಭೋಜ್ ಉಠಾನೇ ಕೇ ಬಹುತ್ ತಾಖತ್ ಹೋ ಲೋಗೋ ಮೇ ಅಗರ್
ಲಾದ್‌ನೇ ಕೋ ಭೋಜ್ ಆಯೇಂಗೆ ಜಿಯಾದಾ ಹೀ ಬಷರ್
ದೋಖ್ಖಾ ಖಾನೆ ಕೇಲಿಯೇ ಹೋಂಗೇ ಜಹಾಂ ಆಮಾದಾ ಲೋಗ್
ಹೋಗಿ ಕಸ್‌ರತ್ ದೋಖಾದೇನೇ ವಾಲೋಂಕಿ ಉಸ್ ಜಾಯಿ ಪರ್
ಛೀನ್ ಲೇನೇ ಜೋರ್ ಎ ಬಾಜೂ ಸೇ ಜೋ ಸಬ್ ಆಮಾದಾ ಹೋಂ
ಕ್ಯಾ ಆಜಬ್ ಹೋ ಜಾಯೇಂ ಬೇಚಾರೋಂ ಪೇ ಭೀ ಇಸ್‌ಕಾ ಅಸರ್
ಖುದ್ದ್ ಹೀ ಬಡ್‌ಕರ್ ರುಶ್‌ವತ್ತ್ತೋ ಜಬ್ ಪೇಷ್ ಕೀ ಜಾತೀರಹೀಂ
ಕ್ಯೂಂ ನ ರುಶ್‌ವತ್ ಲೇನೇ ಕೋ ತೈಯ್ಯಾರ್ ಹೋ ಜಾಯೇಂ ಬಷರ್
ಫ಼ಾಹ್‌ಶಾಯೋಂಸೇ ರಹೇ ಜಿಸ್ ಜಾಗಲೀ ಕೂಚೇ ಬರೇ
ಹೋಗಿ ಕಬ್ ಶಾಹ್‌ವತ್ ಫರ್ ಸ್ತೋಂಕಿ ಕಮಿ ಉಸ್ ಜಾಯೇ ಪರ್
ತಂಗ್ ದಸ್ತಿ ಹೋತಿಹೈತೋ ದೂರ್ ಹೋ ಜಾತೆಹೈಂ ಸಭ್
ದಾವತೋಂ ಮೇ ಆತೇಂ ಹೈಂ ನಸ್‌ದೀಖ್ ಹೋಕರ್ ಸಭ್ ಮಗರ್

ایک ظالم اور بُرے انسان کا بنکر غلام

پیٹ بھرنے کو مُرغن کھانے مِل جائیں اگر
تو بھلا ہے مان کر سب نیک انسانوں کی بات
چھاچ اور امیل پی عمر کر لینا بسر
کھانہ باسی گوشت تو کُتانہ بن قصاب کا

طوطا بن کر تازہ میوے کھاتارہ شام و سحر
بن کے بندھی منزلِ بالائی کے آرام سے
آزادی کو جھونپڑی کی روٹی چٹنی خوب تر
آبرو عزت کی دو روزہ ملیگی گر حیات
ذِلت و خواری کے ہے سو سال سے بھی خوب تر
غیر پر جو منحصر ہو وہ نہین ہے زندگی
اور نہیں وہ بھی جو گذرے غیر کے احسان پر
اپنی خودداری کو لیکن کوئی بھی پہنچے نہ ٹھیس
نوش فرما کر جڑی بوٹی ہی کر لینگے بسر

ದುಷ್ಟರ ಭ್ರಷ್ಟರ ದಾಸನಾಗಿ ಮೃಷ್ಟಾನ್ನ ಸವಿವುದಕ್ಕಿಂತ
ಸಜ್ಜನರ ಸೇವಿಸಿ ಮಜ್ಜಿಗೆ ಅಂಬಲಿ ಉಂಬುದು ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಕಟುಕರ ಅಂಗಡಿಯ ನಾಯಾಗಿ ಕೊಳೆತ ಪಲ ಆಗಿವುದಕ್ಕಿಂತ
ಮರದ ಗಿಳಿಯಾಗಿ ಫಲ ಭುಂಜಿಸುವುದು ಲೇಸಯ್ಯ ;
ದಾಸ್ಯದ ಉಪ್ಪರಿಗೆಯಲ್ಲಿದ್ದು ಸಿರಿಯ ಕೊಪ್ಪರಿಗೆ ಭೋಗಿಸುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಬಿಡುಗಡೆಯ ಗುಡಿಸಲಲ್ಲಿ ರೊಟ್ಟಿ-ಚಟ್ನಿ ತಿನ್ನುವುದು ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಮಾನಹೀನರಾಗಿ ನೂರು ವರ್ಷ ಬದುಕುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಮಾನಧನರಾಗಿ ಮೂರುದಿನ ಬದುಕುವುದು ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಪರಾವಲಂಬಿಯಾಗಿ ರಿಣಗೂಳು ತಿನ್ನುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಸ್ವಾವಲಂಬಿಯಾಗಿ ಕಂದಮೂಲ ತಿನ್ನುವುದು ಲೇಸಯ್ಯಾ ;

ಏಕ್ ಜ಼ಾಲೀಮ್ ಔರ್ ಬುರೇ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಕಾ ಬನ್‌ಕರ್ ಗುಲಾಮ್
ಪೇಟ್ ಭರ್‌ನೇ ಕೋ ಮುರ್‌ಘನ್ ಖಾನೆ ಮಿಲ್ ಜಾಯೇಂ ಅಗರ್
ತೋ ಭಲಾ ಹೈ ಮಾನ್‌ಕರ್ ಸಬ್‌ನೇಕ್ ಇನ್‌ಸಾನೋಂಕಿ ಬಾತ
ಚಾಂಚ್ ಔರ್ ಅಂಬೀಲ್ ಪೀಕರ್ ಉಮ್ರ್ ಕರ್‌ಲೇನಾ ಬಸರ್
ಖಾನ ಬಾಸೀ ಘೋಸ್ತ್ ತು ಕುತ್ತಾನ ಬನ್ ಖಸ್ಸಾಬ್ ಕಾ
ತೋತಾ ಬನ್‌ಕೆ ತಾಜ಼ಾ ಮೇವೆ ಖಾತಾ ರಹೇ ಶಾಮ್-ಓ-ಸಹರ್
ಬನ್ ಕೆ ಬಂಧಿ ಮಂಜ಼ೀಲೇ ಬಾಲಾಯಿಕೆ ಆರಾಮ್ ಸೇ
ಆಜ಼ಾದೀ ಕೀ ಝೋಂಪ್‌ಡೀ ಕೀ ರೋಟಿ - ಚಟ್ನಿ ಖ಼ೂಬ್‌ತರ್
ಆಬ್‌ರೂ ಇಜ್ಜ಼ತ್ ಕೀ ದೋ ರೋಜಾ ಮೀಲೆಗೀ ಗರ್ ಹಯಾತ್
ಜಿಲ್ಲತೋ ಖ಼ಾರಿ ಕೇ ಹೈ ಸೌಸಾಲ್ ಸೇ ಭೀ ಖ಼ೂಬ್‌ತರ್
ಝ್ಯೆರ್ ಪರ್ ಜೋ ಮುನ್‌ಹಸೀರ್ ಹೋ ಓ ನಹೀಂ ಹೈ ಜ಼ಿಂದಗೀ
ಔರ್ ನಹೀಂ ಓ ಭೀ ಜೋ ಗುಜ಼್‌ರೇ ಝ್ಯೆರ್ ಕೇ ಎಹ್‌ಸಾನ್ ಪರ್
ಅಪ್‌ನೀ ಖ಼ುದ್ದಾರಿ ಕೋ ಲೇಕಿನ್ ಕೋಯಿ ಭೀ ಪೌಂಚೆ ನ ಟೇಸ್
ನೋಷ್ ಫರ್ ಮಾಕರ್ ಝುಢೀ ಭೂಟೀ ಹೀ ಕರ್ ಲೇಂಗೆ ಬಸರ್

ಹುಲಿಯ ಚರ್ಮದ ಮೇಲೆ ಕುಳಿತಾಕ್ಷಣ
ಹುಲಿಯ ಮೇಲೆ ಸವಾರಿ ಮಾಡಿದಂತಾಯಿತೇನಯ್ಯ ?
ಕಾಮನ ಚಿತ್ರ ದಹಿಸಿದ ಮಾತ್ರಕ್ಕೆ
ಕಾಮವ ಸುಟ್ಟು ಬೊಟ್ಟಿಟ್ಟ ಹಾಗಾಯಿತೇನಯ್ಯ ?
ಕಾಷಾಯಾಂಬರ ಧರಿಸಿದೊಡನೆ
ಮನಃಕಷಾಯಗಳು ಮಾಯವಾಗುವುವೇನಯ್ಯ ?
ಗೊತ್ತುವಳಿ ಸ್ವೀಕರಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಕೃತಿಯ ಫಲ ಕರತಲಾಮಲಕವಪ್ಪುದೇನಯ್ಯ ?
ಪೂರ್ಣಕ್ರಾಂತಿಯ ಪಣ ತೊಟ್ಟುಬಿಟ್ಟರೆ
ಸಮಗ್ರ, ಕ್ರಾಂತಿ ಸಫಲವಾಗಿ ಬಿಡುವುದೇನಯ್ಯ ?
' ಗರೀಬೀ ಹಟಾವ್ ' ಎಂದು ಘೋಷಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಬರ, ಬಡತನಗಳು ಬಯಲಾಗುವುವೇನಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಏ ಸಮ್‌ಝ್‌ಲೇ ಶೇರ್ ಕೇ ಚಮ್‌ಡೇ ಪೇ ಕೋಯಿ ಬೈಟ್‌ಕರ್
ಕೇ ಹೈ ಓ ಬೈಟಾಹುವಾ ದರ್ ಅಸ್ಲ ಜ಼ಿಂದಾ ಶೇರ್ ಪರ್
ಕಾಮ್ ದೇವ್ ಕೋ ಕರ್‌ಕೇ ಖಾಕಸ್ತರ್ ಅಗರ್ ಕೋಯಿ ಕಹೇ
ಓ ಜಲಾ ಭೈಟಾ ಹೈ ನಫ್‌ಸ್ ಅಪ್ನಾ ಬಾ ಅಲ್‌ಫಾಜೇ ದೀಗರ್
ಕೋಯಿ ಸಮ್‌ಝೀ ಗೇರ್‌ವೇ ರಂಗ್‌ಕಾ ಲಿಬಾದಾ ಪೆಹನ್‌ಕರ್
ಬದ್‌ಖಯಾಲಿ - ಎ- ದಿಲಿ ಕಾ ಹೋಗಯಾ ಝಾಯಲ್ ಅಸರ್
ಸಿರ್ಫ್ ಮನ್‌ಸೂಬೋಂಕೀ ಮನ್‌ಜ಼ೂರೀ ಸೇ ಕ್ಯಾ ಹೋ ಬೆಹ್‌ತರೀನ್
ಹೋನಾ ಹಲ್‌ಚಲ್ ತೋ ನತೀಜೇಂ ಕ್ಯಾ ಲಗೇಂಗೆ ದಾವೋಂ ಪರ್
ಸಿರ್ಫ್ ಇರಾದೋಂಕೋ ಸಮಝ್ ಬೈಟೀ ಜೋ ಕೋಯಿ ಇನ್‌ಖ಼ಿಲಾಬ್
ಮೊಹರ್ ಲಗ್ ಜಾತಿಹೈ ಹರ್ ಬೆಹ್‌ಬೂದೀ ಓ ಇಸ್‌ಲಾಹ್ ಪರ್
ಆಜ್‌ನಾರಾ ಸಭ್ ಕೇ ಲಬ್‌ಪರ್ ದೂರಿಯೇಂ ಗುರ್‌ಬತ್ ಕಾ ಹೈ
ಇಸ್ ಸೇ ಹೋಗಿ ಕುಭ್ ಗರಿಬೋಂಕಿ ಗರೀಬೀ ದೂರ್‌ತರ್

یہ سمجھ لے شیر کے چمڑے پہ کوئی بیٹھ کر
کہ ہے وہ بیٹھا ہوا در اصل زندہ شیر پر
کام دیو کو کر کے خاکستر اگر کوئی
وہ جلا بیٹھا ہے نفس اپنا باالفاظ دگر
کوئی سمجھے گیروے رنگ کا لبادہ پہن کر
بد خیالیٔ دلی کا ہو گیا زایل اثر
صرف منصوبوں کی منظوری سے کیا ہو بہتری
ہو نہ ہلچل تو نتیجے کیا لگیں گے داؤں پر
صِرف ارادوں کو سمجھ بیٹھے جو کوئی انقلاب
مہر ہی لگ جاتی ہے ہر بہبودی و اصلاح پر
آج نعرہ سب کے لب پر دُوریٔ غربت کا ہے
اس سے ہو گی کب غریبوں کی غریبی دور تر

ಬಿದ್ದುದು ತಪ್ಪಲ್ಲ,
ಬಿದ್ದಲ್ಲಿಯೇ ಬಿದ್ದಿರುವುದು ತಪ್ಪಯ್ಯ ;
ಬಡವನಾಗಿ ಹುಟ್ಟಿದುದು ತಪ್ಪಲ್ಲ,
ಬಡವನಾಗಿಯೇ ಉಳಿಯುವುದು ತಪ್ಪಯ್ಯ ;
ಅಜ್ಞಾನಿಯಾಗಿ ಮೈದಾಳಿದುದು ತಪ್ಪಲ್ಲ,
ಅಜ್ಞಾನಿಯಾಗಿಯೇ ಉಳಿಯುವುದು ತಪ್ಪಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಶೋಷಿತನಾಗಿ ಜನಿಸಿದುದು ತಪ್ಪಲ್ಲ
ಶೋಷಿತನಾಗಿ ಉಳಿಯುವುದು ತಪ್ಪಯ್ಯ ;

ಗಿರಾ ಅಗರ್ ತೋ ನಹೀಂ ಏ ಕುಸೂರ್ ಹೋಗಾ ಜ಼ರೂರ್
ಪಢಾ ರಹೇಗಾ ವಹೀ ಪರ್ ಅಗರ್ ತೋ ಹೋಗಾ ಕುಸೂರ್
ಗರೀಬ್ ಪೈದಾ ಹುವಾ ಹೋತೋ ಕೋಯಿ ಅಯ್ಬ್ ನಹೀಂ
ಸದಾ ಗರೀಬೀ ರಹ್‌ನಾ ಹೈಖ಼ುದ್ ಪೇ ಜ಼ುಲ್ಮ್ ಮೇ ಮುಭೀಂ
ಬಜಾ ಹೈ ಇಲ್ಮ್‌ಸೇ ಬೆಹ್‌ರವರ್ ನಹೀಂ ಹೈ ಅಬ್
ಸದಾ ಹೀ ರಹ್‌ನಾ ಮಗರ್ ನ ಬಲದ್ ರವಾ ಹೈ ಕಬ್
ಖ಼ತಾ ನಹೀಂ ಹೈ ಜನಮ್ ಲೇನಾ ಮಹ್‌ರೂಮೀ ಮೇ ತೇರಾ
ಸದಾ ಮಹ್‌ರೂಮ್ ಓ ಮಹ್‌ತಾಜ್ ಬನ್‌ಕೇ ರಹ್‌ನಾ ಬುರಾ !

گرا اگر تو نہیں تو قصور ہو گا ضرور
پڑا رہے گا وہیں پر اگر تو ہو گا قصور
غریب پیدا ہوا ہو تو کوئی عیب نہیں
سدا غریب ہی رہنا ہے خود پہ ظلم مبیں
بجا ہے علم سے تو بہرہ ور نہیں ہے اب
سدا ہی رہنا مگر نابلد روا ہے کب
خطا نہیں ہے جنم لینا محرومی میں ترا
سدا ہی محروم و محتاج بن کے رہنا برا

توڑا جا سکتا ہے ہر پتھر سے ہیرا بہتر
جگمگا سکتا نہیں ہر سنگ ہیرا بنکر
کر تو سکتی ہے کسی شمع کو گُل چمگاڈر
اُس کو سُلگا ہی نہیں سکتی کسی صورت مگر
پھوٹنا ہانڈی کا لاٹھی سے بہت ممکن ہے
پھر اُس ہانڈی کو بنا سکتی نہیں لاٹھی مگر
شاخ سے توڑ تو سکتا ہی ہے پھولوں کو بشر
پیدا کر سکتا نہیں شاخ پہ پھولوں کو مگر
ہے دُعا رب سے کہ ہو تخلیق ایسوں کی سدا
بہتری جن سے تیرے بندوں کی ہو شام وسحر
ہر کوئی کرتا ہے اس دور میں تخریب کا کام
کاش آئے کوئی تعمیر کا جذبہ لیکر

ಯಾವ ಕಲ್ಲಾದರೂ ರತ್ನವನ್ನೊಡೆಯಬಹುದು ,
ಆದರೆ, ಎಲ್ಲ ಕಲ್ಲೂ ರತ್ನವಾಗಬಹುದೇನಯ್ಯಾ ?
ಶಲಭ ಬಾವುಲಿಗಳೂ ದೀಪವನ್ನಾರಿಸಬಲ್ಲುವು,
ಆದರೆ, ಅವೇ ದೀಪ ಹೊತ್ತಿಸಬಲ್ಲುವೇನಯ್ಯ ?
ಯಾವ ದೊಣ್ಣೆಯಾದರೂ ಮಡಕೆಯನ್ನೊಡೆಯಬಲ್ಲದು ,
ಆದರೆ, ಅದೇ ಮಡಕೆಯ ಮಾಡಬಲ್ಲದೇನಯ್ಯ ?
ಯಾವ ಕೈಯಾದರೂ ಹೂವ ಕಿತ್ತುಕೊಳ್ಳಬಲ್ಲುದು,
ಆದರೆ, ಯಾವ ಕೈಯಿಂದ ಹೂವ ಹುಟ್ಟಿಸಲಾಗುವುದಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ನೀನು ಸೃಷ್ಟಿಸಿದುದ ಕೆಡಿಸಬಲ್ಲವರಿಗೆ ಕೊರತೆಯಿಲ್ಲ,
ಕೆಟ್ಟುದನ್ನು ಸರಿಪಡಿಸುವವರ ಹೆಚ್ಚಿಸಯ್ಯ !

ಥೋಡಾ ಜಾ ಸಕ್ತಾ ಹೈ ಹರ್ ಪತ್ತರ್ ಸೇ ಹೀರಾ ಬೆಹ್‌ತರ್
ಝಗ್‌ಮಗಾ ಸಕ್ತಾ ನಹೀ ಹರ್ ಸಂಗ್ ಹೀರಾ ಬನ್‌ಕರ್
ಕರ್ ತೋ ಸಕ್ತಿ ಹೈ ಕಿಸೀ ಶಮ್ಮಾ ಕೋ ಗುಲ್ ಚಮ್‌ಕಾಢರ್
ಉಸ್ ಕೋ ಸುಲ್‌ಗಾ ಹೀ ನಹೀಂ ಸಕ್ತೀ ಕಿಸೀ ಸೂರತ್ ಮಗರ್
ಫೂಟ್‌ನಾ ಹಾಂಡಿ ಕಾ ಲಾಠೀ ಸೇ ಬಹುತ್ ಮುಮ್‌ಕಿನ್ ಹೈ
ಫಿರ್ ಉಸ್ ಹಾಂಡಿ ಕೋ ಬನಾ ಸಕ್ತಿ ನಹೀ ಲಾಠಿ ಮಗರ್
ಶಾಖ್ ಸೇ ತೋಢ್ ತೋ ಸಕ್ತಾ ಹೀ ಹೈ ಫೂಲೋಂ ಕೋ ಬಷರ್
ಪೈದಾ ಕರ್ ಸಕ್ತಾ ನಹೀಂ ಶಾಖ್ ಪೇ ಫೂಲೋಂಕೋ ಮಗರ್
ಹೈ ದೂವಾ ರಬ್ ಸೇ ಕೇ ಹೋ ತಖ್ಲೀಖ್ ಐಸೋಂಕೀ ಸದಾ
ಬೆಹ್‌ತರೀ ಜಿನ್ ಸೇ ತೇರೇ ಬಂದೌಂಕೀ ಹೋ ಶಾಮ್-ಓ-ಶಹರ್
ಹರ್ ಕೋಯಿ ಕರ್ತಾ ಹೈ ಇಸ್ ದೌರ್ ಮೇ ತಖರೀಬ್ ಕಾ ಕಾಮ್
ಕಾಶ್ ಆಯೇ ಕೋಯಿ ತಾಮೀರ್ ಕಾ ಜಜ್‌ಬಾ ಲೇಕರ್

ಮೂರು ಮೂರು ತಾಸು ಭಾಷಣ ಬಿಗಿವವರಿಗಿಂತ
ಊರ ದಾರಿಯ ಮುಳ್ಳು ತೆಗೆವವರಿಗೆ ತಲೆಬಾಗುವೆನಯ್ಯಾ ನಾನು;
ಮೂರು ಹೊತ್ತು ಮಾರುದ್ದ ಪೂಜೆ ಮಾಡುವವರಿಗಿಂತ
ಮೂರು ನಿಮಿಷ ರೋಗಿಯ ಶುಶ್ರೂಷೆ ಮಾಡುವರಿಗೆ ಮಣಿವೆನಯ್ಯ ನಾನು
ಹೊಸ ಹೊಸ ಹಸಿಬಿಸಿ ಶಾಸನ ರಚಿಸುವವರಿಗಿಂತ
ಹಸಿದವರಿಗೆ ಅಶನವಿಕ್ಕುವವರಿಗೆ ವಂದಿಸುವೆನಯ್ಯ ನಾನು;
ಗುಡಿ ಗುಂಡಾರ ಮಠ ಮಹಲುಗಳ ಕಟ್ಟಿಸುವವರಿಗಲ್ಲ,
ಬಡವರಿಗೆ ಗುಡಿಸಲು ಕೊಡುವರಿಗೆ ಕೈಮುಗಿವೆನಯ್ಯ ನಾನು;
ವೇದಾಗಮುಗಳಿಗೆ ಭಾಷ್ಯ ಬರೆಯುವವರಿಗಿಂತ
ನಿರಕ್ಷರರಿಗೆ ಅಕ್ಷರ ಕಲಿಸುವವರಿಗೆ ಕೈ ಜೋಡಿಸುವೆನಯ್ಯ ನಾನು;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ, ನಿನ್ನ ಹೆಸರು ಹೇಳಿ ಬದುಕುವವರಿಗಲ್ಲ,
ಹಸುಳೆ ಹೆಂಗಳೆಯರ ಏಳಿಗೆಗೆ ಯತ್ನಿಸುವರಿಗೆ
ನಮೋ ನಮೋ ಎಂಬೆನಯ್ಯ ನಾನು ;

ವಾಝ್ ಘಂಟೋ ಕರ್‌ನೇವಾಲೇ ಸೇ ತೋ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಹೈ ವಹೀ
ರಾಸ್ತೇ ಸೇ ಗಾಂವ್ ಕೇ ಕಾಂಟೇ ಹಠಾದೇ ಜೋ ಕೋಯಿ
ಮುನ್‌ಹಮಿಕ್ ರೆಹ್‌ನೇ ಸೇ ಪೂಜಾ ಪಾಠ್ ಮೇ ಲೈಲೋನಹಾರ್
ಉಸ್‌ಸೇ ಅಚ್ಚಾ ಹೈ ಇಯಾದತ್ ಓ ಕರೇ ಬೀಮಾರ್ ಕೀ
ಹರ್ ಘಡಿ ಕರ್‌ತೆ ಹೈ ಜೋ ದಸ್ತೂರ್ ಮೇ ತಬ್‌ದೀಲಿಯೂಂ
ಹೈ ಭಲೇ ಉಸ್ ಸೇ ಜೋ ಭೂಕೋಂಕೋ ಖಿಲಾತೇ ಹೈ ಯಹಾಂ
ಖಾಭೀಲೇ ತಾಝೀಮ್ ಹೈ ರಖ್‌ತೇ ಹೈಂ ಜೋ ಏ ಖೂಬೀಯಾಂ
ಪಾಕ್ ಬಾಜೋ ಮೇ ಹೀ ಪಾಯಿ ಜಾತೀ ಹೈಂ ಎ ನೇಕಿಯಾಂ
ಮಠ್ ಮಹಲ್, ದೇವಲ್ ಬನಾಕರ ಸೌಂಪ್‌ನೇ ಸೇ ಹೈ ಭಲಾ
ಬೇಕ್‌ಸೌಂಕೋ ರೆಝೋಪ್ ಢಿಯಾಂ ಬನ್‌ವಾಕೇ ಕೋಯಿ ದೇಸಕಾ

ವೇದೋಂಕೀ ತಫ್‌ಸೀರ್ ಕರ್‌ನೇ ವಾಲೋಂ ಸೇ ಓ ಅಚ್ಛೇ ಹೈಂ
ಅನ್‌ಪಢೋಂ ಮೇ ಇಲ್ಮ ಕೀ ಜೋ ರೋಷ್‌ನಿ ಪೈಲಾತೇ ಹೈಂ
ನಾಮ್ ಸೆ ತೇರೇ ಗುಜಾರಾ ಕರ್‌ನೇವಾಲೇ ಸಾರೇ ಹೀ
ರಖ್ಖೇ ಮಾಸೂಮೌಂಕೀ ಭೀ ಪರ್‌ವಾನ್ ಚಡ್‌ನೇ ಕೀ ಖುಷಿ

وعظ گھنٹوں کرنے والے سے تو بہتر ہے وہی
راستے سے گاؤں کے کانٹے ہٹادے جو کوئی
منہمک رہنے سے پوجاپاٹ میں لیل ونہار
اُس سے اچھا ہے عیادت وہ کرے بیمار کی
ہر گھڑی کرتے ہیں جو دستور میں تبدیلیاں
ہیں بھلے ان سے جو بھوکوں کو کھلاتے ہیں یہاں
قابلِ تعظیم ہیں رکھتے ہیں جو یہ خوبیاں
پاکباروں میں ہی پائی جاتی ہیں یہ نیکیاں
مٹھ محل دیول بنا کر سونپنے سے ہے بھلا
بے کسوں کو جھونپڑیاں بنوا کے کوئی دے سکا
ویدوں کی تفسیر کرنے والوں سے وہ اچھے ہیں
ان پڑھوں میں علم کی جو روشنی پھیلاتے ہیں
نام سے تیرے گذارہ کرنے والے سارے ہی
رکھیں معصوموں کے بھی پروان چڑھنے کی خوشی

ದೇಶವನ್ನು ಛಿದ್ರಿಸುವ ಯಾರನ್ನೂ
ನಾಯಕನೆಂದು ಒಪ್ಪೆನಯ್ಯಾ ನಾನು ;
ದೇಹ- ಧಾರಿಯಾದ ಯಾರನ್ನೂ
ಭಗವಾನನೆಂದು ಒಪ್ಪೆನಯ್ಯಾ ನಾನು ;
ಅಹಂಕಾರಿಯಾದ ಯಾರನ್ನೂ
ಜ್ಞಾನಿಯೆಂದು ಒಪ್ಪೆನಯ್ಯಾ ನಾನು ;
ಅಂಧಶ್ರದ್ದೆ ಬಿಡದ ಯಾರನ್ನೂ
ವಿಜ್ಞಾನಿಯೆಂದು ಒಪ್ಪೆನಯ್ಯಾ ನಾನು ;
ನಿನ್ನ ಮಕ್ಕಳಲ್ಲಿ ಭೇದ ಬಗೆಯುವ ಯಾರನ್ನೂ
ಭಕ್ತನೆಂದು ಒಪ್ಪೆನಯ್ಯಾ ನಾನು ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ!

ಸಲ್‌ತನತ್ ಔರ್ ಮುಲ್ಕ ಕೇ ಟುಕ್‌ಡೇ ಕರೇ ಜೋ ಆದ್‌ಮಿ
ಪೇಶ್‌ವಾ ಕೋಯಿ ನ ಸಮ್‌ಝೇ ಉಸ್‌ಕೋ ಔರ್ ನ ರಾಹ್‌ಬರ್
ಶಕ್ಲ ಓ ಸೂರತ್ ಮೇ ಬದನ್ ಮೇ ಓ ನಮೂನಾ ಕೋಯಿ ಹೋ
ಬನ್ ನಹೀಂ ಸಕ್‌ತಾ ಹೈ ಓ ಪೈಕರ್ ಖುದಾಯಿ ಕಾ ಮಗರ್
ಸರ್‌ತಾಪಾ ನುಖ್‌ವತ್ ಘೂರೂರ್ ಔರ್ ಕಿಬ್ರಕಾ ಬಂಧಾ ಜೋ ಹೋ
ಇಲ್ಮ ಔರ್ ಇರ್‌ಫಾಂ ಕಾ ಓ ಬನ್‌ಸಕ್ತಾ ನಹೀಂ ಪೈಗಾಮ್‌ಬರ್
ಅಂಧೀ ತಖ್ಲೀದೋಂಕೆ ಅಂದರ್ ರಾತ್ ದಿನ್ ಜೋ ಗುಮ್‌ರಹೇ
ಇಲ್ಮ ಸೇ ಓ ಸಾಫ್ಟಿನ್ಸ್ ದಾನಿ ಕೇ ನ ಹೋಗಾ ಬೆಹ್‌ರವರ್
ತೇರೇ ಬಂದೋಂ ಮೇ ಕರೇ ಜೋ ಕೋಯಿ ಫರ್‌ಖ್ ಔರ್ ಇಮ್‌ತಿಯಾಜ್
ಬಂದಗೀ ಓ ಖ್ಹಾಖ್‌ಸಾರೀ ಸೇ ಓ ಹೋಗಾ ದೂರ್‌ತರ್
ರಾತ್ ದಿನ್ ಮಾಹೋಲ್ ಮೇ ದಾಲೇಗಾ ಜೋ ಫಿತ್‌ನಾಫ಼ಸಾದ್
ಮೈಗುರೂ ಉಸ್‌ಕೋ ನಹೀಂ ತಸ್‌ಲೀಮ್ ಕರ್‌ತಾಹೂಂ ಮಗರ್

سلطنت اور ملک کے ٹکڑے کرے جو آدمی
پیشوا کوئی نہ سمجھے اسکو اور نہ راہبر
شکل و صورت میں بدن میں وہ نمونہ کوئی ہو
بن نہیں سکتا ہے وہ پیکر خدائی کا مگر
سر تاپا نخوت غرور اور کبر کا بندہ جو ہو
علم و عرفاں کا وہ بن سکتا نہیں پیغامبر
اندھی تقلیدوں کے اندر رات دن جو گم رہے
علم سے وہ سائنسدانی کے نہو گا بہرہ ور
تیرے بندوں میں کرے جو کوئی فرق و اِمتیاز
بندگی و خاکساری سے وہ ہوگا دُور تر
رات دن ماحول میں ڈالیگا جو فتنہ فساد
میں گُرو اُسکو نہیں تسلیم کرتا ہوں مگر

ಸರಕಾರ ದರೋಡೆಕಾರನಾದಾಗ
ನೌಕರರು ನರಭಕ್ಷಕರಾಗದಿರುವರೇನಯ್ಯ?
ಸಚಿವರೇ ಸುಲಿಗೆಗಾರರಾದಾಗ
ಆಪ್ತ ಸಹಾಯಕರು ಡಕಾಯಿತರಾಗರೇನಯ್ಯ?
ಪೋಷಕರೇ ಶೋಷಕರಾದಾಗ
ಆಶ್ರಿತರು ಜೀವನ್ಮೃತರಾಗರೇನಯ್ಯ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ.
ಸಮಾಜವೇ ಸಮಜವಾದಾಗ
ವ್ಯಕ್ತಿ ಪಶುವಾದರೆ ಆಶ್ಚರ್ಯವೇನಯ್ಯ?

ಜಬ್ ರಿಯಾಯಾ ಕೋ ಹುಕುಂದುತ್ ಲೂಠ್‌ಕರ್ ಖಾನ್‌ಲಗೇ
ಮಾತೇ ಹತೀಂ ಕ್ಯಾ ಅಜಬ್ ಖೋಂಖಾರ್ ಬನ್‌ಜಾಯೇ ಅಗರ್
ಛೀಲ್ಕೆ ಖಾನೆ ವಾಲೇ ಬನ್ ಜಾಯೇಂ ಜೋ ಫರ್‌ಜ್ಹೀ ಸಭ್ ಕೆ ಸಭ್
ಉಸ್ ಕೆ ಹಾಮಿ ಕ್ಯೂ ನ ಲೂಠೇ ಲೋಗೋಂ ಕೋ ಶಾಮ್ -ಓ-ಸಹರ್
ಖ್ಹೂನ್ ಹೀ ಜಬ್ ಚೂಸೇ ನೇ ಲಗ್ ಜಾಯೇ ಕೋಯಿ ಸರ್ ಪರಸ್ತ್
ಜಿಂದಯೇ ದರ್ ಗೂರ್ ಕ್ಯೂಂ ನ ಮಾತೇ ಹತೀಂ ಹೋಂಗೇ ಫಿರ್
ಜಬ್ ರಿಯಾಯಾ ಔರ್ ಹೋ ಮಾಹೋಲ್ ಹೀ ಬಿಗ್‌ಡಾ ಹುವಾ
ವಖ್ಹ್ತ್ ಕೋ ಘಲ್ಲಾ ಹೀ ಸಮ್‌ಝೇ ಔರ್ ಖಾಯೇ ಲೂಠ್‌ಕರ್
ಸಾರಾ ಮಾಹೋಲ್ ಅಪ್‌ನಾ ಬನ್ ಜಾಯೇಗಾ ಘಲ್ಲಾ ಔರ್ ಘಿಜ್ಹಾ
ಕ್ಯೂಂ ನ ಕಹಲಾಯೇಗಾ ಹರ್ ಏಕೆ ಆದ್‌ಮಿ ಬಸ್ ಜಾನ್‌ವರ್.

جب رعایا کو حکومت لُوٹ کر کھانے لگے
ماتحتیں کیا عجب خونخوار بن جائیں اگر
چھل کے کھانیوالے بن جائیں جو فرزیں سب کے سب
اُن کے حامی کیوں نہ لوٹیں لوگوں کو شام و سحر
خون ہی جب چوسنے لگ جائے کوئی سرپرست
زندۂ در گور کیوں نہ ماتحتیں ہوں گے پھر
جب رعایا اور ہو ماحول ہی بگڑا ہوا
وقت کو غلّہ ہی سمجھے اور کھائے لوٹ کر
سارا ماحول اپنا بن جائیگا غلّہ اور غذِا
کیوں نہ کہلائیگا ہر اک آدمی بس جانور

ಕೊಬ್ಬರಿಯನ್ನು ಕಳೆದುಕೊಂಡು
ಕರಟಕ್ಕಾಗಿ ಕಚ್ಚಾಡುವವರ ಕಂಡು
ಕನಿಕರಿಸುತ್ತಿಹೆಯೇನಯ್ಯಾ ?
ಕಬ್ಬನ್ನು ಕಳೆದುಕೊಂಡು
ಸಿಪ್ಪೆ ಸೋಗೆಗಳಿಗಾಗಿ ಕಿತ್ತಾಡುವವರ ಕಂಡು
ಮರುಗುತ್ತಿಹೆಯೇನಯ್ಯಾ?
ಜೇನನ್ನು ಕಳೆಯಕೊಂಡು ಮೇಣಕ್ಕಾಗಿ
ಧರ್ಮವನ್ನು ಕಳೆದುಕೊಂಡು ಭಸ್ಮ ಬೊಟ್ಟುಗಳಿಗಾಗಿ,
ಮನುಷ್ಯತ್ವವನ್ನು ಕಳೆದುಕೊಂಡು ಸೊತ್ತುಗಳಿಗಾಗಿ
ಕಡಿದಾಡುವವರ ಕಂಡು
ಕಂಬನಿದುಂಬಿಹೆಯೇನಯ್ಯಾ ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ?

ತೇಲ್ ಔರ್ ಕೊಪ್‌ರಾ ಸಹಲ್ ಸೇ ಖೋದಿಯೇ
ಛೀಲ್ಕೇ ಔರ್ ಖ಼ೋಲ್ ಕೇ ವಾಸ್ತೆ ಲಢ್ ಪಡೇ
ಶೀರೀಂ ಗನ್ನೇಕಾ ರಸ್ ರಾಹ್‌ಮೇ ಫೇಂಕ್ ಕೇ
ಲಢ್ ರಹೇಂ ಹೈಂ ವಹೀ ಛೀಲ್ಕ್ ಕೇ ವಾಸ್ತೆ
ಶಹದ್ ಕೋ ಫೇಂಕ್ ಕರ್ ಮೋಮ್ ಕೋ ಜೋಲಢೇ
ಐಸೇ ಇನ್‌ಸಾನೋಂ ಪೆ ಕ್ಯಾ ತರಸ್ ಆಸಕೆ
ರಾಖ್ ಮಲ್‌ಕರ್ ತಿಲಕ್ ಪರ್ ಕೋಯಿ ಗರ್‌ದೀಖಾಯ್
ರಾಹೇ ಬಾತಿಲ್ ಕೋ ನಿಜ಼್‌ಬತ್ ನಹೀಂ ದೀನ್ ಸೇಂ
ಖೋಕೆ ಇನ್‌ಸಾನೀಯತ್ ವಿರ್‌ಸೇ ಕೋ ಜೋಲಢೇ
ಐಸೇ ಕರ್‌ತಬ್ ಸೇ ಖ಼ಾಲಿಖ಼್ ಭಿ ರಂಜೆದಾ ಹೈ

تیل اور کھوپرا سہل سے کھو دیئے
چھلکے اور خول کے واسطے لڑ پڑے
شیریں گنے کا رس راہ میں پھینک کے
لڑ رہے ہیں وہی چھلکے کے واسطے
شہد کو پھینک کر موم کو جو لڑے
ایسے انسانوں پہ کیا ترس آ سکے
راکھ مل کر تلک پر کوئی گرد کھائے
راہِ باطل کو نسبت نہیں دیں سے
کھو کے اِنسانیت روشہ کو جو لڑے
ایسے کرتب سے خالق بھی رنجیدہ ہے

ಮದ್ದಿನ ಮನೆಯನ್ನು ಕಾಯಲು

ಕಿಡಿಯ ಕಾವಲುಗಾರನನ್ನು ಇರಿಸುವುದೆ, ಅಯ್ಯ ?

ಕುರಿಗಳನ್ನು ಕಾಪಾಡಲು

ತೋಳಗಳನ್ನು ನಿಯಮಿಸುವುದೆ, ಅಯ್ಯಾ ?

ಇಲಿಗಳ ಪಾಲನೆಗಾಗಿ

ಬೆಕ್ಕುಗಳನಿಕ್ಕುವುದೆ, ಅಯ್ಯಾ ?

ಕಪ್ಪೆಗಳ ಪೋಷಣೆಯನ್ನು

ಕಾಳೋರಗಗಳಿಗೆ ಒಪ್ಪಿಸುವುದೇ, ಅಯ್ಯಾ ?

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,

ಮೂಕ ಜನತೆಯ ಆಗುಹೋಗುಗಳನ್ನು

ಸುಲಿಗೆಗಾರರ ಕೈಗೆ ಕೊಡುವುದೆ, ಅಯ್ಯಾ ?

ಹೋಗಿ ನಿಗ್‌ರಾನೀ ಕಹಾಂ ಬಾರೂತ್ ಕೇ ಅಂಬಾರ್ ಕೀ

ದೇಂ ಜೋ ಚಿಂಗಾರಿ ಕೇ ನಿಗ್‌ರಾನ್ ಕಾರ್ ಕೋ ಏ ಇಖ್ಟ್ ತಿಯಾರ್

ಲಾಜ್ಞೀಮನ್ ಹೋಗಾ ಸಫ಼ಾಯಾ ಬಕ್‌ರಿಯೋಂ ಕಾ ಏಕ್ ದಿನ್

ಬಕ್‌ರಿಯೋಂ ಕಾ ಭೇಢಿಯಾ ಹೋಗಾ ಅಗರ್ ನಿಗ್‌ರಾನ್ ಕಾರ್

ಬಿಲ್ಲಿಯೋಂ ಕೀ ನಿಗ್‌ರಾನೀ ಮೇ ಚೂವ್‌ಹೋಂ ಕೋ ರಖ್ಖೇ ಅಗರ್

ಚೂವ್‌ಹೋಂ ಕಾ ನಾಮ್-ಓ-ನಿಶಾನ್ ಬಾಖೀ ನಹೀಂ ಹೋಗಾ ಮಗರ್

ಮೆಂಡ್‌ಕೋಂ ಕೀ ಪರ್‌ವರೀಷ್ ಕೇ ವಾಸ್ತೇ ಕೋಯಿ ಅಗರ್

ಪಾಲ್ ಸಕ್ತಾ ಹೈ ಭಲಾ ಜ಼ಹ್‌ರೀಲೇ ನಾಗೋಂಕಿ ಖತಾರ್

ನಫ಼ಾ ನುಖ್ ಸಾಂ ಭೋಲಿ ಭಾಲಿ ಇಸ್ ರಿಯಾಯಾ ಕಾ ಅಗರ್

ಹೋ ಜೋ ಹಾಥೋಂ ಮೇ ಲೂಠೇರೋಂಕೇ ತೋ ಠಪ್ ಹೋಂ ಕಾರ್-ಓ-ಬಾರ್

ہو گی نگرانی کہاں بارود کے انبار کی

دیں جو چنگاری کے نگراں کار کو یہ اختیار

لازماً ہو گا صفایا بکریوں کا ایک دن

بکریوں کا بھیڑیا ہو گا اگر نگران کار

بلّیوں کی نگرانی میں چوہوں کو رکھیں اگر

چوہوں کا رہنا سلامت ہے بعید از اعتبار

مینڈکوں کی پرورش کے واسطے کوئی اگر

پال سکتا ہے بھلا زہریلے ناگوں کی قطار

نفع نقصاں بھولی بھالی اس رعایا کا اگر

ہو جو ہاتھوں میں لٹیروں کے تو ٹھپ ہو کاروبار

ಮಾನವರ ಹೊಟ್ಟೆ ತುಂಬಲು
ಹೆಜ್ಜೆ ಹೆಜ್ಜೆಗೆ ಆಹಾರವಿರಿಸಿರುವೆಯಯ್ಯ
ಹಲವಾರು ರೂಪಗಳಲ್ಲಿ ;
ಕಾಳುಕಡ್ಡಿಗಳೋ, ಕಂದಮೂಲಗಳೋ, ಕಾಯಿ ಪಲ್ಯಗಳೋ,
ಹಾಲು ಹಣ್ಣುಗಳೋ, ಮೊಟ್ಟೆ ಮಾಂಸಗಳೋ,
ಎಷ್ಟು ತರದ ಆಹಾರಗಳು ಒಂದಿಷ್ಟು ಹೊಟ್ಟೆಗಾಗಿ,
ಪಶುಪಕ್ಷಿಗಳಿಲ್ಲದ ಈ ಆಹಾರ ವೈವಿಧ್ಯ,
ಈ ಅಪಾರ ಆಹಾರ ಸಮೃದ್ಧಿ ಮಾನವನಿಗೆ !
ಹೀಗಿದ್ದೂ ಈ ಲೋಕವ ಅರ್ಧದಷ್ಟು ಮಾನವರು
- ಅರ್ಧ ಹೊಟ್ಟೆಯುಂಡೇ ಬದುಕಿದ್ದಾರೆ !
ಎಂಥ ನಾಚಿಕೆಗೇಡು ನರಕುಲಕ್ಕೆ !
ಕಲಿತಿಲ್ಲ ನಾವು ಹಂಚಿಕೊಂಡು ಉಣ್ಣುವುದಕ್ಕೆ !
ಮತಿಪಡೆದ ಮಾನವನ
ಮತಿಗೇಡಿತನ ನೋಡಿ -
ನಗುತಿಹೆಯೇನಯ್ಯಾ, ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ?

ಪೇಠ್ ಭರ್‌ನೇ ಆದ್‌ಮಿ ಹರ್ ಗಾಮ್ ಹೈ ರಬ್ ಕೀ ಅತಾ
ಕರ್‌ಕೆ ಸಭ್ ಸಾಮಾಂ ಮೊಹಿಯ್ಯಾ ಮೆಹರ್‌ಬಾನಿ ಉಸ್ ನೇ ಕೀ
ತಿನ್‌ಕೆ ದಾನೇಂ ಸಭ್‌ಜ್ಞಿ ತರ್‌ಕಾರಿ ಜಢೀ-ಬೂಟೀ ಭೀ ಹೈಂ
ದೂಧ್ ಅಂಡೇ ಮೇವೆ ಔರ್ ಅಶ್‌ಯಾಹಮಾ ಅಖ್ಸಾಮ್ ಕೀ
ಗೋಷ್ತ್ ಕೀ ಹೈ ಸರ್‌ಬರಾಯೀ ಕೋ ಪರಿಂದೇ ಔರ್ ಚರೀಂದ್
ಏಕ್ ಜ್ಞರಾಸಾ ಪೇಠ್ ಭರ್‌ನೇ ಹಸ್‌ಬೆ ಮರ್ಜ್ಞಿ ಹೈಂ ಸಭೀ
ಯಾ ಖುದಾ ಅಂಬಾರ್ ಇತ್‌ನೇ ಏ ಅನಾಜ್ಞ್ ಔರ್ ಏ ಘೀಜ್ಞಾ
ಏ ಫ಼ಖ಼ತ್ ಕಾಫ಼ಿ ಹುವಾ ಹೈ ಆದೀ ಖಲ್ಖ್‌ಖತ್ ಕೋ ತೇರೀ
ಆದ್‌ಮಿ ಹಿರ್‌ಸ್ -ಓ-ತಮಾ ಸೇ ಕೋ ಚುಕಾ ಅಪ್‌ನಾ ಭರಂ
ಫೀರ್ ಭೀ ಶರ್‌ಮ್ ಉಸ್‌ಕೋ ನಹೀಂ ಆದತ್ ಹೈ ಏ ಐಸೀ ಬುರಿ

ಜೋ ಮೊಯಸ್ಸರ್ ಹೈ ಉಸಿಕೋ ಬಾಂಟ್‌ಕರ್ ಖಾಯೇ ನ ಕ್ಯೂಂ ?
ಅಖ್ಲ್ ಕೇ ದೀವಾಲಿಯೇ ಫರ್ ರಬ್ ಹಸೇಂ ಉಸ್‌ಕೆ ನ ಕ್ಯೂ ?

پیٹ بھرنے آدمی ہر گام ہے رب کی عطا
کر کے سب ساماں مہیا مہربانی اس نے کی
تنکے دانے سبزی ترکاری جڑی بوٹی بھی ہیں
دودھ انڈے میوے اور اشیاء ہمہ اقسام کی
گوشت کی ہے سر براہی کو پرندے اور چرندے
اک ذرا سا پیٹ بھرنے حسب مرضی ہیں سبھی
یا خدا انبار اتنے یہ اناج اور یہ غذا
یہ فقط کافی ہوا ہے آدھی خلقت کو تری
آدمی حرص و طمع سے کھو چکا اپنا بھرم
پھر بھی شرم اسکو نہیں عادت ہے یہ ایسی بری
جو میسّر ہے اُسی کو بانٹ کر کھائے نہ کیوں
عقل کے دیوالیہ پہ رب ہنسے اُس کے نہ کیوں

ایسے عالم سے کہ جسکا ہو عمل یکسر بُرا
ایک بے علم آدمی اچھا جو ہو اخلاق کا
جانکاری فن میں رکھنے والا کاہل ہو اگر
محنتی جو کچھ نہ جانے وہ بھلا ہے سر بسر
اس مصنف سے جو ہو کوتاہ نظر و تنگ دِل
ہے وہ قاری محترم جسکی کشادہ ہو نظر
ڈالتا ہے جو گناہ کا بار دھرتی پر تیری
وہ ذلیل و خوار بنکر ہی رہیگا عمر بھر
اس جہاں کا وہ بشر ہوتا ہے جو احساں شعار
نیک لوگوں میں ہمیشہ ہوتا ہے اُسکا شمار
فرزیںِ اکبر بھٹک جائے جو کوئی راستہ
سیدھے سادھے لوگ ہی ہیں اس سے بہتر باوقا

ದುರಾಚಾರಿಯಾದ ಪಂಡಿತನಿಗಿಂತ
ಸದಾಚಾರಿಯಾದ ಪಾಮರನೇ ಮೇಲಯ್ಯ;
ನಿಷ್ಕ್ರಿಯನಾದ ಜ್ಞಾನಿಗಿಂತ
ಸಕ್ರಿಯನಾದ ಸಾಮಾನ್ಯನೇ ಶ್ರೇಷ್ಠನಯ್ಯ;
ಹರಿದು ತಿನ್ನುವ ಬಲ್ಲಿದನಿಗಿಂತ
ಹಂಚಿ ಉಣ್ಣುವ ಬಡವನೇ ಲೇಸಯ್ಯ;
ಸಣ್ಣತನದ ಸಾಹಿತಿಗಿಂತ
ದೊಡ್ಡತನದ ಓದುಗನೇ ವಂದ್ಯನಯ್ಯ;
ಭೂಭಾರಿ ಕಾಷಾಯಧಾರಿಗಿಂತ
ಪರೋಪಕಾರಿ ಸಂಸಾರಿಯೇ ಹಿರಿಯನಯ್ಯ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ,
ಪಥಗೆಟ್ಟ ಪ್ರಧಾನಿಗಿಂತ
ನೀತಿನಿಷ್ಠ ಮತದಾರರೇ ಮೇಲಯ್ಯ!

ಐಸೇ ಆಲೀಂ ಸೇ ಕೇ ಜಿಸ್‌ಕಾ ಹೋ ಅಮಲ್ ಎಕ್‌ಸರ್ ಬುರಾ
ಏಕ್ ಬೇ ಇಲ್ಮ ಆದ್‌ಮೀ ಅಚ್ಛಾ ಜೋ ಹೋ ಅಖ಼್‌ಲಾಖ಼್ ಕಾ
ಜಾನ್‌ಕಾರಿ ಫನ್ ಮೇ ರಖ್‌ನೇ ವಾಲಾ ಕಾಹಿಲ್ ಹೋ ಅಗರ್
ಮೆಹ್‌ನತೀ ಜೋ ಕುಛ್ ನಾ ಜಾನೆ ಓ ಭಲಾ ಹೈ ಸರ್ ಬಸರ್
ಉಸ್ ಮುನ್‌ಸಿಫ಼ ಸೇ ಜೋ ಹೋ ಕೋತಾ ನಜ಼ರ್ ಓ ತಂಗ್ ದಿಲ್
ಹೈ ಓ ಖಾರಿ ಮೊಹ್‌ತರಿಮ್ ಜಿಸ್‌ಕಿ ಕುಷಾದ ಹೋ ನಜ಼ರ್
ಢಾಲ್‌ತಾ ಹೈ ಜೋ ಗುನಾಹ್ ಕಾ ಬಾರ್ ಧರತೀ ಪರ್ ತೇರಿ
ಓ ಜ಼ಲೀಲೋಂಖಾರ್ ಬನ್‌ಕರ್ ಹೀ ರಹೇಂಗಾ ಉಮ್ರ ಭರ್
ಇಸ್ ಜಹಾಂ ಕಾ ಓ ಬಷರ್ ಹೋತಾ ಹೈಂ ಜೋ ಎಹ್‌ಸಾಂ ಶೋಆರ್
ನೇಕ್ ಲೋಗೋಂ ಮೇ ಹಮೇಶಾ ಹೋತಾ ಹೈ ಉಸ್ ಕಾ ಷುಮಾರ್
ಫರ್ಜ಼ಿಂ - ಎ- ಅಕ್ಬರ್ ಭಟಕ್ ಜಾಯೇ ಜೋ ಕೋಇ ರಾಸ್ತಾ
ಸೀದೇ ಸಾದೇ ಲೋಗ್ ಹೀ ಹೈಂ ಉಸ್ ಸೇ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಬಾವಿಖ಼್ಖಾರ್

ಹಿತ್ತಾಳೆ ಕಿಲುಬು ಬಿಡುವುದೆಂದು
ಚಿನ್ನವೂ ಕಿಲುಬು ಬಿಟ್ಟರೆ ಹೇಗಯ್ಯ ?
ಕಬ್ಬಿಣ ತುಕ್ಕು ಹಿಡಿಯುವುದೆಂದು
ವಜ್ರಕ್ಕೂ ತುಕ್ಕು ಹಿಡಿದರೆ ಹೇಗಯ್ಯ?
ಬೇರೆ ಕಟ್ಟಿಗೆಗೆ ಗೊರಲೆ ಹತ್ತುವುದೆಂದು
ತೇಗಿಗೂ ಗೊರಲೆ ಹತ್ತಿದರೆ ಹೇಗಯ್ಯ?
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ.
ದಡ್ಡರು ಅಡ್ಡ ಹಾದಿ ಹಿಡಿಯುವರೆಂದು
ದೊಡ್ಡವರೂ ಅಡ್ಡ ಹಾದಿ.ಹಿಡಿದರೆ ಹೇಗಯ್ಯ?

ಅಸ್ಲಿಯತ್ ಕೋ ಖ಼ೋನಾ ಪಿತಲ್ ಕಾ ಹೈ ಫ಼ಿತ್ರತ್ ಕಾ ಅಸರ್
ಸೋನಾ ಖ಼ೋದೇ ಅಸ್ಲಿಯತ್ ತೋ ಹಶ್ರ ಕಾ ಹೋಗಾ ಮಗರ್
ಜ಼ಂಗ್ ಲೋಹೇ ಕೋ ಲಗೇಂ ಏ ಬಾತ್ ಹೋಗಿ ವಾಖ಼ಯಿ
ಹಶ್ರ್ ಕ್ಯಾ ಹೋ ಜ಼ಂಗ್ ಹೀರೋಂಕೋ ಭೀ ಲಗ್ ಜಾಯೇ ಅಗರ್
ಹರ್ ಕಿಸೇ ಲಕ್‌ಡೀ ಕೋ ದೀಮಕ್ ಖಾಯೇ ತೋ ಹಿರತ್ ನಹೀಂ
ಹಶ್ರ್ ಕ್ಯಾ ಹೋಸಾಗ್‌ವಾಂ ಕೋ ಲಗ್ ಗಯೀ ದೀಮಕ್ ಅಗರ್
ಗಾಂಮ್ ಜ಼ನ್ ಬೇರಾಹ್ ರವಿಪರ್ ಅಬ್ಲಹಾ ಹೋಗೆಂ ಬಜಾ
ಬಾತ್ ಏ ಫ಼ಿತ್ರತ್ ಕೀ ಹೈ ಕ್ಯಾ ಹೆ ಅಜಬ್ ಇಸ್ ಬಾತ್ ಪರ್
ಪರ್ ತೇರೇ ಸಂಜೀದಾ ಬಂದೇ ಗರ್ ಘಲತ್ ರಸ್ತಾ ಚಲೇ
ಕ್ಯಾ ನ ಹೋಗಾ ಜಬ್ರ್ ಫ಼ೀತ್ರತ್ ಪರ್ ತೇರೀ ಎಕಾಕ್‌ಗರ್

اصلیت کو کھونا پیتل کا ہے فطرت کا اثر
سونا کھودے اصلیت تو حشر کیا ہو گا مگر
زنگ لوہے کو لگے یہ بات ہو گی واقعی
حشر کیا ہو زنگ ہیروں کو بھی لگجائے اگر
ہر کسی لکڑی کو دیمک کھائے تو حیرت نہیں
حشر کیا ہو ساگواں کو لگ گئی دیمک اگر
گامزن بے راہ روی پر ابلہ ہوں گے بجا
بات یہ فطرت کی ہے کیا ہے عجب اس بات پر
پر تیرے سنجیدہ بندے گر غلط رستہ چلیں
کیا نہ ہو گا جبر فطرت پر تیری یہ کارگر

ಎಂಥ ಶ್ರೇಷ್ಠ ಬೀಜವಿದ್ದೊಡೇನು,
ಮಣ್ಣಿನಲ್ಲಿ ಬೆರೆತು ಬೆಳೆದಾಗ ಮಾತ್ರ ಬೆಲೆಯದಕ್ಕೆ,
ಎಂಥ ಫಲವತ್ತಾದ ನೆಲವಿದ್ದೊಡೇನು,
ಬೀಜ ಬಿದ್ದು ಬೆಳೆದಾಗ ಮಾತ್ರ ಬೆಲೆಯದಕ್ಕೆ ;
ಎಂಥ ಉದಾತ್ತ ತತ್ವ ವಿದ್ದೊಡೇನು,
ವ್ಯಕ್ತಿಗಳ ಬದುಕಿನಲ್ಲಿ ಬೆರೆತಾಗ ಮಾತ್ರ ಬೆಲೆಯದಕ್ಕೆ;
ತತ್ತ್ವಗಳ ಬರವಿಲ್ಲ ಇಲ್ಲಿ ,
ತತ್ತ್ವಕ್ಕೆ ತೂತ್ತಾಗುವವರ ಬರವಿದೆ !
ತತ್ತ್ವ ತತ್ತ್ವ ಎನ್ನುತ್ತಲೇ
ತತ್ತ್ವ ಹತ್ಯಗೈವವರ ಕಂಡಾಗ
ನಿನಗೆ ಜಿಗುಪ್ಸೆಯೋ ಕನಿಕರವೋ
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ?

ಖ಼ೀಮ್‌ತಿ ಹೋಂ ಔರ್ ಉಮ್‌ದಾ ಬೀಜ್ ಹೋಂಗೆ ಲಾಖ್ ಓ
ಜಬ್ ಜಡೇ ಬನ್‌ಕೇ ಜ಼ಮೀಂ ಫೈಲೇಂ ಓ ತಬ್ ಖ಼ದ್ರ್ ಹೋ
ಮಿಟ್ಟಿ ಕೇ ಜ಼ರ್‌ಕೀಜ಼್ ಹೋನೇ ಕಾ ಹೀ ಪಾಯೇಂಗೇ ಸುಬೂತ್
ಜೋಂ ಭೀ ಬೋಯೇಂ ಹೈಂ ಹರೇ ಹೋಕರ್ ದಿಖಾಯೇಂಗೇ ಸುಬೂತ್
ಅಚ್ಛೇ ಹೋನೇಕಾ ಉಸೂಲೋಂಕೇ ಹೈ ಎ ದಾರೋ ಮದಾರ್
ಜ಼ಿಂದಗೀ ಮೇ ಜಿನ್ ಕೆ ಇಸ್ತೇಮಾಲ್ ಸೇ ಆಯೇ ಬಹಾರ್
ಖ಼ಹತ್ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ನಹೀಂ ತಖ್‌ರೀಮ್ ಕೇ ಆದಾಬ್ ಕಾ
ಚಲ್‌ನಾ ಜಿನ್ ಆದಾಬ್ ಪರ್ ಹೈ ಓ ಕಹಾಂ ಹೈಂ ಆಶ್‌ಕಾರ್
ಗಾತೇ ಹೈಂ ತಖ್‌ರೀಮ್ ಕೇ ಇಜ್ಜತ್ ಕೇಗುನ್ ಜೋ ಲೋಗ್ ಭೀ
ಖ಼ೂನ್ ಉಸೂಲೋಂಕಾ ವಹೀ ಕರ್‌ತೇ ಹೈಂ ಆಬ್ ಲೈಲೋನಕಾರ್
ದೇಖ್‌ನೇ ವಾಲಾ ಹೈ ತುಹೀ, ತೇರೇ ಬಂದೋಕಾ ಅಮಲ್
ಖ಼ೈರ್ ಪರ್ ಕ್ಯಾ ಹಶ್‌ರ್ ಹೋಗಾ ಉನ್ ಕಾ ಅಯ್ ಪರ್‌ವರ್ದಿಗಾರ್

قیمتی ہوں اور عمدہ بیج ہونگے لاکھ وہ
جب جڑیں بنکے زمیں میں پھیلیں وہ تب قدر ہو
مٹی کے زرخیز ہونے کا ہی پائینگے ثبوت
جو بھی بوئے ہیں ہرے ہو کر دکھائینگے ثبوت
اچھے ہونیکا اصولوں کے ہے یہ دار و مدار
زندگی میں جن کے استعمال سے آئے بہار
قحط دُنیا میں نہیں تکریم کے آداب کا
چلنا جن آداب پر ہے وہ کہاں ہے آشکار
گاتے ہیں تکریم کے عزّت کے گن جو لوگ بھی
خون اصولوں کا وہی کرتے ہیں اب لیل و نہار
دیکھنے والا ہے تو ہی تیرے بندوں کا عمل
خیر پر کیا حشر ہوگا ان کا اے پروردگار

خوبصورت ہے کہیں گل اور نہیں پتّہ حسین
ہے جہاں پتّا حسیں تو گل نہیں اس جا حسیں
شاذو نادر ہی ہوا کرتے ہیں یہ دونوں حسیں
اک حسیں صورت کا ہے اخلاق کا پر ہے بُرا
ایک بد صورت ہے لیکن خوب ہے اخلاق کا
ہو تا ہے ایسا بہت کم دونوں ہی اچھے رہیں
ہے بہت اچھا سخنور کا سخن وہ ہے بُرا
ہے کلام اس کا بُرا جبکہ سخنور ہے بھلا
دونوں ہوں ایک ساتھ اچھے یہ بہت کم ہو تا ہے
تو شیوا ہے ستیہ ہے سُندر بھی تو ہی اے خدا
تیرے بھگتوں میں یہ آخر شاذو نادر کیوں ہوا؟

ಪುಷ್ಪ ಸುಂದರವ್ರೋ, ಪರ್ಣ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ಪರ್ಣ ಸುಂದರವ್ರೋ, ಪುಷ್ಪ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ಪರ್ಣಪುಷ್ಪಗಳೆರಡೂ ಸುಂದರವಾಗಿರುವುದು ವಿರಳವಯ್ಯಾ !
ವದನ ಸುಂದರವ್ರೋ, ಗುಣ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ಗುಣ ಸುಂದರವ್ರೋ, ವದನ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ವದನ ಗುಣಗಳೆರಡೂ ಸುಂದರವಾಗಿರುವುದು ವಿರಳವಯ್ಯಾ !
ನುಡು ಸುಂದರವ್ರೋ, ನಡೆ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ನಡೆ ಸುಂದರವ್ರೋ , ನುಡಿ ಸುಂದರವಿಲ್ಲ ;
ನಡೆ ನುಡಿಗಳೆರಡೂ ಸುಂದರವಾಗಿರುವುದು ವಿರಳವಯ್ಯಾ !
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನೀನು ಸತ್ಯ-ಶಿವ-ಸುಂದರನಿದ್ದೂ
ನಿನ್ನ ಮಕ್ಕಳಲ್ಲೇಕೆ ಇವು ವಿರಳವಯ್ಯಾ ?

ಖ಼ೂಬ್‌ಸೂರತ್ ಹೈ ಕಹೀಂ ಗುಲ್ ಔರ್ ನಹೀಂ ಪತ್ತಾ ಹಸೀಂ
ಹೈ ಜಹಾಂ ಪತ್ತಾ ಹಸೀಂ ತೋ ಗುಲ್ ನಹೀಂ ಉಸ್ ಜಾ ಹಸೀಂ
ಶಾಜ಼ೋನಾದಿರ್ ಹೀ ಹುವಾ ಕರ್‌ತೇ ಹೈ ಏ ದೋನೋ ಹಸೀಂ
ಏಕ್ ಹಸೀಂ ಸೂರತ್ ಕಾ ಹೈ ಅಖ಼್‌ಲಾಖ಼್ ಕಾ ಪರ್ ಹೈ ಬುರಾ
ಏಕ್ ಬದ್‌ಸೂರತ್ ಹೈ ಲೇಕಿನ್ ಖ಼ೂಬ್ ಹೈ ಅಖ಼್‌ಲಾಖ಼್ ಕಾ
ಹೋತಾ ಹೈ ಐಸಾ ಬಹುತ್ ಕಂ ದೋನೋ ಹೀ ಅಚ್ಛೇ ರಹೇಂ
ಹೈ ಬಹುತ್ ಅಚ್ಛಾ ಸುಖ಼ನ್‌ವರ್ ಕಾ ಸುಖ಼ುನ್ ಓ ಹೈ ಬುರಾ
ಹೈ ಕಲಾಂ ಉಸ್ ಕಾ ಬುರಾ ಜಬ್‌ಕೇ ಸುಖ಼ುನ್ ವರ್ ಹೈ ಭಲಾ
ದೋನೋ ಹೋಂ ಏಕ್ ಸಾಥ್ ಅಚ್ಛೆ ಏ ಬಹುತ್ ಕಂ ಹೋತಾ ಹೈ
ತು ಶಿವಾ ಹೈ ಸತ್ಯಾ ಹೈ ಸುಂದರ್ ಭೀ ಹೈ ತುಹೀ ಅಯ್ ಖ಼ುದಾ
ತೇರೇ ಭಕ್ತೋಂ ಮೇ ಏ ಆಖ಼ೀರ್ ಶಾಜ಼ೋ ನಾದಿರ್ ಕ್ಯೂಂ ಹುವಾ ?

ದೋಮೇ ಅಲ್‌ಹಾಸಿಲ್ ಫ಼ಖ಼್ತ್ ಇನ್‌ಸಾನೋಂ ಕೀ ತಖ಼ಸೀಮ್ ಹೈ
ಇನ್‌ಸಾಂ ಅಚ್ಛೇ ಯಾ ಬುರೇ ಲಾಯಾನೀ ಏ ತಫ಼್ ಹೀಮ್ ಹೈ

پائی جاتی ہیں جہاں میں ذاتیں بے شک بے شمار
ملک میں اپنے قریباً جن کے گنتی تین ہزار
دو عدد ذاتیں ہی ہیں سوچیں اگر تو پائیدار
نسل انسانی کا مرد و زن پہ ہے دار و مدار
رنگوں میں کچھ کالے اور کچھ رنگوں کے گورے بھی ہیں
منکر و مِلحد بھی حق کو ماننے والے بھی ہیں
چھوت اچھوت اِن کا طریقہ اور وطیرہ اِمتیاز
مغربی ہونے پہ کچھ کو مشرقی ہونے پہ ناز
ہمدم اعلیٰ ذات کا ہمراز ادنیٰ کا کوئی
دوستی اور دشمنی کے باب میں ہے سازباز
مِلتا ہے فتویٰ میں اک مُسلم کو کافِر کا خطاب
اِنفنڈال اور کرسچن کا فرق ان میں لاجواب
دو میں الحاصل فقط اِنسانوں کی تقسیم ہے
انساں اچھے یا بُرے لایعنی یہ تفہیم ہے

ಜಗತ್ತಿನಲ್ಲಿ ಜಾತಿಗಳು ಸಾವಿರ ಸಾವಿರ ಇವೆಯಂತೆ,
ನನ್ನ ದೇಶದಲ್ಲಿಯೇ ಸುಮಾರು ಮೂರು ಸಾವಿರ ಇವೆಯಂತೆ !
ಆರೈದು ನೋಡಿದರೆ ಎರಡೇ ಜಾತಿಗಳಯ್ಯಾ ಜಗದಲ್ಲಿ !
ಸ್ತ್ರೀ ಪುರುಷರೆಂಬ, ಕರಿಯ - ಬಿಳಿಯರೆಂಬ,
ಆಸ್ತಿಕ-ನಾಸ್ತಿಕರೆಂಬ, ಪೌರ್ವಾತ್ಯ-ಪಾಶ್ಚಿಮಾತ್ಯರೆಂಬ,
ಸ್ಪೃಶ್ಯಾಸ್ಪೃಶ್ಯರೆಂಬ, ಕುಲಜ-ಕುಲಹೀನರೆಂಬ,
ಭವಿ-ಭಕ್ತರೆಂಬ, ಮುಸ್ಲಿಂ-ಕಾಫರರೆಂಬ,
ಕ್ರಿಶ್ಚಿಯನ್ - ಇನ್ಫಿಡೆಲರೆಂಬ ಎರಡು ಜಾತಿಗಳಲ್ಲ -
ಒಳ್ಳೆಯವರು ಕೆಟ್ಟವರೆಂಬ
ಎರಡೇ ಜಾತಿ ನೋಡಾ,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಪಾಯಿ ಜಾತಿ ಹೈಂ ಜಹಾಂ ಮೇ ಜ಼ಾತೇಂ ಬೇಶಕ್ ಬೇಶುಮಾರ್
ಮುಲ್ಕ ಮೇ ಅಪ್‌ನೇ ಖ಼ರೀಬನ್ ಜಿನಕೀ ಗಿನ್‌ತೀ ತೀನ್ ಹಜ಼ಾರ್
ದೋ ಅದದ್ ಜ಼ಾತೇಂ ಹೀ ಹೈಂ ಸೂಚೇಂ ಅಗರ್ ತೋ ಪಾಯೆದಾರ್
ನಸ್‌ಲೆ ಇನ್‌ಸಾನೀ ಕಾ ಮರ್ದ್ ಔರ್ ಜ಼ನ್ ಪೇ ಹೈ ದಾರ್-ಓ-ಮದಾರ್
ರಂಗೋಂ ಮೇ ಕುಛ್ ಕಾಲೇ ಔರ್ ಕುಛ್ ರಂಗೋಂಕೆ ಗೋರೇ ಭೀ ಹೈಂ
ಮುನ್‌ಕಿರ್ ಓ ಮುಲ್‌ಹಿದ್ ಭೀ ಹಖ಼್ ಕೋ ಮಾನ್‌ನೇ ವಾಲೇ ಭೀ ಹೈಂ
ಚೂತ್ - ಅಚೂತ್ ಉನ್‌ಕಾ ತರೀಖ಼ಾ ಔರ್ ಮತೀರಾ ಇಂತಿಯಾಜ಼್
ಮಘರಿಬೀ ಹೋ ನೇ ಪೇ ಕುಛ್ ಕೋ ಮಶ್‌ರಿಖ಼ೀ ಹೋನೇ ಪೇ ನಾಜ಼್
ಹಮ್‌ದಮ್ ಅಲಾ ಜ಼ಾತ್ ಕಾ ಹಮ್‌ರಾಜ಼್ ಅದ್‌ನಾ ಕಾ ಕೋಯಿ
ದೋಸ್ತೀ ಔರ್ ದುಶ್‌ಮನಿ ಕೇ ಬಾಬ್ ಮೇ ಹೈ ಸಾಜ಼್ ಬಾಜ಼್
ಮಿಲ್‌ತಾಹೈ ಫ಼ತ್‌ವಾ ಮೇ ಏಕ್ ಮುಸ್‌ಲಿಮ್ ಕೋ ಕಾಫ಼ರ್ ಕಾ ಕೀತಾಬ್
ಇನ್ ಪೆಂಢಾಲ್ ಔರ್ ಕ್ರಿಸ್ತ್ರಿಯಿನ್ ಕಾ ಫ಼ರ್‌ಖ಼ ಉನ್‌ಮೇ ಲಾಜವಾಬ್

ವಿಜಯಗಳಲ್ಲಿ ವಿಜಯ ಮನೋವಿಜಯ,
ಪರಿವರ್ತನೆಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಹೃದಯಪರಿವರ್ತನೆ,
ಕ್ರಾಂತಿಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ವಿಚಾರಕ್ರಾಂತಿ,
ಕಲೆಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಜೀವನಕಲೆ,
ಭಾಷೆಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಭಾಷೆ,
ಭೂಮಿಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಭೂಮಿ,
ಹೃದಯಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಹೃದಯ,
ಶಕ್ತಿಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಆತ್ಮಶಕ್ತಿ,
ಮುಕ್ತಿಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಜೀವನ್ಮುಕ್ತಿ,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಮತಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮನುಜಮತ !

ಕಾಮಿಯಾಬೀ ಖ಼ಲ್‌ಬ ಕೀ ಹೈ ಕಾಮಿಯಾಬೀ ಎ ಅಜ಼ೀಂ
ದಿಲ್ ಕೀ ತಬ್‌ದಿಲೀ ಸೇ ಹೀ ಬನ್‌ತಾಹೇ ದಿಲ್ ಅಜ಼ಮತ್ ಕಾಘರ್
ಇನ್‌ಖ಼ಿಲಾಬಾತ್ ಇಸ್ ಜಹಾಂ ಮೇ ಹೈಂ ಕಯೀಂ ಅಖ಼್‌ಸಾಮ್ ಕೇ
ಇನ್‌ಖ಼ಿಲಾಬೇ ಜ಼ಹೆನ್ ಸೇ ತರ್‍ರಾಹ್ ಯೇಂ ಜ಼ಹೆನೀ ಬೆಹರ್-ಓ-ಬರ್
ಜ಼ಿಂದಾಗಾನೀ ಕೇ ಚಲನ್ ಅತ್ವಾರೋಫನ್ ಹೈಂ ಬೇಶುಮಾರ್
ಕಾರ್ ಬಂಧ್ ಅಚ್ಛೆ ತರೀಖ಼ೋ ಪರ್ ಹೋ ಹರ್ ದಮ್ ಹರ್ ಬಶರ್
ಸಭ್ ಮೇ ಹೋತಿ ಹೈ ಜ಼ಬಾನೇ ಮಾದರಿ ಅಫ಼್‌ಜ಼ಲ್ ಸುಖ಼ುನ್
ಪ್ಯಾರಾ ಹೋತಾ ಹೈ ವತನ್ ಮೇ ಮಾದರಿ ಅಪ್‌ನಾ ವತನ್
ಖ಼ಲ್‌ಬೇ ಮಾದರ್ ಕೇ ಸಿವಾ ಅಜ಼್‌ಮತ್ ಕೇ ಲಾಯಖ಼್ ಕುಛ್ ನಹೀಂ
ಖ಼ೂವತೇ ಈಮಾಂ ಭೀ ಖ಼ೂವತ್ ಮೇ ಬಢ್‌ಕರ್ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಮುಕ್ತಿ ಜೀವನ್ ಮೇ ಮಿಲೇ ತೋ ಕಾಮಿಯಾಬೀ ಹೈ ಬಢೀ
ಸಭ್ ಮಜ಼ಾಹೆಬ್ ಮೇ ಫ಼ಖ಼ತ್ ಇನ್‌ಸಾನಿ ಮಜ಼್‌ಹಬ್ ಮೋತಬರ್

کامیابی قلب کی ہے کامیابئ عظیم
دِل کی تبدیلی سے ہی بنتا ہے دل عظمت کا گھر
انقلابات اس جہاں میں ہیں کئی اقسام کے
انقلاب ذِہن سے تھّرائیں ذہنی بحر و بر
زندگانی کے چلن اطوار و فن ہیں بے شمار
کاربند اچھے طریقوں پر ہو ہر دم ہر بشر
سب میں ہوتی ہے زبانِ مادری افضل سخن
پیارا ہوتا ہے وطن میں مادری اپنا وطن
قلب مادر کے سوا عظمت کی لائق کچھ نہیں
قوتِ ایماں بھی ہے قوت میں بڑھ کر سر بسر
مکتی جیون میں ملے تو کامیابی ہے بڑی
سب مذاہب میں فقطِ انسانی مذہب معتبر

ಬೇರುಳಿಸಿ ಕಡಿದ ಗಿಡ ಚಿಗಿಯಬಹುದು ಮತ್ತೆ,
ಬೇರ್ವೆರೆಸಿ ಕಿತ್ತ ಗಿಡ ಚಿಗಿಯಬಹುದೇನಯ್ಯಾ?
ಸಂರಕ್ಷಿತ ಬೀಜ ಮೊಳೆಯಬಹುದಾಗಲಿ
ಹುಳು ತಿಂದ ಬೀಜ ಮೊಳೆಯಬಹುದೇನಯ್ಯಾ?
ಸೆಲೆಯಿದ್ದ ಭಾವಿ ತುಂಬಬಹುದು ಮತ್ತೆ,
ಹಾಳು ಬಿದ್ದ ಬಾವಿ ತುಂಬಬಹುದೇನಯ್ಯಾ?
ಉಸಿರಿದ್ದ ರೋಗಿ ಗುಣವಾಗಬಹುದಾಗಲಿ
ಉಸಿರಳಿದ ರೋಗಿ ವಾಸಿಯಾಗಬಲ್ಲನೇನಯ್ಯಾ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಮಾನವತ್ವ ಉಳಿದ ನರ ನರೋತ್ತಮನಾಗಬಹುದಾಗಲಿ
ಅಮಾನುಷನು ಅತಿ ಮಾನವನಾಗಬಲ್ಲನೇನಯ್ಯ -
ನಿನ್ನ ಕೃಪೆಯಿಲ್ಲದೆ?

ಜಢ್ ಕೋ ಸಾಬಿತ್ ರಖ್ ಕೇ ಕಾಟಾ ಜಾಯೇಗ ಜೋ ಭೀ ಶಜರ್
- ಹೋಕೆ ಓ ಶಾದಾಬ್ ಉಭ್‌ರೇಗಾ ಜ಼ಮೀ ಕೀ ಸತ್ತೇ ಫರ್
ಜಿಸ್ ಕೀ ಜಢ್ ಹೀ ಕಾಟ್‌ಕರ್ ರಖ್ದೀ ಗಯೀ ಹೋ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹ ಉಭ್‌ರೇಗಾ ಮಹ್‌ರೂಮೇ ಹಯಾತ್ ಐಸಾ ಶಜರ್
ತುಖ್ಮ್‌ಮರೇಜ಼್ೀ ಕೀ ಹೈಂ ಖ಼ಾಬಿಲ್ ಬೀಜ್ ಜೋ ಅಸ್‌ಲಿ ರಹೇಂ
ಓ ಕಹಾಂ ಉಭ್‌ರೇಂಗೆ ಕೀಡಾ ಉನ್ ಕೋ ಖಾಯಾ ಹೋ ಆಗರ್
ಝರ್‌ನೇ ಹೋಂಗೆ ತೋ ಕುಂವಾ ಪಾನಿಸೇ ಹೋತಾ ಹೈ ಭರಾ
ಪಾನೀ-ಕೀ ಆಮದ್ ಹೋ ತೋ ಸೂಖ್ ಜಾನೆ ಕಾ ಹೈ ಡರ್
ಕೋಯಿ ಹೋ ಬೀಮಾರ್ ತೋ ಮುಮ್‌ಕಿನ್ ಹೈ ಸೇಹತ್‌ಯಾಬ್ ಹೋ
ಮೌತ್ ಸೇ ಜೋ ಹೋ ಖರೀಂ ಹೋಗಾನ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಓ ಬಶರ್

ಜೋ ಕರೇ ಇನ್‌ಸಾಂ ನವಾಜ಼ೀಂ ಬಸ್ ವಹೀ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಹೈ
ಎಕ್ ಉಜಢ್ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಸೇ ಉಸ್‌ಕಿ ತವಖ಼ೋ ಕ್ಯಾ ಮಗರ್
ಚಾಹಿಯೇ ತೇರಿ ರಜ಼ಾ ಕೋ ಭೀ ತೇರಾ ಲುತ್‌ಫ಼್-ಓ-ಕರಮ್
ಔರ್ ಬಜುಜ಼್ ಉಸ್ ಕೆ ಇಲಾಹೀ ಹೋನ ಹಾಸಿಲ್ ಎ ಸಮರ್

جڑ کو ثابت رکھ کے کاٹا جائیگا جو بھی شجر
ہو کے وہ شاداب اُبھرے گا زمیں کی سطح پر
جِس کی جڑ ہی کاٹ کر رکھ گئی ہو سر بسر
کِس طرح اُبھرے گا محروم حیات ایسا شجر
تخم زیزی کے ہیں قابلِ بیج جو اصلی رہیں
وہ کہاں اُبھرینگے کیڑا ان کو کھایا ہو اگر
جھرنے ہونگے تو کنواں پانی سے ہوتا ہے بھرا
پانی کی آمد نہ ہو تو سُوکھ جانے کا ہے ڈر
کوئی ہو بیمار تو ممکن ہے صحتیاب ہو
موت سے جو ہو قرین ہو گا نہ بہتر وہ بشر
جو کرے اِنساں نوازی بس وہی اِنسان ہے
ایک اُجڈ انسان سے اُسکی توقع کیا مگر
چاہیئے تیری رضا کو بھی ترا لطف و کرم
اور بجز اُس کے اِلٰہی ہو نہ حاصل یہ ثمر

ಊರ ಮುಂದೆ ಹೊಳೆ ಹರಿದಾಕ್ಷಣ
ಊರವರೆಲ್ಲ ನಿತ್ಯಸ್ನಾನಿಗಳು,
ಈಸಬಲ್ಲವರೇನಯ್ಯಾ ?
ಊರಲ್ಲಿ ನೂರು ದೇವಾಲಯಗಳಿವೆಯೆಂದು
ಊರವರೆಲ್ಲ ದೈವಭಕ್ತರು,
ಧರ್ಮಾತ್ಮರೇನಯ್ಯಾ ?
ಊರಲ್ಲಿ ಓಣಿ ಓಣಿಗೆ ಶಾಲೆಯಿದೆಯೆಂದು
ಊರವರೆಲ್ಲ ನೈಜ ವಿದ್ಯಾವಂತರಿರುವರೇನಯ್ಯಾ ?
ಊರಲ್ಲಿ ಎಲ್ಲ ತರದ ಆಸ್ಪತ್ರೆಗಳಿದ್ದಾಕ್ಷಣ
ಊರವರೆಲ್ಲ, ಆರೋಗ್ಯವಂತರು,
ನಿರೋಗಿಗಳೇನಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಶರೀರ ಸಜೀವವಿದ್ದಾಕ್ಷಣ
ಅಲ್ಲಿ ಮಾನವತೆಯೂ ಜೀವಂತವಿದೆಯೆನ್ನಬಹುದೇನಯ್ಯಾ ?
ದೇಹ ಜೀವಂತವಿದ್ದೂ
ದಯೆ ಸತ್ತಿರಬಹುದಯ್ಯಾ ,
ಹೃದಯ ಬತ್ತಿರಬಹುದಯ್ಯಾ ,
ಮಾನವತೆ ಮೃತವಾಗಿರವಹುದಯ್ಯಾ ;

ಗಾಂವ್ ಮೇ ಹೋಗಿ ನದಿ ತೋ ಕ್ಯಾ ಏ ಸಮ್‌ಝೇಗಾ ಕೋಯಿ
ಹೈಂ ಸಭಿ ತೈರಾಕ್ ಔರ್ ಹರ್ ದಿನ್ ನಹಾನೇ ವಾಲೇ ಭೀ
ಎಕ್ ಸೌ ಮೌಜೂದ್ ಹೋಂ ಗಾಂವೋಂ ಮೇ ದೇವಲ್ ತೋ ಕಹೋ
ಗಾಂವ್ ವಾಲೇ ಬನ್ ಸಕೇಂಗೆ ಸಬ್ ಕೆ ಸಬ್ ಕ್ಯಾ ಮಜ಼್‌ಹಬೀ
ಗಾಂವ್ ಮೇ ಹೋ ದರ್‌ಸಗಾಹೇಂ ಹರ್ ಜಗಹೇ ಹರ್‌ಹರ್ ಗಲೀ
ಗಾಂವ್ ವಾಲೇ ಕ್ಯಾ ಬನೇಂಗೇ ಲಾಯಖ಼್ - ಓ - ಫಾಜ಼ಿಲ್ ಸಭೀ
ಹೋಂ ಆಗರ್ ಮೌಜ಼ೂದ್ ಗಾಂವ್‌ಮೇ ಷಿಫ಼ಾಖಾನೆ ಬಹುತ್
ತಂದುರುಸ್ತ್ ಏಹ್‌ಬಾಬ್ ಸೇ ಕ್ಯಾ ಹೋಗಿ ಸಬ್ ಬಸ್ತಿ ಭರಿ

ಜ಼ಿಂದಗೀ ಕೋ ಹೈ ಫ಼ಖ಼ತ್ ಇನ್‌ಸಾನೀಯತ್ ಸೇ ವಾಸ್ತಾ
ವರ್ನಾ ಜ಼ಿಂದಾ ಹೋಕೆ ಭೀ ಛಾಯೀ ರಹೇಗಿ ಮುರ್‌ದನೀ
ದಿಲ ಆಗರ್ ಬುಝ್ ಜಾಯೇ ತೋ ಬುಝ್‌ಜಾತೀ ಹೈ ಇನ್‌ಸಾನಿಯತ್
ದಿಲ್ ನ ಜ಼ಿಂದಾ ಹೋತೋ ಕಹ್‌ತೆ ಹೈಂ ಉಸೆ ಮುರ್‌ದಾ ದಿಲೀ

گاؤں میں ہو گی ندی تو کیا یہ سمجھے گا کوئی
ہیں سبھی تیراک اور ہر دن نہانے والے بھی
ایک سو موجود ہوں گاؤں میں دیول تو کہو
گاؤں والے بن سکیں گے سب کے سب کیا مذہبی
گاؤں میں ہوں درسگاہیں ہر جگہ ہر ہر گلی
گاؤں والے کیا بنیں گے لائق و فاضل سبھی
ہوں اگر موجود گاؤں میں شفا خانے بہت
تندرست احباب سے کیا ہو گی سب بستی بھری
زندگی کو ہے فقطِ انسانیت سے واسطہ
ورنہ زِندہ ہو کے بھی چھائی رہیگی مُردنی
دِل اگر بجھ جائے تو بجھ جاتی ہے انسانیت
دل نہ زندہ ہو تو کہتے ہیں اُسے مُردہ دلی

ಪ್ರೀತಿಸುವ ಹೃದಯವೊಂದಿದ್ದರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದ ಹಾಗೆ
ಅದಿಲ್ಲದಿರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದೂ ಇಲ್ಲದಂತಯ್ಯಾ !
ಸತ್ಯದರ್ಶನ ಸ್ನಿಗ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಿವದ ಸಂಪಾದನೆ ಶುದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಸುಂದರದ ಸಾಧನೆ ಸಮೃದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಧರ್ಮ ಪರಿಪಾಲನೆ ಪ್ರಬುದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಾಸನ ಸರಕಾರಗಳ ಸಫಲತೆ ಸನ್ನದ್ಧ ಹೃದಯಗಳ ಮೂಲಕ,
ಜೀವನದ ಸಾರ್ಥಕತೆಯೇ ಸದುಹೃದಯದಿಂದಯ್ಯಾ ;
ಗುರಿಗಳಲ್ಲಿ ಗುರಿ ಸಹೃದಯರ ಸೃಷ್ಟಿ ;
ಸಾಧನಗಳಲ್ಲಿ ಸಾಧನ ಹೃದಯದ ದೃಷ್ಟಿ ;
ಸಿರಿವಂತಿಕೆಯನ್ನು ನೀಡು, ಬಿಡು -
ಹೃದಯವಂತಿಕೆಯನ್ನು ಬಿಡದೆ ಕೊಡು,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಹೋಗಾ ಸಭ್ ಕುಛ್ ದಿಲ್ ಅಗರ್ ಹೋ ಪ್ಯಾರ್-ಔರ್- ಉಲ್‌ಫತ್‌ಸೇ ಭರಾ
ಏನ ಹೋತೋ ಹೋಕೇ ಸಭ್‌ಕುಛ್ ಭೀ ನಹೀಂ ಹೈ ಫ಼ಾಯಿದಾ
ಹಖ಼್ ಕೀ ಹೋ ಪೆಹ್‌ಚಾನ್ ದಿಲ್ ಇಖ್‌ಲಾಸೇ ಪುರ್‌ಹೋ ಅಗರ್
ಪಾಕೀಯೇ ದಿಲ್ ಸೇ ಬಶರ್ ಹೋಗಾ ಬಹೀಖ಼್ವಾಹೇ ಬಶರ್
ಹುಸ್‌ನೇ ಫಿತ್‌ರತ್ ಚಾಹಿಯೇ ತೋ ಮಾಂಗ್ ಲೇ ಖ಼ಲ್‌ಬೇಸಲೀಂ
ಖಲ್‌ಬಕೋ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಹೋಗಿ ಹುಸ್ನೇ ಫ಼ಿತ್‌ರತ್ ದೇಖ್‌ಕರ್
ರಾಜ಼್ ತಕ್‌ಮೀಲೆ ಇಬಾದತ್ ಕಾ ಇಸೀ ಮೇ ಹೈ ನಹಾಂ
ಖ಼ಲ್‌ಬ ಭರಜಾತಾ ಹೈ ಇರ್‌ಫ಼ಾನ್- ಔರ್ - ಅಖ಼ೀದತ್ ಸೇ ಮಗರ್
ದೀನ್ -ಓ-ಮಜ಼್‌ಹಬ್ ಕೀ ಇಫಾದತ್ ಹೈ ಎಕ್ ಅಮ್‌ರೇ ಲಾಜೀಮಿ
ಮುಸ್ತ್ ಇದ್ ದಿಲ್ ಹೋತೋ ಹೋ ಉಸ್ ಅತೆ ದಿಲ್ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಸಾಫ್ ದಿಲ್ ಕೇ ಸಾಥ್ ಗುಜ಼ರೇ ಜ಼ೀಸ್ತ್ ತೋ ಹೋ ಸಾಫ಼್ ಜ಼ೀಸ್ತ್
ಖ಼ಲ್ಬ್ ಅಥ್ಥರ್ ತೀ ಹೈ ಮಂಜ಼ಿಲ್, ಮಂಜ಼ಿಲೋಂಮೆ ಖೂಬ್ ತರ್

ದೌಲತ್ - ಎ - ದಿಲ್ ಕೇ ಆತೀಯೇ ಸೇ ನರಕ್ ಮೆಹ್‌ರೂಮ್ ತು
ತಾ ಕೆ ಹೋ ರೋಷನ್ ಜ಼ಮೀರೀ ಹಾಸಿಲ್ ಔರ್ ಖ಼ಲ್ಬೀ ನಜ಼ರ್

ہو گا سب کچھ دِل اگر ہو پیار و اُلفت سے بھرا
یہ نہ ہو تو ہو کے سب کچھ بھی نہیں ہے فائدہ
حق کی ہو پہچان دِلِ اخلاص سے پُر ہو اگر
پاکیٔ دِل سے بشر ہو گا بہی خواہِ بشر
حُسنِ فطرت چاہیئے تو مانگ لے قلب سلیم
قلب کو تسکین ہو گی حُسنِ فطرت دیکھ کر
راز تکمیلِ عبادت کا اسی میں ہے نہاں
قلب بھر جاتا ہے عرفان و عقیدت سے مگر
دین و مذہب کی حفاظت ہے اک امر لازمی
مستعد دل ہو تو ہو گی وسعتِ دل سر بسر
صاف دِل کے ساتھ گذرے زیست تو ہو صاف زِیست
قلب اطہر کی ہے منزل منزلوں میں خوب تر
دولتِ دل کے عطیّہ سے نہ رکھ محروم تُو رب

ದೌಲತ್ - ಏ - ದಿಲ್ ಕೇ ಅತೀಯೇ ಸೇ ನರಕ್ ಮೆಹ್‌ರೂಮ್ ತು
ತಾ ಕಿ ಹೋ ರೋಷನ್ ಜ಼ಮೀರೀ ಹಾಸಿಲ್ ಔರ್ ಖ಼ಲ್ಬೀ ನಜ಼ರ್

ہو گا سب کچھ دِل اگر ہو پیار و اُلفت سے بھرا
یہ نہ ہو تو ہو کے سب کچھ بھی نہیں ہے فائدہ
حق کی ہو پہچان دِلِ اخلاص سے پُر ہو اگر
پاکیٔ دِل سے بشر ہو گا بہیبی خواہِ بشر
حُسنِ فطرت چاہیئے تو مانگ لے قلبِ سلیم
قلب کو تسکین ہو گی جُسنِ فطرت دیکھ کر
رازِ تکمیلِ عبادت کا اسی میں ہے نہاں
قلب بھر جاتا ہے عرفان و عقیدت سے مگر
دین و مذہیب کی حفاظت ہے اک اِمر لازمی
مستعد دل ہو تو ہو گی وسعتِ دل سر بسر
صاف دِل کے ساتھ گذرے زلیت تو ہو صاف زِیست
قلبِ اطہر کی ہے منزل منزلوں میں خوب تر
دولتِ دل کے عطیّہ سے نہ رکھ محروم ت رب

ಪ್ರೀತಿಸುವ ಹೃದಯವೊಂದಿದ್ದರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದ ಹಾಗೆ
ಅದಿಲ್ಲದಿರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದೂ ಇಲ್ಲದಂತಯ್ಯಾ !
ಸತ್ಯದರ್ಶನ ಸ್ನಿಗ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಿವದ ಸಂಪಾದನೆ ಶುದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಸುಂದರದ ಸಾಧನೆ ಸಮೃದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಧರ್ಮ ಪರಿಪಾಲನೆ ಪ್ರಬುದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಾಸನ ಸರಕಾರಗಳ ಸಫಲತೆ ಸನ್ನದ್ಧ ಹೃದಯಗಳ ಮೂಲಕ,
ಜೀವನದ ಸಾರ್ಥಕತೆಯೇ ಸದುಹೃದಯದಿಂದಯ್ಯಾ ;
ಗುರಿಗಳಲ್ಲಿ ಗುರಿ ಸಹೃದಯರ ಸೃಷ್ಟಿ ;
ಸಾಧನಗಳಲ್ಲಿ ಸಾಧನ ಹೃದಯದ ದೃಷ್ಟಿ ;
ಸಿರಿವಂತಿಕೆಯನ್ನು ನೀಡು, ಬಿಡು -
ಹೃದಯವಂತಿಕೆಯನ್ನು ಬಿಡದೆ ಕೊಡು,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಹೋಗಾ ಸಭ್ ಕುಛ್ ದಿಲ್ ಅಗರ್ ಹೋ ಪ್ಯಾರ್-ಔರ್- ಉಲ್‌ಫತ್‌ಸೇ ಭರಾ
ಏನ ಹೋತೋ ಹೋಕೇ ಸಭ್‌ಕುಛ್ ಭೀ ನಹೀಂ ಹೈ ಫ಼ಾಯಿದಾ
ಹಖ಼್ ಕೀ ಹೋ ಪೆಹ್‌ಚಾನ್ ದಿಲ್ ಇಖ್‌ಲಾಸೇ ಪುರ್‌ಹೋ ಅಗರ್
ಪಾಕೀಯೇ ದಿಲ್ ಸೇ ಬಶರ್ ಹೋಗಾ ಬಹೀಖ಼ಾಹೇ ಬಶರ್
ಹುಸ್‌ನೇ ಫಿತ್‌ರತ್ ಚಾಹಿಯೇ ತೋ ಮಾಂಗ್ ಲೇ ಖ಼ಲ್‌ಬೇಸಲೀಂ
ಖಲ್‌ಬಕೋ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಹೋಗಿ ಹುಸ್ನೇ ಫ಼ಿತ್‌ರತ್ ದೇಖ್‌ಕರ್
ರಾಜ಼್ ತಕ್‌ಮೀಲೆ ಇಬಾದತ್ ಕಾ ಇಸೀ ಮೇ ಹೈ ನಹಾಂ
ಖ಼ಲ್‌ಬ ಭರಜಾತಾ ಹೈ ಇರ್‌ಫ಼ಾನ್- ಔರ್ - ಅಖ಼ೀದತ್ ಸೇ ಮಗರ್
ದೀನ್ -ಓ-ಮಜ಼್‌ಹಬ್ ಕೀ ಇಫಾದತ್ ಹೈ ಎಕ್ ಅಮ್‌ರೇ ಲಾಜೇಮಿ
ಮುಸ್ತ ಇದ್ ದಿಲ್ ಹೋತೋ ಹೋ ಉಸ್ ಅತೆ ದಿಲ್ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಸಾಫ್ ದಿಲ್ ಕೇ ಸಾಥ್ ಗುಜ಼ರೇ ಜ಼ೀಸ್ತ ತೋ ಹೋ ಸಾಫ಼್ ಜ಼ೀಸ್ತ
ಖ಼ಲ್ಬೆ ಅಥ್ಹರ್ ತೀ ಹೈ ಮಂಜ಼ಿಲ್, ಮಂಜ಼ಿಲೋಂಮೆ ಖೂಬ್ ತರ್

ಅರಬ್ಬೀ ಸಮುದ್ರದಿಂದ ಅಟ್ಲಾಂಟಿಕ್ ಸಾಗರದತ್ತ ಜಲ ಒಂದೇ -
ಸಾಗರ, ಉಪಸಾಗರ, ಆಖಾತಾದಿ ಅನೇಕ ನಾಮಗಳು
ವ್ಯವಹಾರ ಸೌಕರ್ಯಕ್ಕಾಗಿ ಮಾತ್ರ ;
ಖಂಡ ಖಂಡಗಳಲ್ಲಿರುವ ದೇಶ ಪ್ರದೇಶಗಳಲ್ಲಿ ನೆಲ ಒಂದೇ -
ಸಾಮ್ರಾಜ್ಯ, ರಾಜ್ಯ, ಪ್ರಾಂತ ಮುಂತಾದ ಹೆಸರುಗಳು
ಆಳುವವರ, ಆಡಳಿತದ ಸೌಲಭ್ಯಕ್ಕಾಗಿ ಮಾತ್ರ ;
ಉತ್ತರ ಧ್ರುವದಿಂದ ದಕ್ಷಿಣ ಧ್ರುವದವರೆಗೆ
ಮಾನವನ ಆಶೋತ್ತರಗಳು ಒಂದೇ -
ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಭಾಷೆ ಉಪ ಭಾಷೆಗಳು
ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿಯ ಅನುಕೂಲಕ್ಕಾಗಿ ಮಾತ್ರ ;
ಇದು ಕಾರಣ, ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಎಲ್ಲ ದೇಶಗಳ, ಎಲ್ಲ ಭಾಷೆಗಳ,
ಎಲ್ಲ ವರ್ಗಗಳ, ಎಲ್ಲ ವರ್ಣಗಳ,
ಎಲ್ಲ ಮತಗಳ, ಎಲ್ಲ ಪಂಥ ಪಥಗಳು
ಎಲ್ಲ ಜನರನ್ನು ನನ್ನವರೆನ್ನುವ,
ನನ್ನವರಂತೆಯೇ ಪ್ರೀತಿಸುವ ಹೃದಯವನ್ನು ನೀಡಾ !

ಬೆಹ್‌ರೇ ಅಟ್ಲಾಂಟಿಕ್, ಅರಬ್ ಹೋ ಯಾ ಕೋಯೀ ಬಹ್‌ರೇ ದೀಗರ್
ಪಾನೀ ಕೆ ಇನ್ ಸಿಲ್‌ಸಿಲೋಂಕೆ ನಾಮ್ ಹೈಂ ಎಕ್ ಎಕ್ ಮಗರ್
ಕೋಯಿ ಕಹ್‌ಲಾಯೇ ಬಹೀರಾ ಯಾ ಖಲೀಖ್ ಔರ್ ಬಹೆರ್ ಝೀಲ್
ನಾಮ್ ಇನ್‌ಸಾನೀ ಸಹೂಲತ್ ಕೇ ಹೈ ಖಾತೀರ್ ಮೊತಬರ್
ಬರ್ರೆ ಆಜ಼ಮ್ ಔರ್ ವತನ್, ಮುಲ್ಕ ಏಕ್ ಹೀ ಹೈ ಸರ್ ಜ಼ಮೀಂ
ಸಲ್‌ತನತ್ ಸೂಬೇ ಹುಕುಮತ್ ಕೀ ಹೈಂ ಖಾತಿರ್ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಕೋಯಿ ಬಾಷಿಂದಾ ಶುಮಾಲಿ ಯಾ ಜುನೂಬೀ ಹೋ ಕೊಯಿ
ಆರ್‌ಜ಼ೂಂಯೇ ಏಕ್ ಜೈಸಿ ಹೋತಿ ಹೈಂ ಸಬ್ ಕೀ ಮಗರ್

ಹೈಂ ಜಬಾನೆ ಬೋಲಿಯಾಂ ಸಬ್ ಆಲಯೇ ಮಾಫಿಉಜ್ ಜ಼ಮೀರ್
ಹೈ ಎ ಇನ್‌ಸಾನಿ ಸಹೂಲತ್ ಕಾ ತರೀಖಾ ಕಾರ್‌ಗರ್
ಹೈ ದುವಾ ರಬ್ಬೇ ದೋ ಆಲಂ ಸಾರೇ ತಬ್‌ಕೌಂ ನಸಲೌಂ ಮೇ
ಅಪ್‌ನೋಂ ಜೈಸಿ ಲೌರಹೇ ಛಾಯೇ ಹರ್ ಏಕ್ ಕೆ ಖಲ್ಬ ಪರ್

بحرِ اٹلانٹک عرب ہو یا کوئی بحرِ دگر
پانی کے ان سلسلوں کے نام ہیں اک اک مگر
کوئی کہلائے بحیرہ یا خلیج و بحر جھیل
نام انسانی سہولت کے ہیں خاطر معتبر
برِّ اعظم اور وطن ملک ایک ہی ہے سر زمیں
سلطنت صوبے حکومت کی ہیں خاطرِ سر بسر
کوئی باشندہ شمالی یا جنوبی ہو کوئی
آرزوئیں ایک جیسی ہوتی ہیں سب کی مگر
ہیں زبانیں بولیاں سب آلۂ مافی الضّمیر
ہے یہ انسانی سہولت کا طریقہ کارگر
ہے دُعا ربِ دوعالم سارے طبقوں نسلوں میں
اپنوں جیسی لو رہے چھائی ہر اک کے قلب پر

ಈ ವಿಶಾಲ ವಿಶ್ವದಲ್ಲಿ ನಾನೊಬ್ಬನೇ ಬದುಕಿಲ್ಲ

ನನ್ನೊಬ್ಬನಿಗಾಗಿಯೇ ಈ ಲೋಕವಿಲ್ಲ !

ನಾನು ಒಂಟಿಯಾಗಿ ಬದುಕುವಂತಿಲ್ಲ,

ನಾಲ್ವರಿಗಂಟಿಕೊಳ್ಳದೆ ಜೀವಿಸುವಂತಿಲ್ಲ,

ಲಕ್ಷ ಜನ ಅಪ್ರತ್ಯಕ್ಷವಾಗಿ ದುಡಿಯದೆ

ನನಗೆ ಬೇಕಾದುದೆಲ್ಲವ ಪಡೆಯುವಂತಿಲ್ಲ !

'ಜಗತ್ತಿರುವುದು ನನಗಾಗಿ', ಎಂದು ಎನ್ನುವವರೆನ್ನಲಿ,

'ನಾನು ಜಗತ್ತಿಗಾಗಿ', ಎಂದೆನಿಸಯ್ಯ ಎನ್ನಿಂದ;

'ದೇಶವಿರುವುದು ನನಗಾಗಿ', ಎಂದು ಎನ್ನುವವರೆನ್ನಲ್ಲಿ,

'ನಾನು ದೇಶಕ್ಕಾಗಿ', ಎಂದೆನ್ನಿಸಯ್ಯ ನನ್ನಿಂದ;

'ಎಲ್ಲರೂ ನನಗಾಗಿ', ಎಂದು ಉಬ್ಬಿ ಕೊಬ್ಬದೆ,

'ನಾನೆಲ್ಲರಿಗಾಗಿ', ಎಂದು ಆನಂದಿಸುವಂತೆ ಮಾಡಯ್ಯಾ,

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಇಸ್ ಅಜ಼ೀಮ್ ಆಲಂ ಮೇ ತನ್ಹಾ ಔರ್ ಅಕೇಲಾ ಮೈ ಕಹಾಂ

ಸಾರೇ ಆಲಂ ಮೇ ರಹುಂ ಜ಼ಿಂದಾ ಮೈ ಹೀ ಕೈಸೇ ಯಹಾಂ

ತನ್ಹಾ ಜೀ ಸಕ್ತಾ ಹುಂ ಮೈ ಬಜ಼ಾರೇ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ಕಹಾಂ

ಚಾರ್ ಲೋಗೋಂ ಮೇ ಮಿಲೂಂ ಜಬ್‌ತಕ್ ನ ಹೋಲೂಂ ಶಾದ್‌ಮಾ

ಮೈ ಕಮಾವೂಂಗಾ ನಹೀಂ ಜಬ್‌ತಕ್ ನ ಲಾಖೋಂ ಮೇ ಮಿಲೂಂ

ದಿಲ್ ಸೇ ಜೋ ಚಾಹೂಂ ಓ ಕರೂಂ ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹ ಹಾಸಿಲ್ ಓ ಯಹಾಂ

ಹೈ ಜಹಾಂ ಸಭ್ ಕೇ ಲಿಯೇ ಮೈ ಹೂಂ ಜಹಾಂ ಕೆ ವಾಸ್ತೇ

ಜಿಸ್ ತರ್‌ಹೆ ಹೇ ಸಲ್‌ತನತ್ ಔರ್ ಮುಲ್ಕ ಸಭ್ ಕೆ ವಾಸ್ತೇ

ಜ಼ಿಂದಗೀ ಮೆ ಮೇರಾ ಜೀನಾ ಹೈ ಜಹಾನೋಂ ಕೇ ಲಿಯೇ

ಹೈಂ ಇಸಿತರ್‌ಹೆ ಜಹಾಂ ಕೆ ಮುಲ್ಕ ಸಾರೋಂಕೇ ಲಿಯೇ

اس عظیم عالم میں تنہا اور اکیلا میں کہاں

سارے عالم میں رہوں زِندہ میں ہی کیسے یہاں

تنہا جی سکتا ہوں میں بازار دُنیا میں کہاں

چار لوگوں مین ملوں جب تک نہ ہولوں شادماں

میں کماؤں گا نہیں جب تک نہ لاکھوں میں مِلوں

دل سے جو چاہوں کروں کس طرح حاصل دہ یہاں

ہے جہاں سب کے لئے میں ہوں جہان کے واسطے

جِس طرح ہے سلطنت اور ملک سب کے واسطے

زندگی میں میرا جینا ہے جہانوں کے لئے

ہیں اس طرح جہاں کے مُلک ساروں کے لئے

ಇನ್ನೊಬ್ಬರ ಕೈಯ ತುತ್ತ ಕಸಿದು ತಿನ್ನುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಹಸಿದಿರುವುದೇ ಅಸನವಯ್ಯಾ ;
ಇನ್ನೊಬ್ಬರ ಹೆಸರ ಕೆಡಿಸಿ ಹೆಸರಾಗುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಹೆಸರಿಲ್ಲದಿರುವುದೇ ಸಸಿನವಯ್ಯಾ ;
ಇನ್ನೊಬ್ಬರ ತುಳಿದು ಮುಂದೆ ಹೋಗುವುದಕ್ಕಿಂತ
ಹಿಂದೆ ಉಳಿದಿರುವುದೇ ಹಸನವಯ್ಯಾ !
ಅನ್ಯರ ಹಿತದಲ್ಲಿ ಅವಿತ
ತನ್ನ ಹಿತವನ್ನು ಅರಿಯದವ
ತನ್ನ ಹಿತವಾವುದೆಂಬುದನ್ನೇ ತಿಳಿಯದ
ತಿಳಿವಿನ ಹಗೆಯಯ್ಯಾ - ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಛೀನ್ ಕರ್ ಲುಖ್ಮಾ ಕಿಸೀಕೆ ಮೂಹ್ ಕಾ ಖಾನೇ ಕೆ ಬಜಾಯ್
ಲಾಖ್ ದರ್ಜೆ ಹೈ ಭಲಾ ಕರ್‌ನಾ ಖೀನಾಅತ್ ಭೂಕ್ ಫರ್
ಘೈರ್ ಕೀ ಬದ್‌ನಾಮೀ ಸೇ ನಾಮ್ ಅಪ್‌ನಾ ಹೋತಾ ಹೈ ಜಹಾಂ
ಮೋಲ್ ಲೇನಾ ಹೈ ಭಲಾ ಬದ್‌ನಾಮೀ ಅಪ್‌ನೀ ಬೇಖತರ್
ರೋಂದ್ ಕರ್ ಔರೋಂಕೋ ಭಡ್ ಜಾನೇ ಸೇ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಹೈ ಕಹೀಂ
ಪೀಛೇ ಹೀ ರಹೇ ಜಾಯೇಂ ತೋ ಏ ಫಯಿಸಲಾ ಹೈಂ ಮೊತಬರ್
ಆದ್‌ಮೀ ಅಪ್‌ನಾ ಮಫಾದ್ ಔರ್ ನಫಾ ಪಾನೇ ಕೇಲಿಯೇ
ಘೈರ್ ಕಾ ನುಖ್‌ಸಾನ್ ಕರ್‌ನಾ ಹೈ ಬುರಾ ಹೀ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಜೋ ಕೋಯಿ ಮಲ್‌ಹೂಜ್ ರಖ್ಖೇ ಸಿರ್ಫ್ ಅಪ್‌ನಾಹೀ ಮಫಾದ್
ಆಪ್ ಖುದ್ ಆಪ್‌ನೀ ಸಮುಝ್ ಕಾ ಹೀ ಓ ದುಷ್‌ಮನ್ ಹೈ ಬಶರ್

چھین کر لقمہ کسی کے مُنہ کا کھانے کے بجائے
لاکھ درجہ ہے بھلا کرنا قناعت بھوک پر
غیر کی بدنامی سے نام اپنا ہوتا ہے جہاں
مول لینا ہے بھلا بدنامی اپنی بے خطر
روندھ کر اوروں کو بڑھ جانے سے بہتر ہے کہیں
پیچھے ہی رہ جائیں تو یہ فیصلہ ہے معتبر
آدمی اپنا مفاد اور نفع پانے کے لئے
غیر کا نقصان کرنا ہے برا ہی سر بسر
جو کوئی ملحوظ رکھے صرف اپنا ہی مفاد
آپ خود اپنی سمجھ کا ہی وہ دشمن ہے بشر

ಬೆಟ್ಟಕ್ಕೆ ಬೇಗೆ ಹತ್ತಿದರೇನು -
ಭಸ್ಮವಾಗುವುದು ಕಾಡು ಮಾತ್ರ ;
ಬೆಟ್ಟದ ಮೇಲೆ ಬಿರುಗಾಳಿ ಬೀಸಿದರೇನು -
ಹಾರಿ ಹೋಗುವುದು ಹುಡಿ ಮಾತ್ರ ;
ಬೆಟ್ಟದ ಮೇಲೆ ಮರ ಮಳೆ ಹೊಯ್ದರೇನು -
ಹರಿದು ಹೋಗುವುದು ಮಣ್ಣು ಮಾತ್ರ ;
ಬೆಟ್ಟದ ಮೇಲೆ ಹಿಮ ಬಿದ್ದೊಡೇನು
ಮಂಜುಗಟ್ಟವುದು ಮರಳು ಮಾತ್ರ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ಬೆಟ್ಟದಷ್ಟು ಕಷ್ಟಗಳು ಮೇಲ್ವಾಯ್ದರೂ
ಬೆಟ್ಟದಂತೆ ಅಚಲವಾಗಿರುವ ಗಟ್ಟಿತನವ
ಬೆಟ್ಟದ ಮುಡಿಯ ನಿರ್ಮಲತನವ
ಅಲ್ಲಿಂದ ಕಾಣುವ ಹರಹಿನ ನೋಟವ
ಕರುಣಿಸಯ್ಯಾ -

ಆಗ್ ಲಗ್ನೇ ಸೇ ಪಹಾಡೋಂ ಫರ್ ಹೋ ಕಿಸ್ ತರಹ್ ಅಸರ್
ಬನ್ ಹೀ ಜಲ್ ಜಾಯೇಗಾ ಉಸ್ ಕಾ ರಾಖ್ ಹೋಗಾ ಸರ್ ಬಸರ್
ಆಂಧೀಯಾಂ ಆಯೀಂ ತೋ ಕ್ಯಾ ಹೋಗಾ ಪಹಾಡೋಂ ಫರ್ ಅಸರ್
ಕುಲ್ ಘುಬಾರೋಂ ಗರ್ದ್ ಉಢೇಗಿ ಆಂಧೀಯೋಂ ಕಿ ಸಿಮ್‌ಪ್ತ್ ಫರ್
ತೇಜ್ ಬರ್ಖಾ ಹೀ ಅಗರ್ ಹೋ ಜಾಯೇ ಸತ್ತೇ ಕೋಹ್ ಫರ್
ರ್ಝೋರ್ ಸೇ ಪಾನೀ ಕೇ ಬೆಹ್ ಜಾಯೇಗಿ ಮಿಟ್ಟಿ ಹೀ ಮಗರ್
ಜಬ್ ಕಭೀ ಹೋ ಬರ್ಫ್ ಕಾ ಹಮ್‌ಲಾ ಕಿಸಿ ಭೀ ಕೋಹ್ ಫರ್
ಕೋಹರ್ ಬನ್‌ಕರ್ ರೇತ್ ಫರ್ ಛಾಯಾ ರಹೇಗಾ ಸರ್ ಬಸರ್
ಕೋಹ್ ಕೇ ಮಾನೀಂದ್ ಯಾ ರಬ್ ಹೌಸ್‌ಲಾ ಔರ್ ಅಜ್ಞಮ್ ದೇ
ಗರ್ ಮುಸೀಬತ್ ಕಾ ಜಬಲ್ ಟೂಟೇ ಕಿಸಿಭೀ ವಖ್ತ್ ಪರ್

ದಿಲ್ ಕುಶಾದಾ ಕರ್ ಮೇರಾ ಕರ್ ನೇಮತೇ ಅಜ್ಞಮತ್ ಅತಾ
ಹುಸ್ನ್ ಫರ್‌ವರ್ ಮನಜಿರೋಂ ಫರ್ ಹೀ ರಹೇ ಮೇರಿ ನಜರ್

آگ لگنے سے پہاڑوں پر ہو کس طرح اثر
بن ہی جل جائیگا اس کا راکھ ہو گا سر بہ سر
آندھیاں آئیں تو کیا ہو گا پہاڑوں پر اثر
کل غبار و گرد اُڑے گی آندھیوں کی سمت پر
تیز بر کھا ہی اگر ہو جائے سطحِ کوہ پر
زور سے پانی کے بہہ جائیگی مٹی ہی مگر
جب کبھی ہو برف کا حملہ کسی بھی کوہ پر
کہر بن کر ریت پر چھایا رہے گا سر بسر
کوہ کے مانند یارب حوصلہ اور عزم دے
گر مصیبت کا جبل ٹوٹے کسی بھی وقت پر
دِل کشادہ کر مرا کر نعمتِ عظمت عطا
حُسن پَرور منظروں پر ہی رہے میری نظر

دِل کی تسکیں کے لئے لوری تیری درکار ہے
ذِکر کی جھولی پہ تیری دل کا کاروبار ہے
چین قِصوّں سے ترے نام مبیں کے پاتا ہے
دودھ تسکیں و کرم کا پی کے وہ جی لیتا ہے
دفع ہو گی بھوگ پیاس اُس کی ہے گہرے چین سے
ذکر سُنتا ہے ترا تو نیند آتی ہے اُسے
کر عطا اس کو تبرک مرض بے چینی ہو دوُر
فِفل کو تسکیں مِلے دل ہر گھڑی پروان چڑھے

ಮನದ ಮಗುವನ್ನು ಮಲಗಿಸಲು
ನಿನ್ನ ನಾಮದ ತೊಟ್ಟಿಲವ ನೀಡಯ್ಯಾ ;
ಮನದ ಮಗುವಿಗೆ ನಿದ್ದೆ ಬರಿಸಲು
ನಿನ್ನ ಕಥೆಯ ಜೋಗುಳವ ಕಲಿಸಯ್ಯಾ ;
ಮನದ ಮಗುವಿನ ಹಸಿವೆ ಹಿಂಗಿಸಲು
ನಿನ್ನ ದಯೆಯ ಹಾಲನ್ನು ದಯಪಾಲಿಸಯ್ಯಾ ;
ಮನದ ಮಗುವಿನ ಕಾಯಿಲೆ ಕಳೆಯಲು
ನಿನ್ನ ಪ್ರಸಾದದ ಮದ್ದ ಕರುಣಿಸಯ್ಯಾ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ ,
ನನ್ನ ಮನದ ಮಗು
ನಿನ್ನ ಮನೆಯ ಮಗನಾಗಿ ಬೆಳೆಯಲಯ್ಯಾ

ದಿಲ್ ಕೀ ತಸ್ ಕೀನ್ ಕೇಲಿಯೇ ಲೋರಿ ತೇರಿ ದರ್‌ಕಾರ್ ಹೈ
ಝಿಕ್‌ರ ಕೀ ಝೋಲಿ ಪೇ ತೇರಿ ದಿಲ್ ಕಾ ಕಾರೋಬಾರ್ ಹೈ
ಚೈನ್ ಖಿಸ್ಸೋಂ ಸೇ ತೇರೇ ನಾಮ್ - ಎ- ಮುಭೀಂ ಕೇ ಪಾತಾ ಹೈ
ದೂಧ್ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಔರ್ ಕರಮ್ ಕಾಫೀಕೇ ಓ ಜೀ ಲೇತಾ ಹೈ
ದಫ್ಹಾಂ ಹೋಗೀ ಭೂಕ್ ಪ್ಯಾಸ್ ಉಸ್‌ಕಿ ಹೈ ಘೆಹ್‌ರೇ ಚೈನ್ ಸೇ
ಝಿಕರ್ ಸುನ್‌ತಾ ಹೈ ತೇರಾ ತೋ ನೀಂದ್ ಆತಿ ಹೈ ಉಸೇ
ಕರ್ ಆತಾ ಉಸ್‌ಕೋ ತಬರ್ರುಕ್ ಮರ್ ಅಜ್ಞೇ ಬೆಚೈನೀ ಹೋ ದೂರ್
ತಿಫ್‌ಲ್ ಕೋ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಮಿಲೆ ದಿಲ್‌ಹರ್ ಘಢೀ ಪರ್‌ವಾಂ ಚಢೇ

لڑ کے کوئی ڈھیر پر گر راکھ کے دِکھلائیگا
ایسی حرکت سے نہ کوئی سنیاسی کہلائیگا
لیپ لیگا اور صندل کو بھی اپنے جِسم پر
رکھتا ہو داڑھی بھری کوئی جو اپنے چہرے پر
کوئی گردن پر صلیب اک ڈالے آجائے نظر
ثبت ہوں اقسام کے گر نقش اسکے جسم پر
اِس نمائش کی اداکاری کا کیا ہوگا اثر
دیکھ کر کوئی عقید تمند ہوگا نہ مگر
ہوں کسی کے ہاتھ مین ہتھیار زنگ آلود اگر
اپنا سر مند ھوا کے آجائے بھی گا کوئی اگر
تارکُ الدُّنیا نہ کہلائیگا ہرگز وہ بشر
پاک ہو جائیگا دھونے سے اگرچیکہ بدن
پاک دل کو کر نہیں سکتا اداکاری کا فن
صاف ہو جائیگا باطن خدمتِ بے لوث سے
کِسکو مکتی ملتی ہے جانے خدائے ذُوالمَنن

ಭಸ್ಮ ಬಳಿಯೊದಿಲ್ಲ ಗಂಧ ತಳೆದೊಡಿಲ್ಲ, ಗದ್ದ ಬೆಳೆಯೊದಿಲ್ಲ,
ಶಿಲುಬೆ ಧರಿಸಿದೊದಿಲ್ಲ, ಮುದ್ದೆ ಮೆರೆಯೊದಿಲ್ಲ,
ಬಾಹ್ಯ ಚಿಹ್ನೆ ಗಳಿಂದ ಭಕ್ತ ರಾದವರುಂಟೆ ?
ಬೂದಿ ಬಳಿದ ಮಾತ್ರಕ್ಕೆ ವಿರಕ್ತ ರಾದವರುಂಟೆ ?
ಬಳಸಲು ಬಾರದು ಆಯುಧ ಹಿಡಿದು ರಕ್ತ ರಾದವರುಂಟೆ?
ಮುಂಡನೆ ಮಾಡಿಸಿಕೊಂಡು ಅನಾಸಕ್ತ ರಾದವರುಂಟೆ?
ಬರಿತನುವ ತೊಳೆದು ಮುಕ್ತ ದವರುಟೆ?
ವೇಷಗಾರಿಕೆ, ಮೊಸಗಾರಿಕೆ ಭೇರಲ;
ಒಳಗೆ ತೊಳೆಯದೆ ದಾರಿ ಬೇರಿಲ್ಲ;
ಅಂತರಂಗ ಶುದ್ಧ ವಾದರೆ ಗುರಿ ದೂರಿಲ್ಲ;
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರನೇ ಬಲ್ಲ!

ಲಡ್ ಕೋಯಿ ಡೇರ್ ಪರ್ ಗರ್ ರಾಖ್ ಕೇ ದಿತ್‌ಲಾಯೇ ನಾ
ಹೈಸಿ ಹರ್‌ಖತ್ ಸೇ ಕೋಯಿ ಸನ್ಯಾಸಿ ಕಹ್‌ಲಾಯೇಗ
ಲಿಪ್‌ಲೆಂಗಾ ಔರ್ ಸಂದಲ್ ಕೋ ಭೀ ಅಪ್‌ನೇ ಜಿಸ್ಮ್ ಫರ್
ಹೋಯಿ ಗರ್‌ದನ್ ಫರ್ ಸಲೇಬ್ ಎಕ್ ಡಾಲೇ ಆಜಾಯೇ ನಜ಼ರ್
ಸ್‌ಬತ್ ಹೋ ಅಖ್‌ಸಾನ್ ಕೇ ಗರ್ ನಕ್ಷ್ ಉಸ್‌ಕೇ ಜಿಸ್ಮ್ ಪರ್
ಇಸ್ ನುಮಾಯಿಷ್ ಕೀ ಅದಾಕಾರಿ ಕಾ ಕ್ಯಾ ಹೋಗಾ ಅಸರ್
ದೆಖ್ ಕರ್ ಕೋಯಿ ಅಖ಼ೀದತ್ ಮೇದ್ ಹೋಗಾನಾ ಮಗರ್
ಹುಂ ಕಿಸಿಕೇ ಹಾಥ್ ಮೇ ಹತ್ಯಾರ್ ರ಼ಝ಼ಂಘ್ ಆಲೂದ್ ಆಗರ್
ಅಪ್‌ನಾ ಸರ್ ಮುಂಡ್ವಾ ಕೇ ಭೀ ಅಜಾಯೇಗಾ ಕೋಯಿ ಅಗರ್
ಲೋಗೋಂಪೇ ಇನ್ ಹರ್‌ಕತೌಂ ಕಾ ಪಡ್‌ತಾ ಹೈ ಕಮ್ ಹೀ ಅಸರ್
ತಾರೂಖುದುನ್‌ಯಾ ನ ಕಹ್‌ಲಾಯೇಗಾ ಹರ್ ಗೀಜ್ ಓ ಬಶರ್
ಪಾಕ್ ಹೋಜಾಯೇಗಾ ದೋನೇ ಸೇ ಅಗರ್ ಚೇಕೇ ಬದನ್
ಪಾಕ್ ದಿಲ್ ಕೋ ಕರ್ ನಹೀಂ ಸಕ್ತಾ ಅದಾಕಾರಿ ಕಾ ಫನ್
ಸಾಫ಼್ ಹೋ ಜಾಯೇಗಾ ಬಾತಿನ್ ಖ಼ಿದ್‌ಮತೇ ಬೇ ಲೌಂಸ್ ಸೇ
ಕಿಸ್ ಕು ಮುಕ್ತಿ ಮಿಲ್‌ತಿ ಹೈ ಜಾನೇ ಖ಼ುದಾಯೇ ಜ಼ುಲ್ ಮಿನನ್

ವಿಲಾಯತಿಯ ಎಮ್ಮೆ ಯಾದೊಡೇನು,
ಅದು ತಿನ್ನುವುದು ಹುಲ್ಲನೇ;
ವಾರಾಣಸಿಯ ಬೆಕ್ಕಾದರೇನು,
ಅದು ತಿನ್ನುವುದು ಇಲಿಯನ್ನೇ;
ಮಂತ್ರಿಣಿಯ ತಲೆಯ ಹೇನಾದರೇನು,
ಅದು ತಿನ್ನುವುದು ಹೆಡಸನ್ನೇ;
ಶ್ವೇತಭವನದ ಸೊಣಗವಾದೊಡೇನು,
ಅದು ತಿನ್ನುವುದು ಅಡಗನ್ನೇ;
ಮಾನಸಸರೋವರದ ಕಪ್ಪೆಯಾದರೇನು,
ಅದು ತಿನ್ನುವುದು ಹುಳುವನ್ನೇ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಬುದ್ಧ ಬಸವ ಬಾಪೂಜಿಯರ
ದೇಶದಲ್ಲಿ ವಾಸಿಸಿದ್ದರೇನು -
ನಾನು ಮೆಚ್ಚಿರುವುದು ನಾಯಿತನವನ್ನೇ!

ಬೇರೂನೀ ಮುಲ್ಕೋಂ ಕೀ ಹೋ ಜೋ ಬೈಂಸ್ ಉಸ್ ಸೇ ಹೋಗಾ ಕ್ಯಾ
ಚಾರಾ ತೋ ಖಾಯೇಗಿ ಓ ಹಮಾರೆ ಹೀ ಮುಲ್ಕ್ ಕಾ
ಬಿಲ್ಲೀ ವಾರ್‌ಣಾಸಿ ಸೇ ಹೀ ಲಾಯೀಗಯೀ ಬಜಾ
ಚೂಯೇ ತೋ ಖಾಯೇಗೀ ಓ ಯಹೀಂ ಕೆ ಮಗರ್ ಸದಾ
ಸರ್‌ಮೇ ಜೋ ಜೂಂ ಭೀ ಮೊಹ್‌ತರೀಮಾ ಸಾಹೇಬಾ ಕೆಹೈ
ಹೈ ಉನ್ ಕೆ ಸರ್ ಕಾ ಮೈಲ್ ಹೀ ಬೇಚಾರಿ ಕೀ ಘಿಜ್ಞಾ
ಕುತ್ತಾ ಜೋ ವೈಟ್ ಹೌಸ್ ಸೇ ಲಾಯಾ ಗಯಾ ಯಹಾಂ
ಬೇ ಗೋಶ್ತ್ ಖಾಯೇ ಜೀ ನಹೀಂ ಸಕ್ತಾ ಹೈ ಬೇಗುಮಾಂ
ಮೇಂಡಕ್ ಓ ಮಾನಸ್ ಝೀಲ್ ಸೇ ಲೇ ಆಯೇಂ ಹೈಂ ಜಿಸೇ
ಕೀಢೆ ಪಕಡ್ ಪಕಡ್ ಕೆ ಓ ಖಾತಿ ಹೈ ಹರ್ ಜ಼ಮಾಂ
ಬಾಪುಕೆ ಪಾಕ್ ದೇಶ್ ಮೇ ಮೈ ಬಾಸದ್ ಇಫ್ತೆಖ್ಖಾರ್

ಗೌತಮ್ ಬುದ್ಧ್, ಓ ಬಸವಣ್ಣ ಕೇ ಸಂದೇಶ್ ಕೆ ಸಹಾರ್
ಸಭ್ ಘಟ್ಟಿಯಾ ಚೀಜ಼ೋಂಕೋ ಭೀ ಬನಾತಾ ಹುಂ ಮನ್ ಪಸಂದ್

بیرونی ملکوں کی ہو جو بھینس اُس سے ہوگا کیا
چارہ تو کھائیگی وہ ہمارے ہی ملک کا۔
بلّی وارناسی سے ہی لائی گئی بجا
چوہے تو کھائیگی وہ یہیں کے مگر سدا
سَر میں جو جُوں بھی محترمہ صاحبہ کے ہے
ہے اُن کے سر کا میل ہی بیچاری کی غذا
کُتّا جو وائٹ ہاوز سے لایا گیا یہاں
بے گوشت کھائے جی نہیں سکتا ہے بیگماں
مینڈک وہ مانس جھیل سے لئے آئے ہیں جسے
کیڑے پکڑ پکڑ کے وہ کھاتی ہے ہر زماں
باپو کے پاک دیش میں مَیں باصد افتخار
گوتم بدھ و بسوناّ کے سندیش کے سہار
سب گھٹیا چیزوں کو بھی بناتا ہوں من پسند

ನೀರಿಲ್ಲದ ಮೋಡ, ಹಣ್ಣು ಕೊಡದ ಗಿಡ, ನೆರೆ ತಡೆಯದ ದಡ -
ಇದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ, ಇರದಿದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ !
ಸುಂದರ ಮುಖವಿಲ್ಲದ ಸುಂದರ ಶರೀರ,
ರಮಣೀಯಾರ್ಥವಿಲ್ಲದ ರಮಣೀಯ ಶಬ್ಧ ಪರಿವಾರ.
ಜನರ ಹಿತ ಸಾಧಿಸದ ಬಣಗು ಸರಕಾರ
ಇದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ, ಇರದಿದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ !
ಉಣ್ಣಲು ಇಲ್ಲದ ಅಮೃತಾಹಾರ,
ಉಡಲು ಒದಗದ ಪೀತಾಂಬರ,
ತೊಡಲು ಬಾರದ ಹಾರ ಕೇಯೂರ -
ಇದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ, ಇರದಿದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ !
ಬುದ್ಧಿ ವಿರಹಿತ ಶ್ರದ್ಧೆ,
ಪತಿಯೆ ಇಲ್ಲದ ಪ್ರಬುದ್ಧೆ,
ನಿನ್ನನರಿಯದ ವಿದ್ಯೆ
ಇದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ, ಇರದಿದ್ದರೇನೋ ಶಿವ ಶಿವಾ !
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಘಟಾವೋಂ ಸೇ ಪಾನೀ ನ ಬರ್ ಸೇ ಅಗರ್
ದರ್ ಖ್ ತ್ ಔರ್ ಢಾಲೀ ನ ದೇಂಗೆ ಸಮರ್
ನ ರೋಖೇ ಜೋ ತೂಫಾನ್ ಕೋ ಓ ಬಂದ್ ಕ್ಯಾ
ನ ಹೋ ಶಕ್ ಲ ಅಚ್ಛೀ ಅಚ್ಛಾ ಬದನ್ ಹೋ ತೋ ಕ್ಯಾ
ಖುದಾಯಾ ಹೋಯಾ ನ ಹೋ ಕ್ಯಾ ಬುರಾ
ನಹೋ ನಫಾ ಜಿಸ್ ಸೇ ಸಹೀಫ಼ಾ ಓ ಕ್ಯಾ
ಹೋ ಮಜ್ ಮುಆ ಲಾಖ್ ಅಚ್ಛೇ ಅಲ್ ಫಾಜ಼್ ಕಾ
ರಿಯಾಯಾ ಕೋ ಹಾಕಿಂ ನ ದೇ ಆಸ್ ರಾ
ಹುಕುಂಮತ್ ಹೋ ಘಟಿಯಾ ತೋ ಕ್ಯಾ ಫಾಯಿದಾ
ಖುದಾಯಾ ಹೋಯಾ ನ ಹೋ ಕ್ಯಾ ಬುರಾ

ಮಿಲೇ ಖಾನೇ ಕೋ ನ ಮುರಘ್ಘನ್ ಘಿಜ಼ಾ
ನಿಗಾವೋಂ ಸೇ ದೇಖೇಂ ತೋ ಹಾಸಿಲ್ ಹೋ ಕ್ಯಾ
ಓ ಘೆಹ್ ನೇ ಹೀ ಕ್ಯಾ ಜೋ ನ ಹೋ ಜ಼ೇಬ್ ತನ್
ಓ ಕ್ಯಾ ಪೈರಹನ್ ಜೋ ನ ಢಾಂಪೆ ಬದನ್
ಖುದಾಯಾ ಹೋಯಾ ನ ಹೋ ಕ್ಯಾ ಬುರಾ
ಅಖೀದತ್ ಬೀನಾ ಅಖ್ಲ ಕಾ ನಫ಼ಾ ಕ್ಯಾ
ಜವಾಂಘನ್ ಹೋ ಶೋಹರ್ ನ ಉಸ್ ಕಾ ರಹಾ
ಓ ಕ್ಯಾ ಇಲ್ಮ ಇರ್ ಫಾಂ ನಹೋ ಗರ್ ತೇರಾ
ಖುದಾಯಾ ಹೋಯಾ ನ ಹೋ ಕ್ಯಾ ಬುರಾ

گھٹاؤں سے پانی نہ برسے اگر　　درخت اور ڈالی نہ دینگے ثمر
نہ روکے جو طوفاں کو وہ بند کیا　　نہ شکل اچھی اچھا بدن ہو تو کیا
خدایا وہ ہویا نہ ہو کیا بُرا
نہ ہو نفع جس سے صحیفہ وہ کیا　　ہو مجموعہ لاکھ اچھے الفاظ کا
رعایا کو حاکم نہ دے آسرا　　حکومت ہو گھٹیا تو کیا فائدہ
خدایا وہ ہویا نہ ہو کیا بُرا
ملے کھانے کو نہ مُرغن غذا　　نِگاہوں سے دیکھیں تو حاصل ہو کیا۔
وہ گہنے ہی کیا جو نہ ہو زیب تن　　وہ کیا پیرہن جو نہ ڈھانپے بدن
خدایا وہ ہویا نہ ہو کیا بُرا
عقیدت بنا عقل کا نفع کیا　　جواں زن ہو شوہر نہ اُسکا رہا
وہ کیا علم و عرفاں نہ ہو گر ترا　　خدایا وہ ہویا نہ ہو کیا بُرا

ಬದುಕುವುದು ಬಹು ಸುಲಭ, ಬಾಳುವುದೇ ಕಠಿನವಯ್ಯಾ ;
ನರನಾಗುವುದು ಸುಕರ, ಮಾನವನಾಗುವುದೇ ದುಷ್ಕರವಯ್ಯಾ ;
ಗೃಹ ಕಟ್ಟುವುದು ಕಷ್ಟವೇನಲ್ಲ, ಗೃಹಸ್ಥನಾಗುವುದು ಕಷ್ಟಕರವಯ್ಯಾ ;
ಮದುವೆಯಾಗುವುದು ಮೋಜಿನ ವಿಷಯ
ಸಂಸಾರ ಸಾಗಿಸುವುದು ಗೋಜಿನ ವಿಷಯವಯ್ಯಾ ;
ಸುಖಿಸುವುದೇನೋ ಸುಲಭ, ಆನಂದಿಸುವುದು ಅಪರೂಪವಯ್ಯಾ ;
ತಿನ್ನುವುದು ಬಲು ಹಗುರ, ಉಣ್ಣುವುದು ಹಗುರಲ್ಲವಯ್ಯಾ ;
ಉಪಕಾರ ಮಾಡುವುದು ಅರಿದೇನಲ್ಲ, ಉಪಕಾರ ಸ್ಮರಿಸುವುದು ವಿರಳವಯ್ಯಾ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ನಾಮ ಜಪಿಸುವುದು ಬಹು ಸುಲಭ ,
ನಿನ್ನ ಒಲವ ಗಳಿಸುವುದು ಬಹು ಕಠಿನವಯ್ಯಾ !
ನೀನೇ ಒಲಿದು ಸಲಹಯ್ಯಾ !

ಝಿಂದಾ ರಹ್‌ನಾ ದೆಹರ್ ಮೇ ಬೇಷಕ್ ನಹೀಂ ಕೋಯಿ ಕಮಾಲ್
ಚೈನ್ ಸೇ ಲೇಕಿನ್ ಬಸರ್ ಹೋನಾ ಹೈ ಏಕ್ ಅಮ್ರೇ ಮಹಾಲ್
ಹೋತಾ ಹೈ ಮುಶ್ಕಿಲ್ ಸೇ ಅಪ್‌ನಾ ಜೀನಾ ಬೇಶಕ್ ಖುಷ್‌ಗವಾರ್
ಸೆಹಲ್ ಸೇ ಉಸ್ಕೀ ಹೀ ಗುಜ಼್‌ರೇ ಹೋನಾ ಜಿಸ್ ಕಾ
ಕಾರ್-ಓ-ಬಾರ್
ಘರ್ ಬನೇಗಾ ಧಿಖ್ಖತ್ ಔರ್ ತಕ್‌ಲೀಫ಼್ ಸೆ ಅಪ್‌ನಾ ಬಜಾಂ
ಬನ್‌ಜಾನಾ ಘರ್‌ಬಾರ್ ವಾಲಾ ಕಾರೇ ಮುಶ್‌ಕಿಲ್ ಹೈ ಸಿವಾಂ
ಶಾದಿ ಕರ್‌ಲೇನಾಂ ಲಗೇ ಪುರ್‌ಲತ್‌ಫ್ ಔರ್ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಜಾಂ
ಲಾಖ್ ಪೇಚೌಂ ಸೇ ಹೀ ಆಗೇ ಬಢ್‌ನೇ ಪಾಯೇಗಾ ಜಹಾಂ
ಐಶ್ ಔರ್ ಆರಾಮ್ ಕಾ ಮಿಲ್‌ನಾ ತೋ ಹೈ ಆಸಾನ್ ಕಾಮ್
ಹೋತಿ ಹೈ ಹಾಸಿಲ್ ಮಸರ್ರತ್ ದಿಲ್ ಕೋ ಮುಶ್‌ಕಿಲ್ ಸೇ ಮುದಾಂ
ಲಾಖ್ ಲುತ್‌ಫ್ ಆವರ್ ಸಹೀ ಬಿಸಿಯಾರ್ ಖೋರಿ ಕಾ ಅಮಲ್
ಬಾಯಿಸೇ ನುಖ್‌ಸಾನ್ ಹೈ ಬದ್‌ಹಜಮೀ ಸೇ ಪಢ್‌ತಾ ಖ಼ಲಲ್

ಯಾದ್ ರಖ್‌ನಾ ದಿಲ್ ಮೇ ಎಹ್‌ಸಾಂ ಕೋ ಹೈ ಅಮ್ರೇ ಲಾಜ಼ೀಮಿ
ಔರ್ ಮದದ್ ಹರ್ ವಖ್ತ್ ಔರ್ ಎಹ್‌ಸಾಂ ಮಂದೀ ಕಾ ಹೋಧ್ಯಾನ್ ಭೀ
ಜಪ್‌ನಾ ತೇರೇ ನಾಮ್ ಕಾ ಲಗ್‌ತಾಹೈ ಏಕ್ ಆಸಾನ್ ಕಾಮ್
ದಸ್ತ್‌ಗೀರೀ ಕರ್ ಮೇರೇ ಮೌಲಾ ರಜ಼ಾ ಕಾ ದೇ ಪಯಾಂ

زندہ رہنا دِہر میں بیشک نہیں کوئی کمال
چین سے لیکن بسر ہونا ہے اک امرِ محال
ہوتا ہے مشکل سے اپنا جینا بے شک خوشگوار
سہل سے اُسکی ہی گذرے ہونہ جس کا کاروبار
گھر بنے گا دِقّت وتکلیف سے اپنا بجا
بن جانا گھر بار والا کار مشکل ہے سوا
شادی کر لینا لگے پُر لطف اور تسکین جاں
لاکھ پیچوں سے ہی آگے بڑھنے پائیگا جہاں
عیش اور آرام کا مِلنا تو ہے آسان کام
ہوتی ہے حاصل مسّرت دِل کو مشکل سے مدام
لاکھ لطف آور سہی بِسیار خوری کا عمل
باعثِ نقصاں ہے بد ہضمی سے پڑتا خلل
یاد رکھنا دِل میں احسان کو ہے امرِ لازمی
اور مدد ہر وقت واحسان مندی کا ہو دھیان بھی
جپنا تیرے نام کا لگتا ہے اک آسان کام
دستگیری کر مرے مولیٰ رضا کا دے پیام

تیرا ہر ہر بات پر دیتا رہوں گر واسطہ

یہ غرض ہوگی میری مضمر ہے میرا فائدہ

دُوں غریبوں کی دُہائی اور ان کا واسطہ

ہوگی اس میں کچھ غرض میری میرا کچھ فائدہ

لوں اُصولوں کا سماج اور لوں دھرم کا نام میں

جسم اور جاں کو فقط دیتا رہوں آرام میں

ہو لبوں پر ملک کا دین و دھرم کا نام ہی

کب غرض کا بندہ بن جانا ہے میرا کام ہی

بے غرض ہوگا یہاں دُنیا میں کوئی تو بتا

جینا کسی کا ہوگا دُنیا میں غرض کے ماسِوا

ہر بشر ہر شی ہر اک موضوع اور ہر ماضی و حال

ہر گھڑی ہے ان کا اِستعمال اک نازک سوال

ಮಾತುಮಾತಿಗೆ ನಿನ್ನ ಹೆಸರ ಬಳಸಿಕೊಳ್ಳುವೆನಯ್ಯಾ

ನನ್ನ ಲಾಭಕ್ಕಾಗಿ;

ಮಾತುಮಾತಿಗೆ ಬಡವರ ಹೆಸರ ಬಳಸಿಕೊಳ್ಳುವೆನಯ್ಯಾ

ನನ್ನ ಸ್ವಾರ್ಥಕ್ಕಾಗಿ;

ಮಾತುಮಾತಿಗೆ ಶಾಸ್ತ್ರ ಸಮಾಜಗಳ ಮಾತು ಎತ್ತುವೆನಯ್ಯಾ

ನನ್ನ ಸುಖಕ್ಕಾಗಿ;

ಮಾತುಮಾತಿಗೆ ದೇಶ ಧರ್ಮಗಳ ದುರುಪಯೋಗಿಸಿಕೊಳ್ವೆನಯ್ಯಾ

ನನ್ನ ಹಿತಕ್ಕಾಗಿ;

ನನ್ನ ದುರುಪಯೋಗಕ್ಕೆ ಒಳಗಾಗದ

ವಿಷಯ, ವಸ್ತು, ವ್ಯಕ್ತಿಯಿದ್ದರೆ ತೋರಾ,

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ!

ತೇರಾ ಹರ್ ಹರ್ ಬಾತ್ ಫರ್ ದೇತಾ ರಹುಂ ಗರ್ ವಾಸ್ತಾ

ಏ ಘರಜ್ ಹೋಗಿ ಮೇರಿ ಮುಜ್‌ಮಿರ್ ಹೈ ಮೇರಾ ಫ಼ಾಯ್‌ದಾ

ದೂಂ ಗರೀಭೋಂ ಕೀ ದುಹಾಯಿ ಔರ್ ಉನ್‌ಕಾ ವಾಸ್ತಾ

ಹೋಗಿ ಉಸ್ ಮೇ ಕಛ್ ಘರಜ಼್ ಮೇರೀ ಮೇರಾ ಕುಛ್ ಫ಼ಾಯ್‌ದಾ

ಲೂಂ ಉಸೂಲೋಂ ಕಾ ಸಮಾಜ್ ಔರ್ ಲೂಂ ಧರಮ್ ಕಾ ನಾಮ್ ಮೈ

ಜಿಸ್ಮ್ ಔರ್ ಜಾಂ ಕೋ ಫ಼ಖ಼್ತ್ ದೇತಾರಹೂಂ ಆರಾಮ್ ಮೈ

ಹೋಂಲಬೌಂ ಪರ್ ಮುಲ್ಕ ಕಾ ದೀನ್ ಔರ್ ಧರಮ್ ಕಾ ನಾಮ್ ಹೀ

ಕಬ್ ಘರಜ಼್ ಕಾ ಬಂಧಾ ಬನ್‌ಜಾನಾ ಹೈ ಮೇರಾ ಕಾಮ್ ಹೀ

ಬೇ ಘರಜ಼್ ಹೋಗಾ ಯಹಾಂ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ಕೋಯಿ ತೋ ಬತಾ

ಜೀನಾ ಕಿಸ್ ಕಾ ಹೋಗಾ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ಘರಜ್ ಕೇ ಮಾ ಸಿವಾ

ಹರ್ ಬಶರ್,ಹರ್ ಶಯೀ ಹರ್ ಏಕ್ ಮೌಜೂ ಔರ್ ಹರ್ ಮಾಜ಼ೀ ಔರ್ ಹಾಲ್

ಹರ್ ಘಡಿ, ಹೈ ಉನ್ ಕಾ ಇಸ್ತೇಮಾಲ್ ಏಕ್ ನಾಜ಼ುಕ್ ಸವಾಲ್

قرضداری میں ہی میری زندگی گذری تمام
قرضداروں کی ہے فہرس میں میرا ہی پہلا نام
بقیہ گاہک دوسرے مقروض ہیں جو تیرے ہاں
کرتے ہیں اقساط میں قرضہ ادا وہ بیگماں
ایک دمڑی بھی میں قرضہ کی ادا نہ کرسکا
تو مہاجن واقعی ہے تو مہاجن ہے بڑا
سُود اُس پر آج تک کچھ بھی لگایا نہ گیا
حال ہوجاتا بُرا کچھ سُود بھی لگتا ذرا
سُود ادا کرنے کو جینا وقف ہوجاتا میرا
غم زدہ نمدیدہ و حیران ہی رہتا میں سدا
قرض وصولی کیلئے لینے غلامی نوکری
کاروبار بیع میرا کرنے کو آجائے کوئی
کوشکو نکشترک کو اور تو دیربہو کا کو بھی بھیج
ہرِ ش چندر کی ثریا پہ فروزاں ہوگی سیج
اُن کے قدموں سے رہے برکت مجھے حاصل مدام
جینا ہو سایہ میں تیرے ہی سکوں سے صبح و شام

نوٹ :۔ شہنشاہ ستیہ ہرش چندرا کے امتحان کیلئے کوشک جو ایک بہت بڑا ذاکر و وضائف میں مہمنک رُشی کہلانے والے اس سے پوری شہنشاہیت چھن لینے کے علاوہ اپنے شاگرد نکشتر کا کو قرضہ کی وصولیابی کے لئے ہرش چندر کے پیچھے لگا دیتا ہے جو ہر ہر منزل پر ہرش چندر پر آزمائیش کھڑا کیا کرتا ہے۔ آخر کار ہرش چندرا نے کاشی کے گھاٹ کے نگراں کاروپربا ہو کا کے ہاتوں فروخت پاکر حاصل شدہ رقم نکشتر کا کودے کر خود کا ہی خادم بن کر رہ جاتا ہے اور اس طرح وہ اپنی قرضہ کی رقم مع سود کے ادا کرپاتا ہے

ನಿನ್ನ ಉದ್ದರಿ ಖಾತೆಯಲ್ಲಿ ನನ್ನ ಹೆಸರೇ ಮೊದಲ ಪುಟದಲ್ಲಿ !
ಉಳಿದವರು ಅಷ್ಟಿಷ್ಟು ಬಾಕಿ ಮುಟ್ಟಿಸಿದರೂ
ನಾನು ಒಂದು ಪೈಸೆಯನ್ನೂ ಪಾವತಿ ಮಾಡಿಲ್ಲವಯ್ಯ
ಬಡ್ಡಿ ಕೇಳದ ದೊಡ್ಡ ಮನಸ್ಸಿನ ಸೆಟ್ಟಿ ನೀನು,
ಬಡ್ಡಿ ಹಾಕಿದ್ದರೆ ಏನಾಗುತ್ತಿತ್ತೋ ನನ್ನ ಪಾಡು !
ಏಸು ಜನ್ಮ ಬರಿ ಬಡ್ಡಿಗಾಗಿಯೇ ದುಡಿಯಬೇಕಾಗುತ್ತಿತ್ತೋ ;
ಉದ್ದರಿ ವಸೂಲಿಗಾಗಿ ನನ್ನನ್ನು ಕಾಡುವ, ಪೀಡಿಸುವ,
ಕೊಳ್ಳುವ, ಮಾರುವ ಕೌಶಿಕ ನಕ್ಷತ್ರಕ ವೀರಬಾಹುಕರ ಕಳಿಸಯ್ಯ ;
ಬಾಕೀದಾರನಾಗಿ ಸಾವುದ ತಪ್ಪಿಸಯ್ಯಾ !
ಅವರ ಕಾಲಗುಣದಿಂದಲಾದರೂ
ನಿನ್ನ ಕಾಲೆಡೆಯಲ್ಲಿ ಸ್ಥಳ ಸಿಕ್ಕಲಿ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಖರ್ ಜ಼್ ದಾರೀ ಮೇ ಹೀ ಮೇರೀ ಜ಼ಿಂದಗಿ ಗುಜ಼್ ರೀ ತಮಾಮ್
ಖರಜ್ ದಾರೋಂಕಿ ಹೈ ಫ಼ೆಹ್ ರಿಸ್ ಮೇ ಮೇರಾ ಹೀ ಪೆಹ್ ಲಾ ನಾಮ್
ಬಖ಼್ ಯಾ ಗಾಹಕ್ ದೂಸ್ ರೇ ಮಖ಼್ ರೂಜ಼್ ಹೈ ಜೋ ತೇರೇ ಹಾಂ
ಕರ್ ತೇ ಹೈ ಎಖ಼್ ಸಾತ್ ಮೇ ಖರ್ ಜ಼ಾ ಅದಾಂ ಓ ಬೇಗುಮಾಂ
ಏಕ್ ದಮ್ ಡೀ ಭೀ ಮೈ ಖರ್ ಜೇ ಕೀ ಅದಾ ನ ಕರ್ ಸಕಾ
ತು ಮಹಾಜನ್ ವಾಖ಼್ ಯೀಂ ಹೈ ತು ಮಹಾಜನ್ ಹೈ ಬಢಾ
ಸೂದ್ ಉಸ್ ಪರ್ ಆಜ್ ತಕ್ ಕುಛ್ ಭೀ ಲಗಾಯಾ ನ ಗಯಾ
ಹಾಲ್ ಹೋ ಜಾ ತಾ ಬುರಾ ಕುಛ್ ಸೂದ್ ಭೀ ಲಗ್ ತಾ ಜರಾ
ಸೂದ್ ಅದಾ ಕರ್ ನೇ ಕೋ ಜೀನಾ ವಖ಼್ ಫ಼್ ಹೋ ಜಾತಾ ಮೇರಾ
ಘಂ ಜ಼ದಾ ನಂ ದಿದಾ ಓ ಹೈರಾನ್ ಹೀ ರಹ್ ತಾ ಮೈ ಸದಾ
ಖರಜ್ ಉಸೂಲಿ ಕೇ ಲಿಯೇ ಲೇನೆ ಗುಲಾಮಿ ನೌಕರೀ
ಕಾರೋಬಾರ್-ಏ-ಬಯೇಂ ಮೇರಾ ಕರ್ ನೇ ಕೋ ಆ ಜಾಯೇ ಕೊಯಿ
ಕೌಶಿಕ್ ಓ ನಕ್ಷತ್ರಕ್ ಕೋ ಔರ್ ವೀರ್ ಬಾಹು ಕಾ ಕೋ ಭೀ ಬೇಜ್
ಹರಿಚ್ಚಂದ್ರ ಕೀ ಸುರಯ್ಯಾ ಪೇ ಫರೋಜಾಂ ಹೋಗಿ ಸೇಜ್
ಉನ್ ಕೇ ಕದಮೋಂ ಸೇ ರಹೇ ಬರ್ ಕತ್ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಮುದಾಂ
ಜೀನಾ ಹೋ ಸಾಯೇ ಮೇ ತೇರೇ ಹೀ ಸುಕೋಂ ಸೇ ಸುಬಹ್-ಓ-ಶ್ಯಾಮ್

ನಾಣ್ಯವಿಲ್ಲದೆ ಮಾನ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ರೂಪಿಲ್ಲದೆ ಗಣ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ಧರ್ಮವಿಲ್ಲದೆ ಧನ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ಗುಣವಿಲ್ಲದೆ ಘನತೆಯ ಪಡೆದವರಿದ್ದರೆ ತೋರಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಝ಼ರ್ ಬಿನಾ ಕಹ್‌ಲಾ ಸಕೇಂಗೇ ಹೈ ಏ ಮುಮ್‌ಕಿನ್ ಬಾವಿಖ಼ಾರ್
ಹೋನ ಶಕ್ಲ್ ಅಚ್ಛೀ ಕಹೀಂ ಓ ಹೊಂಗೆ ಅಚ್ಛೋಂ ಮೇ ಶುಮಾರ್
ಖ಼ುಷ್ ನಸೀಬ್ ಹೋ ಜಾಯೇಂಗೆ ಬೇದೀನ್ ಭೀ ಅಕ್‌ಸರ್ ಕಭೀ
ಜೋ ಕಭೀ ನಬನ್ ಸಕೇ ಹೈಂ ದೀನ್‌ದಾರ್ - ಔರ್ - ಮಝ್‌ಹಬೀ
ಆದತೋಂಕಾ ಜೋ ಬುರಾಹೈ ಆದ್ಮಿ ಕ್ಯಾ ಪಾಸಕೇ
ಇಜ್ಜ಼ತ್ - ಔರ್ - ತೌಖೀರ್ ಕೋ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ಬತ್‌ಲಾದೇ ಮುಝೆ

زر بنا کہلا سکینگے ہے یہ ممکن باوقار
ہو نہ شکل اچھی کہیں وہ ہونگے اچھوں میں شمار
خوش نصیب ہو جائینگے بے دین بھی اکثر کبھی
جو کبھی نہ بن سکے ہیں دِین دار و مذہبی
عادتوں کا جو بُرا ہے آدمی کیا پا سکے
عِزّت و توقیر کو دُنیا میں بتلا دے مجھے

قرضداری میں ہی میری زندگی گذری تمام
قرضداروں کی ہے فہرس میں میرا ہی پہلا نام
بقیہ گاہک دوسرے مقروض ہیں جو تیرے ہاں
کرتے ہیں اقساط میں قرضہ ادا وہ بیگماں
ایک دمڑی بھی میں قرضہ کی ادا نہ کر سکا
تو مہاجن واقعی ہے تو مہاجن ہے بڑا
سُود اُس پر آج تک کچھ بھی لگایا نہ گیا
حال ہو جاتا بُرا کچھ سُود بھی لگتا ذرا
سُود ادا کرنے کو جینا وقف ہو جاتا میرا
غم زدہ نمدیدہ و حیران ہی رہتا میں سدا
قرض وصولی کیلئے لینے غلامی نوکری
کاروبار بیع میرا کرنے کو آجائے کوئی
کوشکو نکشترک کو اور تو دیربہوکا کو بھی بھیج
ہرِ ش چندر کی ثریا پہ فروزاں ہوگی سیج
اُن کے قدموں سے رہے برکت مجھے حاصل مدام
جینا ہو سایہ میں تیرے ہی سکوں سے صبح و شام

نوٹ :۔ شہنشاہ ستیہ ہرش چندرا کے امتحان کیلئے کوشک جو ایک بہت بڑا اکر و وضائف میں مہمنک رُشی کہلانے والے اس سے پوری شہنشاہیت چھن لینے کے علاوہ اپنے شاگرد نکشتر کا کو قرضہ کی وصولیابی کے لئے ہرش چندر کے پیچھے لگا دیتا ہے جو ہر ہر منزل پر ہرش چندر پر آزمائیش کھڑا کیا کرتا ہے۔ آخر کار ہرش چندرا نے کاشی کے گھاٹ کے نگراان کارو پر باہو کا کے ہاتوں فروخت پا کر حاصل شدہ رقم نکشتر کا کو دے کر خود کا ہی خادم بن کر رہ جاتا ہے اور اس طرح وہ اپنی قرضہ کی رقم مع سود کے ادا کر پاتا ہے

ನಿನ್ನ ಉದ್ದರಿ ಖಾತೆಯಲ್ಲಿ ನನ್ನ ಹೆಸರೇ ಮೊದಲ ಪುಟದಲ್ಲಿ!
ಉಳಿದವರು ಅಷ್ಟಿಷ್ಟು ಬಾಕಿಮುಟ್ಟಿಸಿದರೂ
ನಾನು ಒಂದು ಪೈಸೆಯನ್ನೂ ಪಾವತಿ ಮಾಡಿಲ್ಲವಯ್ಯ
ಬಡ್ಡಿ ಕೇಳದ ದೊಡ್ಡ ಮನಸ್ಸಿನ ಸೆಟ್ಟಿ ನೀನು,
ಬಡ್ಡಿ ಹಾಕಿದ್ದರೆ ಏನಾಗುತ್ತಿತ್ತೋ ನನ್ನ ಪಾಡು!
ಏಸು ಜನ್ಮ ಬರಿ ಬಡ್ಡಿಗಾಗಿಯೇ ದುಡಿಯಬೇಕಾಗುತ್ತಿತ್ತೋ;
ಉದ್ದರಿ ವಸೂಲಿಗಾಗಿ ನನ್ನನ್ನು ಕಾಡುವ, ಪೀಡಿಸುವ,
ಕೊಳ್ಳುವ, ಮಾರುವ ಕೌಶಿಕ ನಕ್ಷತ್ರಕ ವೀರಬಾಹುಕರ ಕಳಿಸಯ್ಯ;
ಬಾಕೀದಾರನಾಗಿ ಸಾವುದ ತಪ್ಪಿಸಯ್ಯಾ!
ಅವರ ಕಾಲಗುಣದಿಂದಲಾದರೂ
ನಿನ್ನ ಕಾಲೆಡೆಯಲ್ಲಿ ಸ್ಥಳ ಸಿಕ್ಕಲಿ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಖರ್‌ಜ಼್‌ದಾರೀ ಮೇ ಹೀ ಮೇರೀ ಜ಼ಿಂದಗಿ ಗುಜ಼್‌ರೀ ತಮಾಮ್
ಖರಜ್‌ದಾರೋಂಕಿ ಹೈ ಫ಼ೆಹ್‌ರಿಸ್ ಮೇ ಮೇರಾ ಹೀ ಪೆಹ್‌ಲಾ ನಾಮ್
ಬಖ಼್‌ಯಾ ಗಾಹಕ್ ದೂಸ್‌ರೇ ಮಖ಼್‌ರೂಜ಼್ ಹೈ ಜೋ ತೇರೇ ಹಾಂ
ಕರ್‌ತೇ ಹೈ ಎಖ಼್‌ಸಾತ್ ಮೇ ಖರ್‌ಜ಼ಾ ಅದಾಂ ಓ ಬೇಗುಮಾಂ
ಏಕ್ ದಮ್‌ಡೀ ಭೀ ಮೈ ಖರ್‌ಜೇ ಕೀ ಅದಾ ನ ಕರ್‌ಸಕಾ
ತು ಮಹಾಜನ್ ವಾಖ್‌ಯೀಂ ಹೈ ತು ಮಹಾಜನ್ ಹೈ ಬಢಾ
ಸೂದ್ ಉಸ್‌ಪರ್ ಆಜ್ ತಕ್ ಕುಛ್ ಭೀ ಲಗಾಯಾ ನ ಗಯಾ
ಹಾಲ್ ಹೋ ಜಾ ತಾ ಬುರಾ ಕುಛ್ ಸೂದ್ ಭೀ ಲಗ್‌ತಾ ಜರಾ
ಸೂದ್ ಅದಾ ಕರ್‌ನೇ ಕೋ ಜೀನಾ ವಖ್‌ಫ಼್ ಹೋ ಜಾತಾ ಮೇರಾ
ಘಂ ಜ಼ದಾ ನಂ ದಿದಾ ಓ ಹೈರಾನ್ ಹೀ ರಹ್‌ತಾ ಮೈ ಸದಾ
ಖರಜ್ ಉಸೂಲಿ ಕೇ ಲಿಯೇ ಲೇನೆ ಗುಲಾಮಿ ನೌಕರೀ
ಕಾರೋಬಾರ್-ಏ-ಬಯೇಂಮೇರಾ ಕರ್‌ನೇ ಕೋ ಆ ಜಾಯೇ ಕೊಯಿ
ಕೌಶಿಕ್ ಓ ನಕ್ಷತ್ರಕ್ ಕೋ ಔರ್ ವೀರ್‌ಬಾಹು ಕಾ ಕೋ ಭೀ ಬೇಜ್
ಹರಿಶ್ಚಂದ್ರ ಕೀ ಸುರಯ್ಯಾ ಪೇ ಫರೋಜಾಂಹೋಗಿ ಸೇಜ್
ಉನ್ ಕೇ ಕದಮೋಂ ಸೇ ರಹೇ ಬರ್‌ಕತ್ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಮುದಾಂ
ಜೀನಾ ಹೋ ಸಾಯೇಮೇ ತೇರೇ ಹೀ ಸುಖೋಂ ಸೇ ಸುಬಹ್-ಓ-ಶ್ಯಾಮ್

زر بنا کہلا سکینگے ہے یہ ممکن باوقار

ہو نہ شکل اچھی کہیں وہ ہونگے اچھوں میں شمار

خوش نصیب ہو جائینگے بے دین بھی اکثر کبھی

جو کبھی نہ بن سکے ہیں دِین دار و مذہبی

عادتوں کا جو بُرا ہے آدمی کیا پا سکے

عِزّت و توقیر کو دُنیا میں بتلا دے مجھے

ನಾಣ್ಯವಿಲ್ಲದೆ ಮಾನ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ರೂಪಿಲ್ಲದೆ ಗಣ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ಧರ್ಮವಿಲ್ಲದೆ ಧನ್ಯರಾದವರಿರಬಹುದು;
ಗುಣವಿಲ್ಲದೆ ಘನತೆಯ ಪಡೆದವರಿದ್ದರೆ ತೋರಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಜ಼ರ್ ಬಿನಾ ಕಹ್‌ಲಾ ಸಕೇಂಗೇ ಹೈ ಏ ಮುಮ್‌ಕಿನ್ ಬಾವಿಖ಼ಾರ್
ಹೋನ ಶಕ್ಲ್ ಅಚ್ಛೀ ಕಹೀಂ ಓ ಹೊಂಗೆ ಅಚ್ಛೋ ಮೇ ಶುಮಾರ್
ಖ಼ುಷ್ ನಸೀಬ್ ಹೋ ಜಾಯೇಂಗೆ ಬೇದೀನ್ ಭೀ ಅಕ್‌ಸರ್ ಕಭೀ
ಜೋ ಕಭೀ ನಬನ್ ಸಕೇ ಹೈಂ ದೀನ್‌ದಾರ್ - ಔರ್ - ಮಜ಼್‌ಹಬೀ
ಆದತೋಂಕಾ ಜೋ ಬುರಾಹೈ ಆದ್ಮಿ ಕ್ಯಾ ಪಾಸಕೇ
ಇಜ಼್‌ಜ಼ತ್ - ಔರ್ - ತೌಖೀರ್ ಕೋ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ಬತ್‌ಲಾದೇ ಮುಝೇ

آجاتوناکامیوں سے کامیابی ہو مری
آجا مری دُکھ کی ساعت بنجائے میری خوشی
آمیرا نقصان بنجائے ذریعہ نفع کا
آمیری رسوائی ذریعہ میری عظمت کا ہو آ
آ میری ہُجّو سبب تعریف کا میری بنے
آمیری ذِلّت سے نکلے رستہ اچھے نام کا
ذات سے تیری یقیں جب ہو گیا ہے اے خدا
بن گیا ہے وہ امیں ہر چاہ کا ناچاہ کا

ಬಾ ದುಃಖವೆ, ನನ್ನ ಸುಖವಾಗು ನೀನು;
ಬಾ ನಿರಾಶೆಯೆ, ನನ್ನ ಆಸೆಯಾಗು ನೀನು;
ಬಾ ಹಾನಿಯೇ, ನನ್ನ ಲಾಭವಾಗು ನೀನು;
ಬಾ ಅಕೀರ್ತಿಯೆ, ನನ್ನ ಕೀರ್ತಿಯಾಗು ನೀನು;
ಬಾ ತೆಗಳಿಕೆಯೆ, ನನ್ನ ಹೊಗಳಿಕೆಯಾಗು ನೀನು!
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರನ ನಂಬಿದ ನನಗೆ
ಬೇಕಾವುದು, ಬೇಡವಾವುದು!
ಇಷ್ಟವಾವುದು , ಅನಿಷ್ಟವಾವುದು?

ಆ ಜಾ ತು ನಾ ಕಾಮಿಯೋಂ ಸೇ ಕಾಮಿಯಾಭಿ ಹೋ ಮೇರಿ
ಆ ಜಾ ಮೇರಿ ದುಃಖ್ ಕೀ ಸಾ ಅತ್ ಬನ್ ಜಾಯೇ ಮೇರಿ ಖ಼ುಷಿ
ಆ ಮೇರಾ ನುಖ್‌ಸಾನ್ ಬನ್ ಜಾಯೇ ಜ಼ರ್ರಿೀಯಾಂ ನಫಾಕಾ
ಆ ಮೇರಿ ರುಸ್‌ವಾಯ್ ಜ಼ರ್ರಿೀಯಾ ಮೇರಿ ಅಜ಼್‌ಮತ್ ಕಾ ಹೋ ಆ
ಆ ಮೇರಿ ಹಜ್ಜೋಂ ಸಬಬ್ ತಾರೀಫ಼್ ಕಾ ಮೇರಿ ಬನೇ
ಆ ಮೇರಿ ಜ಼ಿಲ್ಲತ್ ಸೇ ನಿಕ್‌ಲೇ ರಸ್ತಾ ಅಚ್ಛೇ ನಾಮ್ ಕಾ
ಜ಼ಾತ್ ಸೇ ತೇರಿ ಯಖೀಂ ಜಭ್ ಹೋಗಯಾ ಹೈ ಅಯ್ ಖ಼ುದಾ
ಬನ್ ಗಯಾ ಹೈ ಓ ಅಮೀಂ ಹರ್ ಚಾಹ್ ಕಾ ನಾ ಚಾಹ್ ಕಾ

ಏನು ಪಡೆದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಲ್ಲ,
ಹೇಗೆ ದುಡಿದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಯ್ಯ;
ಏನ ನುಡಿದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಲ್ಲ,
ಹೇಗೆ ನಡೆದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಯ್ಯ;
ಏನು ಗಳಿಸದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಲ್ಲ,
ಹೇಗೆ ಬಳಸಿದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಯ್ಯ;
ಏನು ಕೇಳಿದೆವು, ಹೇಳಿದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಲ್ಲ,
ಹೇಗೆ ಬಾಳಿದೆವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಯ್ಯ;
    ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
    ಏನ ಗೆದ್ದೆ ವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಲ್ಲ,
    ಏನಾಗಿದ್ದೇವೆಂಬುದು ಮುಖ್ಯವಯ್ಯ !

ತರೀಖ಼ಾ ಅಮಲ್ ಕಾ ಹೈ ಬೇಹದ್ ಅಹಂ
    ನಹೀಂ ಹೈ ಅಹಂ ಹೋ ಜೋ ವೋ ಬೇಶ್-ಓ-ಕಮ್
ಹಖ಼ೀಖ಼ತ್ ಕಾಮಾಯಿ ಕೀ ಅಪ್‌ನಿ ಹೈ ಕಮ್
    ಅಮಲ್ ಮೇ ಬರತ್‌ನೇ ಕಾ ಉಸ್‌ಕೇ ಅಹಂ
ನಹೀಂ ಕಹೆನಾ ಸುನ್ ನಾ ಅಹಂ ಕೋಯಿ ಕಾಮ್
    ಅಹಂ ಹೈ ಕೇ ಪೈದಾ ಕರೇ ಅಪ್‌ನಾ ನಾಮ್
ಬತಾಯಿ ಗಯೀ ಬಾತ್ ಹೋ ಬೇಅಸರ್
    ಅಮಲ್ ತೇರಾ ಗರ್ ಹೋ ನಾ ಉಸ್ ಬಾತ್ ಪರ್
ತೇರಾ ಪಥಹ್ ಪಾನಾ ಅಹಂ ಹೈ ಜಭೀಂ
    ಅಗರ್ ತು ಬನೇ ಏಕ್ ದಿನ್ ಓ ಸಭೀ

طریقہ عمل کا ہے بے حد اہم
نہین ہے اہم ہو جو وہ بیش و کم
حقیقت کمائی کی اپنی ہے کم
عمل میں برتنے کا اُس کے اہم
نہیں کہنا سُننا اہم کوئی کام
اہم ہے کہ پیدا کریں اپنا نام
بتائی گئی بات ہو بے اثر
عمل تیر اگر ہو نہ اس بات پر
ترا فتح پانا اہم ہے جبھی
اگر تو بنے ایک دن وہ سبھی

نظر آتا ہے طائر دوش پر جو بھی ہواؤں کے
پروں کے زور سے اُڑتا ہے وہ یازورِ بازو سے
نکلتی ہین بناء پر کونپلیس جو تخم ریزی کی
زمیں کی قوت اُس میں ہوتی ہے یا قوتِ آبی
نظر میں آدمی کے دیکھنے کی ہوتی ہے طاقت
اُجالے کی سکت ہے یا کہ وہ ہے آنکھ کی قُوت
زمانے میں حیاتِ آدمی کی کامیابی کی
ہے ضامن یاارادے یاخرد کی کار فرمائی
تیرے قدرت میں شامل یا خدا بیشک یہ سارے ہیں

ಹಕ್ಕಿಯ ಹಾರಾಟ
ಪಕ್ಕದ ಬಲದಿಂದಲೋ ಪ್ರಾಣದ ಬಲದಿಂದಲೊ ?
ಬೀಜದ ಮೊಳೆತ
ಭೂಮಿಯ ಬಲದಿಂದಲೋ ನೀರಿನ ಬಲದಿಂದಲೊ ?
ನೋಡುವವನ ನೋಟ
ಕಣ್ಣಿನ ಬಲದಿಂದಲೋ ಬೆಳಕಿನ ಬಲದಿಂದಲೊ ?
ಬಾಳಿನ ಸಾರ್ಥಕತೆ
ಬುದ್ಧಿಯ ಬಲದಿಂದಲೋ ಭಾವನೆಯ ಬಲದಿಂದಲೊ ?
ಎರಡರ ಬಲದಿಂದಲೆಂದಾತ
ನಮ್ಮ ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ !

ನಜರ್ ಆತಾಹೈ ತಾಯಿರ್ ದೋಷ್ ಫರ್ ಜೋ ಭೀ ಹವಾವ್ಹೋಂ ಕೇ
ಪರೋಂಕೇ ಝೋರ್ ಸೇ ಉಢ್‌ತಾ ಹೈ ಓ ಯಾ ಝೋರೇ ಭಾಝ್ಹೋಂ ಸೇ
ನಿಕಲ್‌ತೀ ಹೈ ಬಿನಾ ಫರ್ ಕೋಂಪಲೇ ಜೋ ತುಖ್‌ಮ್ ರೇಜ಼ಿಕೀ
ಜ಼ಮೀ ಕೀ ಖ಼ೂವ್ವತ್ ಉಸ್ ಮೇ ಹೋತಿ ಹೈ ಯಾ ಖ಼ೂವ್ವತೇ ಆಭೀ
ನಜ಼ರ್ ಮೇ ಆದ್‌ಮಿ ಕೇ ದೇಖ್‌ನೇ ಕೀ ಹೋತಿ ಹೈ ತಾಖ಼ತ್
ಉಜಾಲೇ ಕೀ ಸಕತ್ ಹೈ ಯಾ ಕೇ ಓ ಹೈ ಆಂಖ್ ಕೀ ಖ಼ೂವ್ವತ್
ಜ಼ಮಾನೇ ಮೇ ಹಯಾತೇ ಆದ್‌ಮೀ ಕೇ ಕಾಮಿಯಾಬಿ ಕೀ
ಹೈ ಜ಼ಾಮಿನ್ ಯಾ ಇರಾದೇ ಯಾ ಖ಼ಿರದ್ ಕೀ ಕಾರ್‌ಫರ್‌ಮಾಯೀ
ಖ಼ುದಾ ತೇರೀ ಖ಼ುದ್‌ರತ್ ಮೇ ಏ ಶಾಮಿಲ್ ಯಾ ಖುದಾ ಬೇಷಕ್ ಏ ಸಾರೇ ಹೈಂ

ಹಸುವಿಗೆ ಹತ್ತಿಯ ಕಾಳು ತಿನ್ನಿಸುವುದು
ಹೆಚ್ಚು ಹಾಲು ಕೊಡಲೆಂದಲ್ಲಿದೆ
ಹಸುವಿನ ಮೇಲಣ ಮರುಕದಿಂದಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಹಣ್ಣಿನ ತೋಟಕ್ಕೆ ಬೇಲಿಯಿಕ್ಕುವುದು
ಹಣ್ಣು ಉಳಿಯಲೆಂದಲ್ಲದೆ
ಮರಗಳ ಮೇಲಣ ಮಮತೆಯಿಂದಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಮಾನವರೆಲ್ಲ ಮಾಡುವುದು
ಕೊನೆಯ ವಿಶ್ಲೇಷಣೆಯಲ್ಲಿ
ಬಹುತೇಕ ತಮಗಾಗಿಯಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ನಾ ನಿನ್ನ ನೆನೆವುದು
ನಿನಗಾಗಿಯಲ್ಲ, ನನಗಾಗಿಯಯ್ಯ !

ಜಿಯಾದಾ ಜೋ ಗಾಯ್ ಕೋ ದೇಂಗೆ ಬನೋಲಾ
ಕರಮ್ ಕ್ಯಾ ಓ ಬಸ್ ದೂಧ್ ದೇಗೀ ಜ಼ಿಯಾದಾ
ಅಗರ್ ಬಾಢ್ ದಾಲೇಗೇಂ ಬಾಘೋಂ ಮೇಂ ಫಲ್ ಕೆ
ನಹೀಂ ಜಾಢೋಂ ಸೇ ಪ್ಯಾರ್ ಹೈ ಬಸ್ ಫಲೋಂ ಸೇ
ಹೈಂ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಕೇ ತಜ್‌ರುಬೇ ಕಾಮ್ ಸಾರೇ
ಹೈಂ ಮುಝ್ಮರ್ ಫ಼ಖ಼ತ್ ಇನ್‌ಮೇ ಅಘ್‌ರಾಜ್ ಉಸೇಕೇ
ನಹೀಂ ತುಝ್ ಕೋ ತೇರೆ ಲಿಯೇ ಯಾದ್ ಕರ್‌ನಾ
ಖ಼ುದ್ ಅಪ್‌ನೇ ಲಿಯೇ ಪಾನಾ ಹೈ ಲುತ್‌ಫ಼್ ತೇರಾ

زیادہ جو گائے کو دینگے بنولہ
کرم کیا وہ بس دودھ دے گی زیادہ
اگر باڑھ ڈالینگے باغوں میں پھل کے
نہیں جھاڑوں سے پیار ہے بس پھلوں سے
ہیں انسان کے تجربے کام سارے
ہیں مضمر فقط ان میں اغراض اس کے
نہیں تجھ کو تیرے لئے یاد کرنا
خود اپنے لئے پانا ہے لُطف تیرا

ತುಝೇ ಯಾದ್ ಕರ್‌ತಾಹುಂ ಮೈ ಜೋ ಖುದಾಯಾ
ಭಲಾ ಉಸ್‌ಮೇ ಮೇರಾ ಹೈ ತೇರಾ ಭಲಾ ಕ್ಯಾ

ہے مچھلی کو پانی میں جینے سے مطلب
دکھاتی نہیں تیرنے کے وہ کرتب
قبر گورکن پئے روزی ہی کھودے
تلاشِ خزانہ نہ منظور اسے
سمندر میں کھیتا ہے کشتی کھویّا
کمانا ہے اُس کا نہیں سیر منشا
سپیرے نے بہرِ شکم سانپ پالا
نہ یہ کہ اُسے شوق ہے پالنے کا
تجھے یاد کرتا ہوں میں جو خدایا
بھلا اِس میں میرا ہے تیرا بھلا کیا

ಜಲದಲ್ಲಿ ಮೀನು ಚಲಿಸುವುದು
ಬದುಕಲೆಂದಲ್ಲದೆ
ಜಲಕ್ರೀಡೆಗಾಗಿ ಅಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಉಪ್ಪಾರನು ಬುನಾದಿತೋಡುವುದು
ಕೂಲಿಗಾಗಿಯಲ್ಲದೆ
ಭೂಗರ್ಭಶೋಧನೆಗಾಗಿ ಅಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಅಂಬಿಗನು ಹರಿಗೋಲು ಹಾಕುವುದು
ಹೊಟ್ಟೆಗಾಗಿಯಲ್ಲದೆ
ನೌಕಾವಿಹಾರಕ್ಕಾಗಿ ಅಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಹಾವಾಡಿಗನು ಹಾವು ಸಾಕುವುದು
ಜೀವನೋಪಾಯಕ್ಕಾಗಿಯಲ್ಲದೆ
ಜೀವದಯೆಗಾಗಿ ಅಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ,
ನಾನು ನಿನ್ನ ನೆನೆವುದು
ನನ್ನ ಧನ್ಯತೆಗಾಗಿಯಲ್ಲದೆ
ನಿನ್ನ ಮಾನ್ಯತೆಗಾಗಿ ಅಲ್ಲವಯ್ಯ !

ಹೈ ಮಛ್‌ಲೀ ಕೋ ಪಾನಿ ಮೇ ಜೀನೇ ಸೇ ಮತ್‌ಲಬ್
ದೀಖಾತೀ ನಹೀ ತೈರ್‌ನೇ ಕೇ ವೋ ಕರ್‌ತಬ್
ಖಬರ್ ಗೋರ್‌ಕುನ್ ಪಯೇ ರೋಜ಼ಿ ಹೀ ಖೋದೇ
ತಲಾಷೇ ಖಜ಼ಾನಾ ನ ಮನ್‌ಜ಼ೂರ್ ಉಸೇ
ಸಮುಂದರ್ ಮೇ ಖೇತಾ ಹೈ ಕಶ್ತಿ - ಖವಯ್ಯ
ಕಮಾನಾ ಹೈ ಉಸ್ ಕಾ ನಹೀಂ ಸೈರ್ ಮನ್‌ಷಾ
ಸಫೇರೇ ನೇ ಬಹ್‌ರೇ ಶಿಕಂ ಸಾಂಫ್ ಪಾಲಾ
ನ ಏಕೇ ಉಸೆ ಶೌಖ್ ಹೈ ಪಾಲ್‌ನೇ ಕಾ

ಎಗ್ಗ ಉರುಲು ಹಾಕಿಕೊಂಡನೆಂದು
ಹಗ್ಗಕ್ಕೆ ಶಿಕ್ಷೆ ವಿಧಿಸುವುದೆ?
ಶಲಭ ಸುಟ್ಟುಕೊಂಡು ಸತ್ತಿತೆಂದು
ದೀಪಕ್ಕೆ ದಂಡ ಹಾಕುವುದೆ?
ಉಂಡುದು ಅಜೀರ್ಣವಾಯಿತೆಂದು
ಬಾಣಸಿಯನ್ನು ಬಂಧಿಸುವುದೆ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ಹೆಸರಿನಲ್ಲಿಯೇ
ನಡೆಯಬಾರದುದೆಲ್ಲ ನಡೆವುದೆಂದು
ನಿನಗೇ ಬಹಿಷ್ಕಾರ ಹಾಕುವುದೆ?

ಕೋಯೀ ಜಾನ್ ದೇ ಲೇಕೇ ಫಾನ್ಸಿ ತೋ ಕ್ಯಾ
ದೇ ಫಾನ್ಸಿ ಕೇ ಫನ್ ದೇ ಕೋ ಹಮ್ ಕ್ಯೊ ಸಜ಼ಾ
ಅಗರ್ ಕೋಯಿ ಪರ್‌ವಾನಾ ಜಲ್‌ಕರ್ ಮರೇ
ತೋ ಹರ್ ಜಾನಾ ಲೇ ಕೋಯಿ ಕ್ಯೊಂ ಶಮ್ಮಾ ಸೇ
ಜೋ ಬಿಸ್‌ಯಾರ್ ಖ಼ೋರಿ ಸೇ ಬದ್‌ಹಜ಼್‌ಮೀ ಹೋ
ಸಜ಼ಾ ದೇಗಾ ಕ್ಯೊಂ ಕೋಯಿ ತಬ್ಬಾಖ಼್ ಕೋ
ಬಿನಾ ತೇರೀ ಮರ್‌ಜ಼ಿ ಕೇ ಗರ್ ಸಭ್ ಚಲೇ
ತುಝೇ ರದ್ ಬಈ. ವಝಹ್ ಕ್ಯೊಂಕರ್ ಕರೇ

کوئی جان دے لیکے پھانسی تو کیا
دیں پھانسی کے پھندے کو ہم کیوں سزا
اگر کوئی پروانہ جل کر مرے
تو ہر جانہ لے کوئی کیوں شمع سے
جو بِسیار خوری سے بد ہضمی ہو
سزدے گا کیوں کوئی طبّاخ کو
بِنا تیری مرضی کے گر سب چلیں
تجھے ردبہ ایں وجہ کیوں کر کریں

ಹಳೆರೆಕ್ಕೆ ಕಳಚಿದುವು, ಹೊಸ ರೆಕ್ಕೆ ಕೊನರಿದುವು,
ಹಕ್ಕಿ ಮಾತ್ರ ಮೊದಲಿನದೇ ಅಯ್ಯ ;
ಹಣ್ಣೆಲೆಗಳು ಉದುರಿದುವು, ಹಸಿರೆಲೆಗಳು ಚಿಗುರಿದುವು,
ಮರ ಮಾತ್ರ ಮೊದಲಿನದೇ ಅಯ್ಯ ;
ಹಳೆ ನೀರು ಹೋಯಿತು, ಹೊಸ ನೀರು ಬಂದಿತು,
ಹಳ್ಳ ಮಾತ್ರ ಮೊದಲಿನದೇ ಅಯ್ಯ ;
ನಿನ್ನ ಹೆಸರಿನಲ್ಲಿ ಹಳ ಹೊಸ ಗ್ರಂಥ ಪಂಥಗಳೂ,
ವೇದಾಂತ ಸಿದ್ಧಾಂತ ರಾದ್ಧಾಂತಗಳೂ ಹುಟ್ಟಿದವು -
ನೀನು ಮಾತ್ರ ಮೊದಲಿಗ,
ಮೂಲಿಗರಲ್ಲಿ ಮೂಲಿಗನಯ್ಯ ,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಪುರಾನೇ ಝಡೇ ಫರ್ ನಯೇ ಆಗಯೇ
ಪರಿಂದೇ ಥೇ ಜೈಸೇ ಓ ವೈಸೇ ರಹೇ
ಝಡೇ ಪತ್ತೆ ಔರ್ ಕೋಂಪ್‌ಲೇ ಆಗಯೀಂ
ರಹೇ ಪೇಢ್ ವೈಸೇ ಹೀ ಬದ್‌ಲೇ ನಹೀಂ
ಪುರಾನ ಗಯಾ ಪಾನಿ ಆಯಾ ನಯಾ
ಮಗರ್ ಹಾಲ್‌ನದಿಯಾಂಕಾ ಯೂಂ ಹೀ ರಹಾ
ಕಿತಾಬೇಂ ಜಮಾನೇ ನೇ ಅಕ್‌ಸರ್ ಪಢೀಂ
ಸದಾ ತೇರೆ ಬಾರೇ ಮೇ ಬಹ್‌ಸೇಂ ಹುಯೀಂ
ಮಗರ್ ತು ಖದೀಮ್ ಔರ್ ಬಾಖೀ ಭೀ ಹೈ
ತೇರಿ ಹೈ ಸೀಯತ್ ಸಭ್ ಸೇ ಆಲೀ ಭೀ ಹೈ

پُرانے جھڑے پر نئے آگئے
پرندے تھے جیسے وہ ویسے رہے
جھڑے پتّے اور کونپلیں آگئیں
رہے پیڑ ویسے ہی بدلے نہیں۔
پُرانا گیا پانی آیا نیا
مگر حال ندیا کا یوں ہی رہا
کتابیں زمانے نے اکثر پڑھیں
سدا تیرے بارے میں بحثیں ہوئیں
مگر تو قدیم اور باقی بھی ہے
تری حیثیت سب سے عالی بھی ہے

خمیدہ رہتی ہے بھرپور میوؤں کی ڈالی
اِسی طرح جھکی رہتی ہے موز کی پھنّی
وہ پودا جس میں ہو بھٹّا وہ سر جھکاتا ہے
نہتا جو بھی ہو پودا وہ سر اُٹھاتا ہے

ಫಲವಿತ್ತ ರೆಂಬೆ ಬಾಗುತ್ತದೆ,
ಗೊನೆ ಹೊತ್ತ ಬಾಳೆ ಬಾಗುತ್ತದೆ,
ತೆನೆ ಹೆತ್ತ ದಂಟು ಬಾಗುತ್ತದೆ
ಏನೇನೋ ಇಲ್ಲದುದು
ಬೀಗುತ್ತದೆ ನೋಡಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ !

ಖ಼ಮಿದಾ ರಹ್‌ತೀ ಹೈ ಭರ್ ಪೂರ್ ಮೆವ್ವೋಂ ಕೀ ಡಾಲಿ
ಇಸೀತರ್‌ಹ್ ಝುಕೀ ರಹ್‌ತೀ ಹೈ ಮೌಝ್ ಕೀ ಫನ್ನಿ
ಓ ಪೌದಾ ಜಿಸ್ ಮೇ ಹೋ ಭುಟ್ಟಾ ಓ ಸರ್ ಝುಕಾತಾ ಹೈ
ನೆಹತ್ತಾ ಜೋ ಭೀ ಹೋ ಪೌದಾ ಓ ಸರ್ ಉಠಾತಾ ಹೈ

ನನ್ನ ನಿನ್ನ ನಡುವೆ ಅದೆಷ್ಟು ಅಂತರ!
ಎಂದು ಉದ್ಗರಿಸುವಿಯಾ?
ನನ್ನ ನನ್ನತನದ ನಡುವಿನ ಅಂತರ
ಇದಕ್ಕೂ ಹಿರಿದು!
ನನ್ನ ನನ್ನತನದ ನಡುವಣ ಅಂತರ ಹೋದರೆ
ನನ್ನ ನಿನ್ನ ನಡುವಣ ಅಂತರವೂ ಅಳಿವುದಯ್ಯ
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ!

ತು ಬತಾ ಕಿತ್‌ನಾ ಹೈ ಫಾಸಿಲಾ ಧರ್‌ಮಿಯಾಂ
ಮಿಲ್ ನೇ ಕೀ ತೇರೆ ಮೇರೆ ಹೈ ಮನ್‌ಜ಼ಿಲ್ ಕಹಾಂ
ಮುಝ್ ಮೇ ಮೇರಿ ಖ಼ುದೀ ಮೇ ಭೀ ಹೈ ಫಾಸಿಲಾ
ಹೈ ಯಹಿ ಫಾಸಿಲಾ ದರ್‌ಮಿಯಾಂನಿ ಬಢಾ
ಹೋಂ ಜೋ ನಜ಼್‌ದೀಕ್ ಮೈ ಔರ್ ಮೇರಿ ಖ಼ುದಿ
ದೂರಿ ಭೀ ಖ಼ತ್‌ಮ್ ಹೋ ಜಾಯೇಗಿ ಬೀಚ್ ಕೀ
ಜಾನ್‌ತಾ ಹೈ ಮೇರಾ ರಬ್ ತೋ ಇಸ್ ಕೋ ಜ಼ರೂರ್
ಬೀಚ್ ಕೀ ದೂರಿ ತೇರೆ ಮೇರೇ ಕಭ್ ಹೋ ದೂರ್

تو بتا کتنا ہے فاصِلہ درمیاں
ملنے کی تیرے میرے ہے منزل کہاں
مجھ میں میری خودی میں بھی ہے فاصِلہ
ہے یہی فاصلہ درمیانی بڑا
ہوں جو نزدیک میں اور میری خودی
دوری بھی ختم ہو جائیگی بیچ کی
جانتا ہے مرا رب تو اس کو ضرور
بیچ کی دوری تیرے میرے کب ہو دُور

ನಿನ್ನ ತಿಗರಿಗೆ ಮಣ್ಣು ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ನಿನ್ನ ಭಟ್ಟಿಗೆ ಅದಿರು ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ನಿನ್ನ ಗರಗಸಕ್ಕೆ ಮುಂಡಿಗೆ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ನಿನ್ನ ಸಬಳಕ್ಕೆ ಸಾಣೆ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ನಿನ್ನ ಗಾಣಕ್ಕೆ ಕಬ್ಬು ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ನಿನ್ನ ಹಂತಿಗೆ ತೆನೆ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ,
ನಿನ್ನ ಉದ್ದೇಶಕ್ಕೆ ತಕ್ಕ
ಉಪಕರಣ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳಯ್ಯ ನನ್ನನ್ನು

ಬನಾತಾ ಹೈ ಪಹ್ಹಿಯೇ ಸೇ ಬರ್‌ತನ್ ಕುಂಹಾರ್
ಬನಾ ಉಸ್ ಕೀ ಮಿಟ್ಟೀ ಮುಝೆ ಕಿರ್‌ದೇಗಾರ್
ಬನಾ ಧಾತ್ ಭಟ್ಟಿ ಕೀ ತೇರೀ ಮುಝೇ
ಯಾ ದಸ್ತಾ ಬನಾ ಆರೇ ಕಾ ಹೀ ಮುಝೇ
ಬನಾ ಸಾನ್ ಸೈಖ಼ಲ್ ಕೇ ಕಾಮ್ ಆವೂಂ ಮೈ
ತೇರೇ ಕೋಲ್‌ಹುಕಾ ಗನ್ನಾ ಬನ್ ಜಾವೂಂ ಮೈ
ಬನಾ ತೇರೇ ಖ಼ಿಲೀಯಾಂಕಾ ಭೂಟ್ಟಾ ಮುಝೇ
ಯಾ ಮಖ಼್‌ಸದ್ ಬರಾರೀ ಕಾ ಝರಿಯಾ ಮುಝೇ

بناتاہے پہیئے سے بر تن کمہار
بنااس کی مٹی مجھے کردگار
بنادھات بھٹی کی تیری مجھے
یادستہ بناآرے کا ہی مجھے
بناسان صیقل کے کام آؤں میں
تیرے کولھو کا گنّا بنجاؤں میں
بناتیرے کھلیاں کا بھُٹّا مجھے
یا مقصد براری کا ذریعہ مجھے

دیانتدار پر گر شک کیا جائے تو ہے بہتر

دیانت سے جو عاری ہے بھروسہ کیوں کریں اُس پر

عداوت عاقلوں سے ہو تو اِس میں کچھ نہیں نقصاں

دِکھاوے اور بناوٹ کی مگر ہے دوستی بے جاں

بزورِ کذب ہو جو کامیابی وہ ہے لاحاصل

شِکستِ صدق ہو تو وہ قبولیت کے ہے قابل

کِسی تعریف سے جو نامناسب ہے نہ ہو مطلب

ہو تنقید حقیقی تو وہ کہلائے صحیح کرتب

بھُلانے سے خُدا کے ملتی ہے جو راحت والفت

تو اس کے خوف سے بہتر ہے دل میں ہو غم و کُلفت

ಅಪ್ರಮಾಣಿಕ ವಿಶ್ವಾಸಕ್ಕಿಂತ ಪ್ರಾಮಾಣಿಕ ಸಂಶಯವೇ ಶ್ರೇಷ್ಠವಯ್ಯ
ಕೃತ್ರಿಮ ಸ್ನೇಹಕ್ಕಿಂತ ವೈಚಾರಿಕ ವೈರವೇ ಲೇಸಯ್ಯ;
ಸುಳ್ಳಿನ ಗೆಲವಿಗಿಂತ ಸತ್ಯದ ಸೋಲೇ ಶ್ರೇಯಸ್ಕರವಯ್ಯ;
ಹೊಲ್ಲದ ಹೊಗಳಿಕೆಗಿಂತ ಸಲ್ಲುವ ಟೀಕೆಯೇ ಸ್ವಾಗತಾರ್ಹವಯ್ಯ;
ನಿನ್ನ ಮರೆದು ಪಡೆದ ಸುಖಕ್ಕಿಂತ
ನಿನ್ನನರಿದು ಪಡುವ ದುಃಖವೇ ಮೇಲಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ?

ದಿಯಾನತ್‌ದಾರ್ ಪರ್ ಗರ್ ಶಖ್ ಕೀಯಾ ಜಾಯೇ
ತೋ ಹೈ ಬೆಹ್‌ತರ್
ದಿಯಾನತ್ ಸೇ ಜೋ ಆರಿ ಹೈ ಭರೋಸಾಂ ಕ್ಯೂಂ ಕರೇಂ ಉಸ್ ಪರ್
ಅದಾವತ್ ಆಖೀಲೋಂ ಸೇ ಹೋ ತೋ ಉಸ್ ಮೇ
ಕುಛ್ ನಹೀಂ ನುಖ್‌ಸಾಂ
ದಿಖಾವೇ ಔರ್ ಬನಾವಟ್ ಕೀ ಮಗರ್ ಹೈ ದೋಸ್ತಿ ಬೇ ಜಾಂ
ಭಜ್ಞೋಂರೇ ಕಜ್‌ಬ್ ಹೋ ಜೋ ಕಾಮಿಯಾಬಿ ಓ ಹೈ ಲಾ ಹಾಸಿಲ್
ಶಿಖಸ್ತೇ ಸಿದ್‌ಖ಼ ಹೋ ತೋ ಓ ಖ಼ುಬೂಲಿಯತ್ ಕೇ ಹೈ ಖಾಬಿಲ್
ಕಿಸಿ ತಾರಿಫ್ ಸೇ ಜೋ ನ ಮುನಾಸಿಬ್ ಹೈ ನ ಹೋ ಮತ್‌ಲಬ್
ಹೋ ತನ್‌ಕೀದೇ ಹಖ಼ೀಖ಼ೀ ತೋ ಓ ಕಹ್‌ಲಾಯೇ ಸಹೀ ಕರ್‌ತಬ್
ಬೂಲಾನೇ ಸೇ ಖ಼ುದಾ ಕೆ ಮಿಲ್‌ತಿ ಹೈ ಜೋ ರಾಹತ್-ಓ- ಉಲ್‌ಫತ್
ತೋ ಉಸ್ ಕೆ ಖ಼ೌಫ್ ಸೇ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಹೈ ದಿಲ್ ಮೇ ಹೋ
ಘಂ-ಓ-ಕುಲ್‌ಫತ್

ادا کاری کو چار اب ہیں مہیا

ڈرامہ رَچانے کو انسانیت کا

کروں ضِد بھلا کیوں اہم رول ہی کی

صلاحیتوں سے تو واقف ہے میری

مین ہر کام کو تیرے انجام دونگا

وہ باہر کا ہو رول یا شہ نشیں کا

میں اندر کے کِس رول کا اہل اب ہوں

گراؤں میں پردہ یا چیزیں اُٹھاؤں

اگر تو کہے ہینڈ بِل ہی میں بانٹوں

تو دے جو خوشی سے اُسی کو میں لے لوں

رضا ہو تیری جس میں وہ کام کرلوں

ನಾಲ್ಕುನೂರು ಕೋಟಿ ನಟನಟಿಯರ

ನರಕುಲ ನಾಟಕದಲ್ಲಿ

ನನಗಿದೇ ಪಾತ್ರ ಬೇಕೆಂಬ

ಹಟ ಹಿಡಿಯೆನಯ್ಯ, ನಾನು !

ನನ್ನ ಪಾತ್ರವಾವುದೆಂಬುದ ನಿರ್ಧರಿಸುವವ ನೀನು !

ರಂಗದ ಮೇಲಿನ ಪಾತ್ರ,

ರಂಗದ ಹಿಂದಿನ ಪಾತ್ರ,

ಪರದೆ ಎಳೆಯುವ ಪಾತ್ರ,

ಪೀಠೋಪಕರಣವಿರುಸುವ ಪಾತ್ರ

ಕರಪತ್ರ ಹಂಚುವ ಪಾತ್ರ

ಕಸಗುಡಿಸುವ ಪಾತ್ರ,

ಯಾವ ಪಾತ್ರವಾದರೂ ಸರಿಯೆ,

ನಿನ್ನ ಕೃಪೆಗೆ ಪಾತ್ರನಾದರೆ ಸಾಕಯ್ಯ -

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಅದಾಕಾರಿ ಕೋ ಚಾರ್ ಅರಬ್ ಹ್ಯೆಂ ಮೊಹಿಯ್ಯಾ

ಡ್ರಾಮಾ ರಚಾನೇ ಕೋ ಇನ್‌ಸಾನೀಯತ್ ಕಾ

ಕರೂಂ ಜ಼ಿದ್ ಭಲಾ ಕ್ಯೂಂ ಅಹಂ ರೋಲ್ ಹೀ ಕೀ

ಸಲಾಹಿಯತೋಂ ಸೇ ತು ವಾಖ಼ಿಫ್ ಹ್ಯೆ ಮೇರಿ

ಮ್ಯೆ ಹರ್ ಕಾಮ್ ಕೋ ತೇರೇ ಅನ್‌ಜಾಮ್ ದೂಂಗಾ

ಓ ಬಾಹಿರ್ ಕಾ ಹೋ ರೋಲ್ ಯಾ ಶಹ್‌ನಶೀಂ ಕಾ

ಮ್ಯೆ ಅಂದರ್ ಕೇ ಕಿಸ್ ರೋಲ್ ಕಾ ಅಹೆಲ್ ಅಬ್‌ಹೂಂ

ಗೀರಾವೂಂ ಮ್ಯೆ ಪರ್‌ದಾ ಯಾ ಚೀಂಜ಼ೀಂ ಉಠಾವೂಂ

ಅಗರ್ ತು ಕಹೆ ಹ್ಯಾಂಡ್ ಬಿಲ್ ಹೀ ಬಾಂಟೂಂ

ತು ದೇ ಜೋ ಖ಼ುಷಿ ಸೇ ಉಸಿಕೋ ಮ್ಯೆ ಲೇಲೂಂ

ರಜ಼ಾ ಹೋ ತೇರಿ ಜಿಸ್ ಮೆ ಓ ಕಾಮ್ ಕರ್‌ಲೂಂ

ಹೂವಿನಲ್ಲಿ ಮಧುವಾಗುವ, ಹಣ್ಣಿನಲ್ಲಿ ರಸವಾಗುವ,
ಕಬ್ಬಿನಲ್ಲಿ ಸಿಹಿಯಾಗುವ ಸುಕೃತ ನನ್ನದಾಗಲಿಲ್ಲ ;
ಹಸಿದವರಿಗೆ ಅನ್ನವಾಗುವ, ಕುರುಡರಿಗೆ ಕಣ್ಣಾಗುವ,
ಹೊಲಗದ್ದೆಗಳ ಮಣ್ಣಾಗುವ ಪುಣ್ಯ ನನ್ನದಾಗಲಿಲ್ಲ ;
ಶಿಲ್ಪಿಯ ಉಳಿಯಾಗುವ, ಚಿತ್ರಕಾರನ ಕುಂಚವಾಗುವ,
ಕವಿಯ ಲೇಖನಿಯಾಗುವ ಸೈಪು ನನ್ನದಾಗಲಿಲ್ಲ ;
ರೋಗಿಗೆ ಮದ್ದಾಗುವ, ಮಗುವಿನ ಮುದ್ದಾಗುವ,
ಬುದ್ಧನ ಭಿಕ್ಷಾಪಾತ್ರೆಯಾಗುವ ಭಾಗ್ಯ ನನ್ನದಾಗಲಿಲ್ಲ !
ನಿನ್ನ ದಾರಿಯ ಹುಲ್ಲಾಗುವ,
ನಿನ್ನ ಕಟ್ಟೆಯ ಕಲ್ಲಾಗುವ,
ನಿನ್ನ ಶರಣರ ಚರಣಗಳಿಗೆ
ಚಮ್ಮಾವುಗೆಯಾಗುವ ಸೌಭಾಗ್ಯವನ್ನಾದರೂ
ಕರುಣಿಸಯ್ಯ, ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಫಲ್ ಮೇ ರಸ್ ಬನ್ ಜಾವೂಂ ಔರ್ ಗುಲ್ ಮೇ ಮಿಠಾಸ್
ಗನ್ನೇ ಕೀ ಶಿರೀನಿ ಔರ್ ಫೂಲೋಂಕಿ ಬಾಸ್
ಐಸೆ ಖುಶ್ ಭಖ್ತಿ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕಹಾಂ ?
ಅಂಧೋಂಕಿ ಬೀನಾಯಿ ಭೂಕೋಂಕೀ ಘಿಜಾ
ಖೇತೋ, ಬಾಘೋಂಕೀ ಬನು ಮಿಟ್ಟೀ ಸದಾ
ಐಸೆ ಖುಶ್ ಭಖ್ತಿ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕಹಾಂ ?
ಸಂಗ್ ಸಾಜ಼ೋಂ ಕಾ ಬಸೋಲಾ ಭೀ ಬನ್ನುಂ
ಬುರ್‌ಶ್ ಮೈ ದಸ್ತೇ ಮುಸವ್ವಿರ್ ಕಾ ರಹುಂ
ಐಸೆ ಖುಶ್ ಭಖ್ತಿ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕಹಾಂ ?
ಮೈ ಕಲಮ್ ದಸ್ತೇ ಸುಖನ್‌ವರ್ ಕಾ ಬನುಂ
ಯಾ ದವಾ ಬೀಮಾರ್ ಹೀ ಕೀ ಬನ್ ಸಕುಂ
ಐಸೆ ಖುಶ್ ಭಖ್ತಿ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕಹಾಂ

ಕಾಸಾ ಬುದ್ಧ್ ಕಾ ಪ್ಯಾರ್ ಬಚ್ಚೇ ಕಾ ಬನುಂ
ಘಾಸ್ ತೇರಿ ರಾಹ್ ಕೀ ಮೈ ಬನ್ ಸಕುಂ
ಐಸೆ ಖುಶ್ ಭಖ್ತಿ ಮುಝೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕಹಾಂ?
ತೇರಿ ಚೌಕಟ್ ಕಾ ಮೈ ಪಥ್ಥರ್ ಹೀ ಬನುಂ
ಜೂತಾ ತೇರೇ ಜ಼ಾಯಿರೀಂ ಕಾ ಹೋ ರಹುಂ
ಕುಛ್ ತೋ ಆಖ಼ೀರ್ ತೇರೆ ಸದ್‌ಖೆ ಮೇ ಬನುಂ

پھل میں رس بنجاؤں اور گل میں مٹھاس
گنے کی شیرینی اور پھولوں کی باس
ایسی خوش بختی مجھے حاصل کہاں
اندھوں کی بینائی بھوکوں کی غذا
کھیتوں باغوں کی بنوں مٹی سدا
ایسی خوش بختی مجھے حاصل کہاں
سنگ سازوں کا بسولا بھی بنوں
بُرش میں دستِ مصور کا رہوں
ایسی خوش بختی مجھے حاصل کہاں
میں قلم دست سخنور کا بنوں
یا دوا بیمار ہی کی بن سکوں
ایسی خوش بختی مجھے حاصل کہاں
کاسہ بدھ کا پیار بچے کا بنوں
گھاس تیری راہ کی میں بن سکوں
ایسی خوش بختی مجھے حاصل کہاں
تیری چوکھٹ کا میں پتھر ہی بنوں
جوتا تیرے زائریں کا ہو رہوں
کچھ تو آخر تیرے صدقے میں بنوں

ವ್ಯಾಧಿಪ್ರಬಲವಿದ್ದಷ್ಟೂ
ವೈದ್ಯನ ಅನುಭವ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ;
ಪ್ರಕರಣ ಜಟಿಲವಿದ್ದಷ್ಟೂ
ನ್ಯಾಯವಾದಿಯ ವಾದಪಟುತ್ವ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ;
ತಾಂತ್ರಿಕ ವಿಘ್ನ ವಿಪುಲವಿರುವಷ್ಟೂ
ಯಂತ್ರಜ್ಞನ ತಂತ್ರಜ್ಞಾನ ಕುದುರುವುದಯ್ಯ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನನ್ನ ತಪ್ಪುಗಳು ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ
ನಿನ್ನ ಉದ್ಧಾರ ಬುದ್ಧಿ ಹೆಚ್ಚಲಯ್ಯ !

ಜಬ್ ಮರಜ಼್ ಬೀಮಾರ್ ಕಾ ಹೋಗಾ ಶದೀದ್
ಡಾಕ್ಟರ್ ಕಾ ತಜ಼್‌ರುಬಾ ಹೋಗಾ ಮಜೀದ್
ಕಾರ್ ವಾಯೀ ಜಿತ್‌ನಿ ಭೀ ಪೇಚೀದಾ ಹೋ
ಉತ್‌ನೀ ಹೀ ಬೆಹ್‌ಸೇ ವಕೀಲಾಂ ಪೋಖ್ತಾ ಹೋ
ಕಾರ್ಖಾನೆ ಮೇ ಜಬ್ ಆಯೇ ಕುಛ್ ಖಲಲ್
ನಿಖ್‌ರೇಗಾ ಇಂಜೀನಿಯರ್ ಕಾ ಭೀ ಅಮಲ್
ಹೋ ಗುನಾಂ ಜಿತ್‌ನೇ ಭೀ ಮೇರೆ ಬೇಷ್‌ತರ್
ಹೋ ಮಾಅಫೀ ಭೀ ಜ಼ಿಯಾದಾ ಉಸ್ ಖದರ್·

جب مرض بیمار کا ہوگا شدید
ڈاکٹر کا تجربہ ہوگا مزید
کارروائی جتنی بھی پیچیدہ ہو
اُتنی ہی بحثِ وکیلاں پختہ ہو
کارخانے میں جب آئے کچھ خلل
نکھرے گا انجینئر کا بھی عمل
ہوں گُناہ جتنے بھی میرے بیشتر
ہو معافی بھی زیادہ اُس قدر

ತೊಟ್ಟಿಲಲ್ಲಿರುವ ಹಸುಗೂಸಿಗೂ
ತನ್ನ ತಾಯಿಯೊಬ್ಬಳಿಹಳೆಂಬ ತಿಳಿವಳಿಕೆಯಿರುವಂತೆ,
ಹಟ್ಟಿಯೊಳಗಣ ಕುರಿಮರಿಗೂ
ಕಾಯ್ವ ಕುರುಬನೊಬ್ಬನಿಹನೆಂಬ ತಿಳಿವಳಿಕೆಯಿರುವಂತೆ,
ನೀನು ನನಗಿರುವಿಯೆಂಬ ತಿಳಿವಳಿಕೆ ನನಗೆ!
ಕೈ ಕೆಲಸದಲ್ಲಿದ್ದರೂ
ತಾಯಿಯ ಮನ ತೊಟ್ಟಿಲದ ಕಂದನಲ್ಲಿರುವಂತೆ
ಸೃಷ್ಟಿಕಾರ್ಯ ನಿರತನಾಗಿಯೂ ನೀನು
ನನ್ನ ಯೋಗಕ್ಷೇಮರತನೆಂಬ ನಂಬಿಕೆ ನನಗೆ!
ಈ ತಿಳಿವಳಿಕೆ , ಈ ನಂಬಿಕೆ
ಹುಸಿಯಾಗದಂತೆಸಗಾ,
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ!

ತಿಫ್‌ಲ್ ಕೋ ಝೂಲೇ ಮೇ ಏ ಎಹ್‌ಸಾಸ್ ಹೈ
ಮಾ ಅಕೇಲಿ ಉಸ್‌ಕಿ ಉಸ್‌ಕೆ ಪಾಸ್ ಹೈ
ಬಕ್‌ರಿ ಕೋ ರೇವಢ್ ಮೇ ಐಸಾ ಲಗ್‌ತಾ ಹೈ
ಉಸ್‌ಕಾ ಚರ್‌ವಾಹ ಮಾಹಾಫೀಜ್ ಉಸ್‌ಕಾ ಹೈ
ಕಾಮ್ ಮೇ ಮಸ್‌ರೂಫ್ ಹೈ ಮಾ ಔರ್ ಉಸೇ
ಹೈ ಮೊಹ್‌ಬ್ಬತ್ ಝೂಲೇ ವಾಲೇ ತಿಪ್‌ಲ್ ಸೇ
ತೇರೇ ಜ಼ಿಮ್ಮಾ ಕುಲ್ ಜಹಾನೋಂಕಾ ಹೈ ಕಾಮ್
ಫಿಖ್ರ್ ಲಾಹಖ್ ಮೇರಿ ಹೈ ತುಝ್ ಕೋ ಮುದಾಂ
ಹಾಲ್ ಫರ್ ಮೇರೇ ಇನಾಯತ್ ತೇರಿ ಹೋ
ಬಾಖೀ ರಹ್‌ನೇ ದೇ ಮೇರೇ ಎಹ್‌ಸಾಸ್ ಕೋ

طفل کو جھولے میں یہ احساس ہے
ماں اکیلی اُس کی اُس کے پاس ہے
بکری کو ریوڑ میں ایسا لگتا ہے
اسکا چرواہا محافظ اس کا ہے
کام میں مصروف ہے ماں اور اُسے
ہے محبت جھولے والے طفل سے
تیرے ذمّہ کل جہانوں کا ہے کام
فکر لاحق میری ہے تجھ کو مُدام
حال پر میرے عنایت تیری ہو
باقی رہنے دے میرے احساس کو

ವೃಕ್ಷ ಫಲಭರಿತವಾಗಿದ್ದರೆ
ಪಕ್ಷಿಗಳಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯ ?
ಲತೆಯ ತುಂಬ ಹೊವಿದ್ದರೆ
ದುಂಬಿಗಳಿಗಾವ ಬರವಯ್ಯ ?
ಸಕ್ಕರೆ ಸೂರೆಯಾಗಿದ್ದರೆ
ಇರುವೆಗಳಿಗಾವ ಅರಕೆಯಯ್ಯ ?
ಸಿರಿ, ಅಧಿಕಾರ ಇದ್ದರೆ
ಹೊಗಳುವವರಿಗಾವ ಅಭಾವವಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಉಳ್ಳವರಿಗೆ ಎಲ್ಲರೂ, ಎಲ್ಲವೂ ಉಂಟು -
ಇಲ್ಲದವರಿಗೆ ಮಾತ್ರ ನೀನೊಬ್ಬನೇ ಅಯ್ಯ !
ಇಲ್ಲದವರ ಕೈಬಿಡದಿರಯ್ಯ

ಫಲೋಂಕಿ ಜೋ ಹೋಜಾಯೇ ಅಫ್ರಾತ್ ಹೀ
ಪರಿಂದೋಂ ಕೋ ಖಾನೇಕೀ ಫಿರ್ ಕ್ಯಾ ಕಮೀ
ಗುಲೌಂ ಸೇ ಲದೀ ಬೇಲೇಂಗರ್ ಸಬ್ ರಹೀಂ
ತೋ ಕಿಸ್ ಕೇ ಲಿಯೇ ಭೌಂರೇಂ ತರ್‌ಸಾ ಕರೇ
ಶಕ್ಕರ್ ಚೂಟೀಂಯೋಂ ಕೋ ಮುಹಿಯ್ಯಾ ಹೋ ಗರ್
ಕಮೀ ಉನ್ ಕೋ ಕಿಸ್ ಶೈಯ್ ಕೀ ಆಯೇ ನಜ಼ರ್
ಹೋ ಹಾಸಿಲ್ ಅಗರ್ ಕುರ್ಚೀಂಯೇ ಇಖ್‌ತೆದಾರ್
ಖ಼ೂಶಾಮದ್ ಪಸಂದ್ ಉಸ್ ಜಾ ಹೋಂ ಬೇಶುಮಾರ್
ಮಯ್ಯುಸರ್ ಸದಾ ಜಿನ್‌ಕೋ ಹೋ ಮಾಲ್ - ಓ - ಜ಼ರ್
ವಹಾಂ ಲೋಗ್ ಆಯೇಂಗೆ ಅಕ್‌ಸರ್ ನಜ಼ರ್
ತಹೀಂ ದಸ್ತ್ ಹೋಂ ಕುಛ್ ನಹೋ ಜಿನ್‌ಕೆ ಪಾಸ್
ಸದಾ ಹೋಗಿ ಉನ್‌ಕೋ ಫ಼ಖ಼ತ್ ತೇರಿ ಆಸ್

پھلوں کی جو ہو جائے اَفراط ہی
پرندوں کو کھانے کی پھر کیا کمی
گلوں سے لدی بیلیں گر سب رہیں
تو کِس کے لئے بھنورے ترسا کریں
شکر چیونٹیوں کو مہیّا ہو گر
کمی اُن کو کس شئے کی آئے نظر
ہو حاصل اگر کُرسیٔ اقتدار
خوشامد پسند اُس جا ہوں بے شمار
میسّر سدا جن کو ہو مال وزر
وہاں لوگ آئینگے اکثر نظر
تہی دست ہوں کچھ نہ ہو جن کے پاس
سُدا ہو گی ان کو فقط تیری آس

ಆರೋಗ್ಯ ಬೇಕು, ಆರೋಗ್ಯ ಸೂತ್ರಗಳ ಪಾಲನೆ ಬೇಡ;

ಸಂಸಾರ ಸುಖ ಬೇಕು, ಸಂಸಾರದ ಹೊಣೆ ಬೇಡ;
ಅಧಿಕಾರ ಬೇಕು, ಕರ್ತವ್ಯ ನಿರ್ವಹಣೆ ಬೇಡ;
ಜನರ ಮತಗಳು ಬೇಕು, ಜನಹಿತ ಸಾಧನೆ ಬೇಡ;
ಶಾಸನದ ರಕ್ಷೆ ಬೇಕು, ಶಾಸನದ ರಕ್ಷಣೆ ಬೇಡ;
ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾಲಯದ ಪದವಿ ಬೇಕು, ಅಧ್ಯಯನ ಬೇಡ;
ಧರ್ಮ ನೀಡುವ ಫಲ ಬೇಕು, ಧರ್ಮಾಚರಣೆ ಬೇಡ;
ಸಮಾಜವೀವ ಸುಖಗಳು ಬೇಕು, ಸಮಾಜ ಸೇವೆ ಬೇಡ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನೀನು ನೀಡುವ ದಾನಗಳು ಬೇಕು,
ನೀನು ಬೇಡ ನಿನ್ನ ನೊಲ್ಲದವರಿಗೆ !

ಹವೇ ತಂದುರುಸ್ತೀ ಮಯಸ್ಸರ್ ರಹೇ
ನಹೀಂ ಚಾಹಿಯೇ ಉಸ್‌ಕೇ ಕುಛ್ ಖ಼ಾಯಿದೆ
ಮಯಸ್ಸರ್ ರಹೇ ಜೀಸ್ತ್ ಕಾ ಸುಖ್ ಮಗರ್
ನ ಕುಛ್ ಜ಼ಿಮ್ಮೆ ದಾರೀ ಹೋ ಪೇಶೇ ನಜ಼ರ್
ಮಯಸ್ಸರ್ ರಹೇ ಕುರ್ಸಿ ಎ ಇಖ಼್ತೆದಾರ್
ನಹೋ ಗರ್ ನಹೋತಾ ಹೋ ಕೋಯಿ ಸುಧಾರ್
ರಹೇ ಓಟ್ ಕಾ ಬ್ಯಾಂಕ್ ಹರ್ ದಮ್ ಖುಲಾ
ಭಲಾ ಇಸ್ ಮೇ ಚಾಹೇ ನ ಕುಛ್ ಖ಼ಾಮ್ ಕಾ
ರಹೇ ದೂರ್ ಹೀ ದೂರ್ ಉಸ್‌ಸೇ ಸದಾ
ನ ಪಾಬಂದಿ ಖ಼ಾನೂನ್ ಕೀ ಹೋ ಜರಾ
ಸನದ್ ಜಾಮಿಯಾ ಕೀ ಹವೇ ಚಾಹಿ ಯೇ
ಜಹಾಂ ತಕ್ ಹೋ ಮೆಹ್‌ನತ್ ನ ಕುಛ್ ಕರ್ ಸಕೇ

ಹೈ ಖ಼ಾಹೀಷ್ ತೋ ನೇಮತ್ ಕೇ ಇನಾಮ್ ಕೀ
ನಹೋ ಇಸ್ ಮೇ ಜ಼ಹ್‌ಮತ್ ಕಿಸೀ ಕಾಮ್ ಕೀ
ಹೈ ಇನ್‌ಸಾನೀಯತ್ ಹೀ ಮೇ ಕುಲ್ ಫ಼ಾಯಿದೇ
ನ ಬೇಜ಼ಾರಿ ಹೋ ಖ಼ುದ್ ಮತೇ ಖ಼ಲ್‌ಖ಼್ ಸೇ

ہمیں تندرستی میسّر رہے　　نہیں چاہیئے اُس کے کچھ قاعدے
میسّر رہے زیست کا سُکھ مگر　　نہ کچھ ذمہّ داری ہو پیشِ نظر
میسّر رہے کرسیٔ اقتدار　　نہ ہو گر نہ ہوتا ہو کوئی سُدھار

رہے ووٹ کا بینک ہر دم کُھلا　　بھلا اس میں چاہے نہ کچھ قوم کا
رہے دور ہی دور اس سے سدا　　نہ پابندی قانوں کی ہو ذرا
سَند جامعہ کی ہمیں چاہیئے　　جہاں تک ہو محنت نہ کچھ کر سکے
ہے خواہش تو نعمت کے انعام کی　　نہ ہو اس میں زحمت کسی کام کی
ہین انسانیت ہی میں کل فائدے

ಮುನಿವವನು ಮುನಿಯಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಅತಿ ಕಾಮಿ ಯತಿಯಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಹುಸಿವವ ಋಷಿಯಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಕರಣಗಳ ಗುಲಾಮು ಶರಣನಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಕನಕದ ದಾಸ ಕನಕದಾಸನಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಹಂತಕ ಸಂತನಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,

ನಿನ್ನನ್ನೇ ನಂಬದವ

ನೀನಾಗಬಲ್ಲನೆ?

ಈ ಎಲ್ಲವೂ ಆಗಬಹುದು

ನಿನ್ನತ್ತ ಹೊರಳಿದಾಗ!

ರೂಠ್ ನೇ ವಾಲಾ ಮುನಿ ಕೈಸೇ ಬನೇ?

ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹೇ ಅಹ್‌ಲೇ ಹವಸ್ ಯೋಗಿ ಬನೇ?

ಕಿಸ್ ತರ್‌ಹೇ ಬನ್ ಜಾಯೇ. ಝೂಟಾ ಭೀ ಋಷಿ?

ಖ್ವಾಹಿಷೇಂ ರಖ್ಖ್ ಕರ್ ಬನೇ ಕೈಸೇ ವಲಿ?

ಜ಼ರ್ ಕಾ ಬಂದಾ ಕೈಸೇ ಕನಕ್ ದಾಸ್ ಹೋ?

ಹಖ಼್ ಕಾ ಪ್ಯಾರಾ ಕೈಸೇ ಹೋ ಖಾತ್ತಿಲ್ ಹೋ ಜೋ?

ತೇರಾ ಮುನ್‌ಕಿರ್ ತೂ ನಹೀಂ ಬನ್‌ತಾ ಕಭೀ?

ದಿಲ್ ಸೇ ಹೈ ತೇರಾ ತೋ ಹೈ ಮುಮ್‌ಕಿನ್ ಸಭೀ?

روٹھنے والا مُنی کیسے بنے

کِسی طرح اہلِ ہوس یوگی بنے

کِس طرح بن جائے جھوٹا بھی رُشی

خواہشیں رکھ کر بنے کیسے ولی

زر کا بندہ کیسے کنکداس ہو

حق کا پیارا کیسے ہو قاتِل ہو جو

تیرا منکر تو نہیں بنتا کبھی

دل سے ہے تیرا تو ہے ممکن سبھی

ಉಸ್‌ಕೆ ಮಾನೇ ಏ ನಹೀಂ ಹೈ ಜಾಯೇಂ ಓ ಘರ್ ಛೋಡ್‌ಕರ್
ಯಾ ಖುದಾ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಕೇ ಮೆಹ್‌ರೆ ಅಖೀದೇ ಪರ್‌ಯಹಾಂ
ದೆಹ್‌ರಿಯತ್ ಕಾ ಗರ್ ಗ್ರಹನ್ ಲಗ್ ಜಾಯೇ ಎಕ್ ದಿನ್ ನಗಹಾಂ
ಐಸೀ ಸೂರತ್ ಮೇ ಭಲಾ ಐಸಾ ಕಹಾ ಜಾಯೇಗಾ ಕ್ಯಾ
ತೇರಾ ಬಂದಾ ಹೀ ಸರೇಸೇ ಮುನ್‌ಕಿರೇ ರಬ್ ಹೋಗಯಾ ?

اپنی کھڑکی بند کر کے کسطرح کوئی کہے
کر دیا ہے میں نے آندھی ہی کو نظروں سے پرے
بند روشندان کر کے تیز بارش میں کوئی
کیسے کہہ سکتا ہے اُسنے ترک کردی روشنی
وقت بد ہضمی اگر کوئی نہ کھائے کچھ غذا
ہو گا نہ مطلب سدا ہی دائمی پرہیز کا
تپ کے عالم میں نہ کرنا غسل کا ہے لازمی
غسل خانے بند ہیں سارے کہیگا نہ کوئی
غیظ میں مارے طمانچہ کوئی بچوں کو اگر
اسکے معنی یہ نہیں ہیں جائیں وہ گھر چھوڑ کر
یاخدا انسان کے مہر عقیدہ پر یہاں
دہریت کا گر گرہن لگجائے اک دن ناگہاں
ایسی صورت میں بھلا ایسا کہا جائیگا کیا
تیرا بندہ ہی سرے سے منکر رب ہو گیا

ಬಿರುಗಾಳಿ ಬಿಟ್ಟಾಗ
ಕಿಟಕಿ ಮುಚ್ಚಿ ಕೊಂಡಾಕ್ಷಣ
ಗಾಳಿಗೇ ಗಡೀಪಾರು ಮಾಡಿದರೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?
ಮರಮಳೆ ಸುರಿವಾಗ
ಬೆಳಕಿಂಡಿ ಬಂದಾದುವೆಂದು
ಬೆಳಕಿಗೇ ಬಹಿಷ್ಕಾರ ಹಾಕಿದರೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?
ಅಜೀರ್ಣವಾದಾಗ
ಉಪವಾಸ ಮಾಡಿದ ಮಾತ್ರಕ್ಕೆ
ಆಹಾರಕ್ಕೆ ಅಪ್ಪಣೆಕೊಟ್ಟರೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?
ಜ್ವರ ಬಂದಾಗ ಸ್ನಾನ ಬಿಟ್ಟೊಡನೆ
ಸ್ನಾನ ಗೃಹಕ್ಕೆ ಬೀಗ ಬಿದ್ದಿತೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?
ಸಿಟ್ಟು ಬಂದಾಗ ಪೆಟ್ಟು ಹಾಕಿದ ಮಾತ್ರಕ್ಕೆ
ಮಕ್ಕಳನ್ನೇ ಮನೆ ಬಿಡಿಸಿದರೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಆಸ್ತಿಕತೆಯ ಆದಿತ್ಯನಿಗೆ
ನಾಸ್ತಿಕತೆಯ ಗ್ರಹಣ ಹಿಡಿದಾಕ್ಷಣ
ನೀನೇ ನಾಸ್ತಿಯಾದೆಯೆನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?

ಅಪ್‌ನೀ ಖಿಡ್‌ಕೀ ಬಂದ್ ಕರ್‌ಕೇ ಕಿಸ್ ತರಹ್ ಕೋಯಿ ಕಹೇ
ಕರ್‌ದಿಯಾ ಹೈ ಮೈನೇ ಆಂಧೀ ಹೀ ಕೋ ನಜರೋಂ ಸೇ ಪರೇ
ಬಂದ್ ರೋಷನ್ ದಾನ್ ಕರ್‌ಕೇ ತೇಜ್ ಬಾರೀಷ್ ಮೇ ಕೋಯಿ
ಕೈಸೆ ಕಹ್ ಸಕ್ತಾ ಹೈ ಉಸ್ ನೇ ತರ್ಕ್ ಕರ್‌ದಿ ರೋಷ್‌ನಿ
ವಖ್‌ತೇ ಬದ್ ಹಜ್ಮಿ ಅಗರ್ ಕೋಯಿ ನ ಖಾಯೇ ಕುಛ್ ಘೀಜಾ
ಹೋಗಾನಾ ಮತ್‌ಲಬ್ ಸದಾಹೀ ದಾಯಮಿ ಪರ್ ಹೇಜ್ ಕಾ
ತಪ್ ಕೇ ಆಲಂ ಮೇ ನ ಕರ್‌ನಾ ಗುಸ್‌ಲ ಕಾ ಹೈ ಲಾಜ್ಹೀಮಿ
ಗುಸ್‌ಲ ಖಾನೇ ಬಂದ್ ಹೈಂ ಸಾರೇ ಕಹೇಗಾನಾ ಕೋಯಿ
ಘೈೕಜೆ಼ ಮೇ ಮಾರೇ ತಮಾಂಚಾ ಕೋಯಿ ಬಚ್ಚೋಂಕೋ ಅಗರ್

ಕೆರದ ಖರ್ಚು ಉಳಿಸಲು
ಕಾಲುಗಳನ್ನೇ ಕತ್ತರಿಸಿ ಕೊಂಡವರು
ಉಂಟೇನಯ್ಯ ?
ಮಂಜನದ ವೆಚ್ಚ ಉಳಿಸಲು
ಹಲ್ಲುಗಳನ್ನೇ ಕಿತ್ತೊಗೆದವರು
ಉಂಟೇನಯ್ಯ ?
ವೈದ್ಯರ ಶುಲ್ಕ ಉಳಿಸಲು
ವ್ಯಾಧಿಯನ್ನೇ ಅಪ್ಪಿಕೊಂಡವರು
ಉಂಟೇನಯ್ಯ ?
ತಿಗಣೆಯ ಕಾಟ ತಪ್ಪಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು
ಮನೆಗೇ ಬೆಂಕಿ ಹಚ್ಚಿದವರು
ಉಂಟೇನಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನೀನಲ್ಲವೆಂದು ಸಾಧಿಸಲು
ತಾನಿಲ್ಲವೆಂದು ವಾದಿಸುವವರೂ
ಉಂಟೇನಯ್ಯ ?

ಖರ್ಚ್ ಸೇ ಜೂತೋಂ ಕೇ ಬಚ್‌ನೇ ಕೇ ಲಿಯೇ ನಾದಾಂ ಕೋಯಿ
ಕಾಟ್‌ತಾ ಹೈ ಹಾಥ್ ಸೇ ಕ್ಯಾ ಖುದ್ ಓ ಅಪ್‌ನೇ ಪೈರ್ ಹೀ
ಖರ್ಚ್ ಸೇ ಮಂಜನ್ ಕೇ ಬಚ್‌ನೇ ಕೆಲಿಯೇ ಕ್ಯಾ ಆದ್‌ಮಿ
ತೋಡ್‌ಕರ್ ಫೆಂಕೇ ಗಾ ಕ್ಯಾ ಓ ಅಪ್‌ನೇ ಸಾರೇ ದಾಂತ್ ಹೀ
ಡಾಕ್ಟರ್ ಕೀ ಫೀಜ್ ಸೇ ಬಚ್‌ನೇ ಕೀ ಖಾತಿರ್ ಕ್ಯಾ ಕೋಯಿ
ಅಪ್‌ನೀ ಬೀಮಾರಿಕೋ ಜಾನೇ ಭೀ ನ ದೇಗಾ ಓ ಕಭೀ
ಖಟ್‌ಮಲೋಂ ಸೇ ಭೀ ಹೈ ಕ್ಯಾ ಬಜ್‌ನೇ ಕೀ ಏಕ್‌ಸೂರತ್ ಯಹೀ
ಅಪ್‌ನೇ ಘರ್ ಕೋ ನಜರ್ ಕರ್ ದೇ ಕೈಸೆ ಕೋಯಿ ಆಗ್ ಕೀ

ತೇರೆ ಹೋನೆ ಪರ್ ಭೀ ಉನ್ ಕೋ ಹೈ ಭಲಾ ಇನ್‌ಕಾರ್ ಕ್ಯೂಂ?
ಅಪ್‌ನೇ ಹೋನೆ ಹೀ ಪೆ ಆಖರ್ ಉನ್‌ಕೋ ಹೈ ಇಖ್‌ರಾರ್ ಕ್ಯೂಂ?

خرچ سے جوتوں کے بچ نے کے لئے ناداں کوئی
کاٹتا ہے ہاتھ سے کیا خود وہ اپنے پیر ہی ؟
خرچ سے منجن کے بچنے کے لئے کیا آدمی ؟
توڑ کر پھینکے گا کیا وہ اپنے سارے دانت ہی ؟
ڈاکٹر کی فیس سے بچ نے کی خاطر کیا کوئی ؟
اپنی بیماری کو جانے بھی نہ دیگا وہ کبھی
کھٹملوں سے بھی ہے کیا بچ نے کی اک صورت یہی ؟
اپنے گھر کو نذر کر دے کیسے کوئی آگ کی
تیرے ہونے پر بھی انکو ہے بھلا انکار کیوں
اپنے ہونے ہی پہ آخر انکو ہے اقرار کیوں

حسیں پھندا ہے جان کر گر پھنسیں

تو لازم ہے اس میں ہی خود ہم مریں

کنیز آگ کو جان کر گر چھوئیں

تو ہاتھ اس حماقت سے اپنے جلیں

اگر نگلیں ہیرا جو ہے قیمتی

بنے نہ لہو جان ہی جائے گی

ملے مفت میں زہر اور ہم پیئیں

خود ہی تڑپیں بے چین ہی کر مریں

نظر تو نہ آئے تو جھٹلائیں گر

نہیں تیرا گھاٹا ہے اُنکا مگر

ಬಲೆ ಚಲುವಾದುದೆಂದು ಸಿಲುಕಿಕೊಂಡರೆ

ಕೊಲುವುದಲ್ಲದೆ ಬದುಕಿಸಬಲ್ಲುದೇನಯ್ಯ ?

ಬೆಂಕಿ ಮನೆಯದೆಂದು ಮುಟ್ಟಿದರೆ

ಸುಡುವುದಲ್ಲದೆ ಸುಖವೀಯಬಲ್ಲುದೇನಯ್ಯ ?

ವಜ್ರ ಬೆಲೆಯುಳ್ಳುದೆಂದು ನುಂಗಿದರೆ

ಹೊಟ್ಟೆ ಮುರಿವುದಲ್ಲದೆ ರಕ್ತವಾಗಬಲ್ಲುದೇನಯ್ಯ ?

ನಂಜು ಪುಕ್ಕಟೆ ಸಿಕ್ಕಿತೆಂದು ಕುಡಿದರೆ

ಅಂಗಕ್ಕೆ ಅಪಾಯವಲ್ಲದೆ ಆಪ್ಯಾಯನವಾಗಬಲ್ಲದೇನಯ್ಯ ?

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,

ನೀನು ಕಣ್ಣಿಗೆ ಕಾಣೆಯೆಂದು ನಿನ್ನ ನಿರಾಕರಿಸಿದರೆ

ನಿರಾಕರಿಸಿದವರಿಗೆ ಗ್ಲಾನಿಯಲ್ಲದೆ

ನಿನಗೆ ಹಾನಿಯೆಲ್ಲಿಯದಯ್ಯ ?

ಹಸೀಂ ಪಂದಾಹೈ ಜಾನ್‌ಕರ್ ಗರ್ ಫಂಸೇಂ

ತೋ ಲಾಜ಼ಿಮ್ ಹೈ ಉಸ್ ಮೇ ಹೀ ಖ಼ುದ್ ಹಮ್ ಮರೇಂ,

ಕನೀಜ್ ಆಗ್ ಕೋ ಜಾನ್‌ಕರ್ ಗರ್ ಛುಯೇಂ

ತೋ ಹಾಥ್ ಉಸ್ ಹಿಮಾಖತ್ ಸೇ ಅಪ್‌ನೇ ಜಲೇಂ

ಅಗರ್ ನಿಗ್‌ಲೇಂ ಹೀರಾ ಜೋ ಹೈ ಖೀಮ್‌ತಿ

ಬನೆ ನಲಹು ಜಾನ್ ಹೀ ಜಾಯೇ ಗೀ

ಮಿಲೇ ಮುಫ್ತ್ ಮೇ ಜ಼ಹರ್ ಔರ್ ಹಮ್ ಪಿಯೇಂ

ಖುದ್ ಹೀ ತಡ್ ಪೇಂ ಬೇಚೈನ್ ಹೋ ಕರ್ ಮರೇಂ

ನಜರ್‌ತು ನ ಆಯೇಂ ತೋ ಝುಟ್ ಲಾಯೇಂ ಗರ್

ನಹೀಂ ತೇರಾ ಉನ್‌ಕಾ ಹೈ ಘಾಟಾ ಮಗರ್

بِنا کھیل ہے زندگی کی مثال
کرم خوردہ میوہ کا ہو جیسے حال

محبت بِنا زندگی ایسی ہے
نہو خوشبو جسمیں وہ گل جیسی ہے

ہو مقصد بِنا زندگانی اگر
ہے وہ مثل طائر نہوں جس کے پر

نہو ڈھنگ جس میں وہ جینا ہی کیا
وہ اک جھاڑ ہے جیسے سوکھا ہوا

نہیں زندگی میں اگر دوستی
وہ ہے شمع جس میں نہ ہو روشنی

نہ ہو خوش مزاجی اگر زیست میں
اسے بد مزاجی کا اڈّہ کہیں

بِنا بھائی بندی نہیں زندگی
اصل میں وہ ہے چھِیل بے آب کی

خدا کو بھُلا کر جئیں کِس لئے
مِلے جل نہ سوکھی ہوئی جھیل سے

ಕ್ರೀಡೆಯಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ಕೀಡೆ ತಿಂದ ಹಣ್ಣಯ್ಯ ;
ಪ್ರೀತಿಯಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ನಾತವಿಲ್ಲದ ಹೂವಯ್ಯ ;
ಗುರಿಯಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ಗರಿಯಿಲ್ಲದ ಹಕ್ಕಿಯಯ್ಯ ;
ಶೀಲವಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ಶೀರ್ಣಮೂಲ ತರುಮರವಯ್ಯ ;
ಸ್ನೇಹವಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ಸ್ನೇಹವಿಲ್ಲದ ಸೊಡರಯ್ಯ;
ವಿನೋದವಿಲ್ಲದ ಜೀವನ ಸುನಾದವಿಲ್ಲದ ಸನಾದಿಯಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ಮರೆತ ಜೀವನ ನೀರು ಬರತ ಸರೋವರವಯ್ಯ !

ಬಿನಾ ಖೇಲ್ ಹೈ ಜ಼ಿನ್‌ದಗೀ ಕೀ ಮಿಸಾಲ್
ಕಿರಮ್ ಖುರ್‌ದಾ ಮೇವೆಕಾ ಹೋ ಜೈಸೆ ಹಾಲ್
ಮೊಹಬ್ಬತ್ ಬಿನಾ ಜ಼ಿಂದಗೀ ಐಸಿ ಹೈ
ನಹೋ ಖುಶ್‌ಬೂ ಜಿಸ್ ಮೇ ಓ ಗುಲ್ ಜೈಸಿಹೈ
ಹೋ ಮುಖ್‌ಸದ್ ಬಿನಾ ಜ಼ಿಂದಗಾನಿ ಅಗರ್
ಹೈ ಓ ಮಿಸ್‌ಲೇ ತಾಯರ್ ನ ಹೋ ಜಿಸ್‌ಕೆ ಪರ್
ನಹೋ ಢಂಗ್ ಜಿಸ್‌ಮೇ ಓ ಜೀನಾಹೀ ಕ್ಯಾ
ಓ ಎಕ್ ಝಾಢ್ ಹೈ ಜೈಸೆ ಸೂಖಾ ಹುವಾ
ನಹೀಂ ಜ಼ಿದಂಗೀ ಮೇ ಅಗರ್ ದೋಸ್ತೀ
ಓ ಹೈ ಶಮ್ಮಾ ಜಿಸ್‌ಮೇ ನಹೋ ರೋಷ್‌ನಿ
ನಹೋ ಖುಶ್ ಮಿಜ಼ಾಜಿ ಅಗರ್ ಜೀಸ್ತ್ ಮೇ
ಉಸೆ ಬದ್ ಮಿಜಾಜಿಕಾ ಅಡ್ಡಾ ಕಹೇಂ
ಬಿಜಾ ಭಾಯೀ ಬಂದೀ ನಹೀಂ ಜ಼ಿಂದಗೀ
ಅಸಲ್ ಮೇ ಓ ಹೈಂ ಝೀಲ್ ಬೇ ಆಬ್ ಕೀ
ಖುದಾ ಕೋ ಭುಲಾಕರ್ ಜೀಯೇಂ ಕಿಸ್ ಲಿಯೇ
ಮಿಲೆ ಜಲ್ ನ ಸೂಖಿ ಹುವಿ ಝೀಲ್ ಸೇ

جو جال بُنتا ہوں پھنس جاؤں میں اُسی میں اگر

بنوں نہ جال یہی ہے مرے لئے بہتر

میرے بنائے ہوئے ضابطوں کے پنجرے میں

ہے قید ہونے سے بہتر نہ میں بناؤں اگر

غرور علم سے عرفان سے جو آتا ہے

مقیدؔ اُس میں نہ ہونا ہی ہے بہت بہتر

ನಾನು ನೆಯ್ದ ಬಲೆಯಲ್ಲಿ ನಾನೇ ಸಿಲುಕುವುದಾದರೆ

ಆ ಬಲೆಯ ನೆಯ್ಯದಿರುವುದೇ ಮೇಲಯ್ಯ !

ನಾನು ನಿರ್ಮಿಸಿದ ಸಿದ್ಧಾಂತ - ಪಂಜರದಲ್ಲಿ ನಾನೇ ಬಂಧಿತನಾಗುವುದಾದರೆ

ಆ ಪಂಜರವ ನಿರ್ಮಿಸದಿರುವುದೇ ಲೇಸಯ್ಯ !

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,

ನನ್ನ ಹಮ್ಮಿನ ಭಕ್ತಿ-ಜ್ಞಾನ-ವೈರಾಗ್ಯಗಳು

ನನ್ನನೇ ಕಟ್ಟಿ ಕೆಡಹುವುದಾದರೆ

ಇವುಗಳಿಗೆ ಒಳಗಾಗದಿರುವುದೇ ಒಳಿತಯ್ಯ !

ಜೋ ಜಾಲ್ ಬುನ್‌ತಾ ಹೂಂ ಫ಼ನ್ಸ್ ಜಾವೋಂ ಮೈ ಉಸೀಮೇ ಅಗರ್

ಬುನೂಂ ನ ಜಾಲ್ ಯಹೀ ಹೈ ಮೇರೇ ಲಿಯೇ ಬೆಹ್‌ತರ್

ಮೇರೇ ಬನಾಯೇ ಹುವೇ ಜ಼ಾಬೀತೋಂ ಕೇ ಪಿಂಜ್‌ರೇ ಮೇ

ಹೈ ಖ಼ೈದ್ ಹೋನೇ ಸೇ ಬೆಹ್‌ತರ್ ನ ಮೈ ಬನಾವೂಂ ಅಗರ್

ಘ಼ುರೂರ್ ಇಲ್ಮ್ ಸೆ ಇರ್‌ಫಾನ್ ಸೇ ಜೋ ಆತಾ ಹೈ

ಮುಖ಼ೈಯದ್ ಉಸ್‌ಮೇ ನಹೋನಾ ಹೀ ಹೈ ಬಹುತ್ ಬೆಹ್‌ತರ್

ಕರಮ್ ಸೇ ತೇರೆ ಭೂಕ್ ಜಾಯೇಗಿ ಭಾಗ್
ಹೋ ಕಮ್ ಧೂಪ್ ಔರ್ ಖ಼ುದ್ ಹೀ ಬುಝ್ ಜಾಯೇ ಆಗ್
ಇನಾಯತ್ ತೇರಿ ಹಮ್ ಪೇ ಹೋ ಏಕ್ ಬಾರ್
ಇನಾಯತ್ ತೇರಿ ಹಮ್ ಪೇ ಹೋ ಬಾರ್ ಬಾರ್

مجھے دی گئی سارے جگ کی غذا — میرا پیٹ لیکن نہ ابتک بھرا
مجھے پانچ ندیوں کا پانی ملا — میں پی کر اُنھیں پھر بھی پیاسا رہا
برستا رہا ساتوں ساگر کا جل — نہ ٹھنڈی ہوئی آگ بھی ایک پل
اگر ہوں طلوع آفتاب ایک ہزار — تو اُن کی تپش سے ہوں میں بیقرار
کرم ہوگا تیرا تو ہو بیڑا پار — بجھے پیاس اور آئے دل کو قرار
کرم سے ترے بھوک جائیگی بھاگ — ہو کم دھوپ اور خود ہی بجھ جائے آگ

عِنایت تری ہم پہ ہو ایک بار
عِنایت تری ہم پہ ہو بار بار

ಪ್ರಪಂಚದ ಆಹಾರವನ್ನೆಲ್ಲ ಉಣಿಸಿದರೂ
ಹಿಂಗದ ಹಸಿವೆಯಿಂದ ಬಳಲುತ್ತಿಹೆನಯ್ಯ !
ಪಂಚನದಿಗಳ ನೀರೆಲ್ಲವನ್ನೂ ಕುಡಿಸಿರೂ
ಆರದ ನೀರಡಿಕೆಯಿಂದ ಅಳಲುತ್ತಿಹೆನಯ್ಯ !
ಸಪ್ತ ಶರಧಿಗಳ ನೀರ ಧಾರಾಕಾರವಾಗಿ ಸುರಿದರೂ
ನಂದದ ಬೆಂಕಿಯಿಂದ ನರಳುತ್ತಿಹೆನಯ್ಯ !
ಸಾವಿರ ಸೂರ್ಯರು ಒಮ್ಮೆಗೇ ಉದಿಸಿದರೂ
ತೊಲಗದ ತಮದಿಂದ ತೊಳಲುತ್ತಿಹೆನಯ್ಯ !
ನೀನೊಮ್ಮೆ ಒಲಿದರೆ ಸಾಕು -
ಓಡುವುವು ಹಿಂಗದ ಹಸಿವೆ, ಆರದ ನೀರಡಿಕೆ,
ನಂದದ ಬೆಂಕಿ, ತೊಲಗದ ತಮಗಳು !
ಒಮ್ಮೆ ಒಲಿಯಯ್ಯಾ, ಒಂದೇ ಸಲ ಒಲಿಯಯ್ಯಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಮುಝೇ ದೀ ಗಯೀ ಸಾರೇ ಜಗ್ ಕಿ ಘೀಜ಼ಾ
ಮೇರಾ ಪೇಟ್ ಲೇಕಿನ್ ನ ಅಬ್ ತಕ್ ಭರಾ
ಮುಝೇ ಪಾಂಚ್ ನದಿಯೋಂ ಕಾ ಪಾನಿ ಮಿಲಾ
ಮೈ ಪೀಕರ್ ಉನ್ಹೇ ಫಿರ್ ಭೀ ಪ್ಯಾಸಾ ರಹಾ
ಬರಸ್‌ತಾ ರಹಾ ಸಾತೋಂ ಸಾಗರ್ ಕಾ ಜಲ್
ನ ಠಂಡಿ ಹುವಿ ಆಗ್ ಭೀ ಎಕ್ ಪಲ್
ಅಗರ್ ಹೋ ತುಲೂ ಆಫ್‌ತಾಬ್ ಎಕ್ ಹಜ಼ಾರ್
ತೋ ಉನ್ ಕೀ ತಪಿಶ್ ಸೇ ಹುಂ ಮೈ ಬೇಖರಾರ್
ಕರಮ್ ಹೋಗಾ ತೇರಾ ತೋ ಹೋ ಬೇಡಾಪಾರ್
ಭುಝೇ ಪ್ಯಾಸ್, ಔರ್ ಆಯೇ ದಿಲ್ ಕೋ ಖರಾರ್

ನೀನು ಕಾಯ ಬಯಸಿದರೆ ಕೊಲ್ಲುವವರಾರಯ್ಯ ?
ನೀನು ಕೊಲ್ಲ ಬಯಸಿದರೆ ಕಾಯುವವರಾರಯ್ಯ ?
ನೀನು ಎತ್ತಿ ಹಿಡಿದರೆ ಇಳಿಸುವವರಾರಯ್ಯ ?
ನೀನು ಕೆಳಗೊತ್ತಿದರೆ ಮೇಲೆತ್ತುವವರಾರಯ್ಯ ?
ನೀನು ಕ್ಷಮಿಸಿದರೆ ಶಿಕ್ಷಿಸುವವರಾರಯ್ಯ ?
ನೀನು ಶಿಕ್ಷಿಸಲೆಳಸಿದರೆ ರಕ್ಷಿಸುವವರಾರಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ, ರಕ್ಷಿಸು, ಇಲ್ಲವೆ ಶಿಕ್ಷಿಸು -
ಕೃಪಾಕಟಾಕ್ಷದಿಂದ ವೀಕ್ಷಿಸಯಾ !

ಮಹಾಫಿಜ್ ಹೈ ತು ಖತ್ಲ್ ಕೋ ಕೌನ್ ಆಯೇ
ಜಿಸೇ ಮಾರೇ ತು ಕೌನ್ ಉಸ್ ಕೋ ಬಚಾಯೇ ?
ಉಠಾಯೇ ಜಿಸೇ ತು ಉಸೇ ಕೌನ್ ಗೀರಾಯೇ ?
ಗೀರಾಯೇ ಜಿಸೇ ತು ಉಸೇ ಕೌನ್ ಉಠಾಯೇ ?
ತು ಭಖ್ಷಾ ಜಿಸೇ ದೇ ಸಜ಼ಾ ಕೌನ್ ಉಸೇ
ತು ಚಾಹೇ ತೋ ಉಸ್‌ಕೋ ಸಜ಼ಾ ಭೀ ಮಿಲೇ !
ಕರಮ್ ಫರ್‌ಮಾ ಯಾ ರಬ್ ಯಾ ದೇದೇ ಸಜ಼ಾ !
ಇನಾಯತ್ ಹೋ ಹಮ್‌ಪರ್ ಖುದಾಯಾ ಸದಾ

محافظ ہے تو قتل کو کون آئے

جسے مارے تو کون اس کو بچائے

اُٹھائے جسے تو اُسے کون گرائے

گرائے جسے تو اُسے کون اُٹھائے

تو بخشا جسے دے سزا کون اُسے

تو چاہے تو اسکو سزا بھی مِلے

کرم فرمایا رب یا دیدے سزا

عنایت ہو ہم پر خدایا سدا

ಕತ್ತಲೆ ಗಾಢವಾದಷ್ಟೂ ಬೆಳಕಿನ ಗಾಡಿ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯಾ ;
ಮೋಡ ಕಪ್ಪಾದಷ್ಟೂ ಅಪ್ಪುವಿನ ಅಂಶ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯಾ ;
ಚಂದ್ರನ ಧವಳಿಮೆ ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ನಭದ ನೀಲಿಮೆ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ರೆಪ್ಪೆಯ ಕಪ್ಪು ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಕಂಗಳ ಕಳೆ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ಹಸಿವೆ ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಅಶನದ ರುಚಿ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ದಾಸ್ಯ ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಬಿಡುಗಡೆಯ ಬೆಲೆ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ಅಪಘಾತಗಳು ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಸಂಚಾರ ಸಂಹಿತೆಯ ಮಹತ್ವ
ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ಅರಾಜಕತೆ ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಅನುಶಾಸನದ ಹಿರಿಮೆ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ಮೋಸ ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ ಪ್ರಾಮಾಣಿಕತೆಯ ಗರಿಮೆ ಹೆಚ್ಚುವುದಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ, ನನ್ನ ತಪ್ಪು ಹೆಚ್ಚಿದಷ್ಟೂ
ನಿನ್ನ ಕ್ಷಮೆ ಹೆಚ್ಚಲಯ್ಯ !

ಘುಪ್ ಅಂಧೇರಾ ಹೋತೋ ಹೋಗಿ ಔರ್ ಜ಼ೀಯಾದ ರೋಷ್‌ನಿ
ಗೆಹ್‌ರೇ ಬಾದಲ್ ಹೋಂ ತೋ ಬಢ್‌ತಿಹೈ ಖುತೂಬತ್ ಆಬ್‌ಕೀ
ಚಾಂದ್‌ನಿ ಬಢ್‌ಕೇ ಬಢಾಯೇ ಆಸ್‌ಮಾಂ ಕಾ ನೀಲಾಪನ್
ಆಂಖ್ ಕೀ ಚಿಲ್‌ಮನ್ ಘನೇ ಪಲ್ ಕೋಂ ಸೇ ಹೋ ಮಿಸ್ಲೆ ಕಿರನ್
ಭೂಕ್ ಕೀ ಶಿದ್ದತ್ ಹೀ ಮೇ ಆತಾಹೈ ಖಾನೇ ಮೇ ಮಜ಼ಾ
ಜಬ್ ಗುಲಾಮಿ ಹದ್ ಸೇ ಬಢ್‌ಜಾಯೇ ತೋ ಸಖ್ತ್ ಹೋಗಿ ಸಜ಼ಾ
ಜಬ್ ಗುಲಾಮಿ ಸಖ್ತ್ ಹೋ, ಹೋ ಖೈದ್ ಕೀ ಸಖ್ತಿ ಖ಼ಬೀಹ್
ಆಜಾದೀ ಕಾ ಛುಟ್‌ಕಾರೇ ಕಾ ಹೋಗಾ ಅಂದಾಜಾ ಸಹೀ
ಹಾದೀ ಸೇ ಬಢ್‌ಜಾಯೇಂ ತೋ ಖಾನೂನ್ ಹೋತಾ ಹೈ ಶದೀದ್
ಹೋಗಿ ಬದ್ ನಜಮೀ ಜೀಯಾದಾ ತೋ ಸಯ್-ಎ-ಆವ್ನ್ ಹೋಗಿ ಮಜ಼ೀದ್
ಜಬ್ ಸಿವಾ ಹೋಂಗೆ ಫರೇಬ್ - ಓ - ಮಕ್ರ್ ಕೇ ದುನ್‌ಯಾ ಮೇ ತೌರ್
ಖ಼ುದ್ ಹೀ ಬಢ್‌ತಿ ಜಾಯೇಗಿ ಖದ್ರೇ ಅಮಾನತ್‌ದಾರಿ ಔರ್

ಖಾಮೀಯೋಂ ಕಿ ಮುಝ್‌ಮೇ ಹೈ ಬೊಹ್‌ತಾತ್ ಹೈ ಅಯ್ ಪರ್‌ವರ್ದಿಗಾರ್
ಅಫ್ವೊ - ಓ - ಬಖ್ಷ್‌ಶಿಷ್ ಸೇ ಹೀ ತೇರಿ ಹೋಗಾ ಮೇರಾ ಬೇಡಾ ಪಾರ್

گھپ اندھیرا ہو تو ہوگی اور زیادہ روشنی
گہرے بادل ہوں تو بڑھتی ہے رطوبت آب کی
چاندنی بڑھ کے بڑھائے آسماں کا نیلاپن
آنکھ کی چلمن گھنے پلکوں سے ہو مثل کرن
بھوک کی شدّت میں ہی آتا ہے کھانے میں مزا
جب غلامی حد سے بڑھ جائے تو سخت ہوگی سزا
جب غلامی سخت ہو ہو قید کی سختی قبیح
آزادی کا چھٹکارے کا ہوگا اندازہ صحیح
حادثے بڑھ جائیں تو قانوں ہوتا ہے شدید
ہوگی بد نظمی زیادہ سعی امن ہوگی مزید
جب سوا ہونگے فریب و مکر کے دُنیا میں طور
خود ہی بڑھتی جائیگی قدرِ امانتداری اور
خامیوں کی مجھ میں ہے بہتات اے پُروردگار
عفوو بخشش سے ہی تیری ہوگا میرا بیڑا پار

ಅದಿರಿನಲ್ಲಿ ಚಿನ್ನದೊಡನೆ ಮಣ್ಣಿದೆಯೆಂದು
ಅಲ್ಲಗಳೆಯಬಹುದೆ ಅದನ್ನು ?
ಹಣ್ಣಿನಲ್ಲಿ ರಸದೊಡನೆ ಗೊರಟು ಸಿಪ್ಪೆಗಳಿದೆಯೆಂದು
ಬೀಳುಗಳೆಯಬಹುದೆ ಅದನ್ನು?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ, ಹಲವು ದೋಷಗಳಿವೆಯೆಂದು
ಉಪೇಕ್ಷಿಸಬಹುದೆ ನೀನು ನನ್ನನ್ನು ?

ಧಾತ್ ಮೇ ಮಿಟ್ಟೀ ಭೀ ಔರ್ ಸೋನಾ ಭೀ ಹೋತಾ ಹೈ ಬಹಮ್
ಇಸ್‌ಲಿಯೇ ಹೋತಿ ನಹೀಂ ಝಿನ್‌ಹಾರ್ ಓ ಖೀಮತ್ ಮೇ ಕಮ್
ಫಲ್ ಮೇ ರಸ್ ಕೇ ಸಾಥ್ ಹೀ ಗುಟ್ಲಿ ಭೀ ಹೋತಿಹೈ ಝರೂರ್
ಇಸ್ ಬಿನಾ ಪರ್‌ಕಬ್ ಜಮೀಂ ಕಾ ಇಸ್ ಮೇ ಶಾಮಿಲ್ ಹೈ ಖುಸೂರ್
ಮುಝ್‌ಮೇ ಭೀ ಕುಛ್ ಖಾಮಿಯಾಂ ಕಂಝೋರಿಯಾಂ ಹೈ ಅಯ್ ಖುದಾ
ಇಸ್‌ಲಿಯೇ ಮುಝ್ ಕೋ ನಜರ್ ಅಂದಾಜ್ ತು ಕರ್‌ತಾ ಹೈ ಕ್ಯಾ?

دھات میں مٹی بھی اور سونا بھی ہوتا ہے بہم
اِس لئے ہوتی نہیں زِنہار وہ قیمت میں کم
پھل میں رَس کے ساتھ ہی گٹھلی بھی ہوتی ہے ضرور
اِس بِنا پر کب زمیں کا اِس میں شامل ہے قصور
مجھ میں بھی کچھ خامیاں کمزوریاں ہیں اے خُدا
اِس لئے مجھ کو نظر انداز تو کرتا ہے کیا

کالی ندی شراوتی بھی چھوٹی ہے ندی

اُن کی نہیں ہے بَرقی توانائی میں کمی

طیّارہ ہے نیاٹ اگرچہ کہ مختصر

جنگی صلاحیت مین تو بڑھ کر ہے وہ مگر

تھے قد مین سچ ہے لعل بہادر جی پُست تر

فکر و نظر بلند ہی رکھتے تھے وہ مگر

الیشوپنشید چھوٹی سی ہے اُپنشید مگر

ہیں تعلیمات اُسکی بلند اور بلند تر

چھوٹوں کے ساتھ چھوٹا ہی بن کر رہا ہوں میں

ہے خاکساری میری جو چھوٹا بنا ہوں میں

نسبت سے تیری میں تو جلالت کی اے خُدا

اُس کا بڑا سبب ہے یہی میں بھی ہوں بڑا

ಕಿರಿಯ ನದಿ ಶರಾವತಿ ಕಾಳಿಗಳು, ಆದರೆ,
ಅವು ನೀಡಿರುವ ನೀಡಲಿರುವ ವಿದ್ಯುಚ್ಛಕ್ತಿ ಕಿರಿದೇನಯ್ಯಾ ?
ಕಿರಿಯ ವಿಮಾನ ನ್ಯಾಟ್ ; ಆದರೆ,
ಅದರ ಯುದ್ಧೋಪಯೋಗಿತ್ವ ಕಿರಿದೇನಯ್ಯಾ ?
ಕಿರಿಯ ಆಳು ಲಾಲಬಹಾದ್ದೂರ ರಜಿ; ಆದರೆ,
ಅವರ ಶೀಲ - ಶಕ್ತಿ ಕಿರಿದೇನಯ್ಯಾ ?
ಕಿರಿಯ ಉಪನಿಷತ್ತು ಈಶೋಪನಿಷತ್ತು ; ಆದರೆ,
ಅದರ ಅರ್ಥ - ಪ್ರಪಂಚ ಕಿರಿದೇನಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಕಿರಿಯರಲ್ಲಿ ಕಿರಿಯ ನಾನು -
ಕಿರಿತನವೇ ನಾನು ! ಆದರೆ,
ನಿನ್ನ ತನಕ್ಕೆ ನೆಲೆಯಾದ
ನನ್ನ ತನ ಕಿರಿದೇನಯ್ಯಾ ?

ಕಾಳಿ ನದಿ, ಶರಾವತಿ ಭೀ ಛೋಟೀ ಹೈ ನದೀ
ಉನ್ ಕೀ ನೆಹೀ ಹೈ ಬರಖ್ವಿ ತವಾನಾಯಿ ಮೇ ಕಮಿ
ತೈಯಾರಾ ಹೈ ನ್ಯಾಟ್ ಅಗರ್ ಚೇ ಕೇ ಮುಖ್ತ್‌ಸರ್
ಜಂಗೀ ಸಲಾಹಿಯತ್ ಮೇ ತೋ ಬಢ್‌ಕರ್ ಹೆ ಓ ಮಗರ್
ಥೇ ಖದ್‌ಮೇ ಸಛ್ ಹೈ ಲಾಲ್ ಬಹದ್ದೂರ್ ಜೀ ಪಸ್ತ ತರ್
ಫಿಖ್ ರೋ ನಜ್ಹರ್ ಬುಲಂದ್ ಹೀ ರಖ್‌ತೇ ಥೇ ಮಗರ್
ಈ ಶೋಪನಿಷತ್ ಛೋಟೀಸಿ ಹೈ ಉಪನಿಷತ್ ಮಗರ್
ಹೈಂ ತಾಲಿಮಾತ್ ಉಸ್ ಕೀ ಬುಲಂದ್ ಔರ್ ಬುಲಂದ್ ತರ್
ಛೋಟೊಂಕೆ ಸಾಥ್ ಛೋಟಾ ಹೀ ಬನ್‌ಕರ್ ರಹಾ ಹೂಂಮೈ
ಹೈ ಖ್ವಾಕ್ ಸಾರೀ ಮೇರೀ ಜೋ ಛೋಟಾ ಬನಾ ಹೂಂಮೈ
ನಿಸ್ಬ್‌ಬತ್ ಸೇ ತೇರೀ ಮೈ ತೋ ಜಲಾಲತ್ ಕೀ ಅಯ್ ಖುದಾ
ಉಸ್ ಕಾ ಬಢಾ ಸಬಬ್ ಹೈ ಯಹೀ ಮೈ ಭೀ ಹೂ ಬಢಾ

(ದೆಹರ್ ಮೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್ ಜಬ್ ಕಭೀ ಜಾಹೆರ್ ಹುವಾ
ಗೋಯಾ ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ ಭೀ ಜಾ ಚುಕಾ)
ಬಂದ್ ಯೇ ಖ್ಹುದ್ ಗರ್ಜ್ಹ್ ಜಬ್ ಇಸ್ ದೆಹರ್ ಮೇ ಜಾಹೆರ್ ಹುವಾ
ತೋ ತಸ್ಸವುರ್ ರಬ್ಬೇ ದೋ ಆಲಮ್ ಕಾ ಹೀ ರುಖ್ಹ್ ಸತ್ ಹುವಾ

انکساری جاچکی جب علم وافر ہو گیا
عقل آئی جس گھڑی اس دم یقین رُخصت ہوا
جب یقیں آیا تو غائب ہو گئی فکر و نظر
آئی خوشحالی ہوا خود ہی تمدن دُور تر
عِلم سائنس آیا اطمینان رُخصت ہو گیا
تندرستی آتے ہی دل کا سکوں جاتا رہا
طول عمری ہی سے لطفِ زندگی غارت ہوا
آمد ادراک سے حسنِ عمل رخصت ہوا
کام ہی ٹھپ ہو گیا جب گفتگو بڑھنے لگی
ذات آئی درمیاں ناکام اُلفت ہو گئی
آئی آزادی تو بدلا ایک دم نیکی کا دور
بدلا نیک اخلاق نے بھی ساتھ انکے اپنا طور
دہر میں سِدّیا پُرانک جب کبھی ظاہر ہوا
گویا سوتنتر ادھیر اسِدّیشورا بھی جاچُکا
بندہ ء خود غرض جب اس دہر میں ظاہر ہوا
تو تصورِ ربِّ دو عالم کا ہی رخصت ہوا

ವಿದ್ಯೆ ಬಂತು, ವಿನಯ ಹೋಯ್ತು;
ಬುದ್ಧಿ ಬಂತು, ಶ್ರದ್ಧೆ ಹೋಯ್ತು;
ಶ್ರದ್ಧೆ ಬಂತು, ವಿವೇಚನೆ ಹೋಯ್ತು;
ಸಮೃದ್ಧಿ ಬಂತು, ಸಂಸ್ಕೃತಿ ಹೋಯ್ತು;
ವಿಜ್ಞಾನ ಬಂತು, ಸಮಾಧಾನ ಹೋಯ್ತು;
ಶರೀರ ಸ್ವಾಸ್ಥ್ಯ ಬಂತು, ಚಿತ್ತ ಸ್ವಾಸ್ಥ್ಯ ಹೋಯ್ತು;
ದೀರ್ಘಾಯುಷ್ಯ ಬಂತು, ಜೀವನ ಸ್ವಾರಸ್ಯ ಹೋಯ್ತು;
ಭೋಧನೆ ಬಂತು, ಸಾಧನೆ ಹೋಯ್ತು;
ಮಾತು ಬಂತು, ಕೃತಿಯು ಹೋಯ್ತು;
ಜಾತಿ ಬಂತು, ಪ್ರೀತಿ ಹೋಯ್ತು;
ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯ ಬಂತು, ಸೌಜನ್ಯ ಹೋಯ್ತು;
ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ ಬಂದ,
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ ಹೋದ!

ಇನ್‌ಕೆಸಾರೀ ಜಾಚುಕೀ, ಜಬ್ ಇಲ್ಮ್ ವಾಫ಼ರ್ ಹೋಗಯಾ
ಅಖ್ಹ್ಲ್ ಆಯೀ ಜಿಸ್ ಘಡೀ, ಉಸ್ ದಮ್ ಯಖೀಂ ರುಖ್ಹ್‌ಸತ್ ಹುವಾ
ಜಬ್ ಯಖೀಂ ಆಯಾ ತೋ ಗಾಯಬ್ ಹೋಗಯ ಫಿಕ್ರ್-ಓ-ನಜರ್
ಆಯಿ ಖ್ಹುಶ್‌ಹಾಲಿ ಹುವಾ ಖ್ಹುದ್ ಹೀ ತುಮದ್ದುನ್ ದೂರ್‌ತರ್
ಇಲ್ಮ್-ಎ-ಸೈನ್ಸ್ ಆಯಾ ಇತ್‌ಮೆನಾನ್ ರುಖ್ಹ್‌ಸತ್ ಹೋಗಯಾ
ತಂದುರುಸ್ತೀ ಆತೇಹೀ ದಿಲ್ ಕಾ ಸುಕ್ಹೂಂ ಜಾತಾ ರಹಾ
ತೂಲ್ ಉಮ್ರೀ ಹೀ ಸೆ ಲತ್‌ಫೇ ಜ್ಹಿಂದಗಿ ಘಾರತ್ ಹುವಾ
ಆಮದೇ ಇದ್‌ರಾಕ್ ಸೇ ಹುಸ್ನೇ ಅಮಲ್ ರುಖ್ಹ್‌ಸತ್ ಹುವಾ
ಕಾಮ್ ಹೀ ಠಫ್ ಹೋಗಯಾ ಜಬ್ ಗುಫ್ತ್‌ಗೂ ಬಢ್‌ನೇ ಲಗೀ
ಜ್ಹಾತ್ ಆಯಿ ದರ್‌ಮೀಯಾಂ ನಾಕಾಮ್ ಉಲ್‌ಫತ್ ಹೋಗಯಿ
ಆಯಿ ಆಜ್ಹಾದೀ ತೋ ಬದ್‌ಲಾ ಏಕ್ ದಮ್ ನೇಕಿ ಕಾ ದೌರ್
ಬದ್‌ಲಾ ನೇಕ್ ಅಖ್‌ಲಾಖ್ ನೇ ಭೀ ಸಾಥ್ ಉನ್‌ಕೆ ಅಪ್‌ನಾ ತೌರ್

گُل جو گوندھے گئے رہے بسیار
اِن سبھوں سے مگر بنا اک ہار
دانے بسیار ہی پروئے گئے

دھاگا واحد ہے ان گنت دانے
گائیں ہیں مختلف رنگوں کی مگر
دُودھ ان کا سفید ہے یکسر
سونے کا ہو کہ ہو وہ مٹی کا

وزن ہر ایک کا ہے اک جیسا
ہیں بہت ہی سمندروں کے نام
مزہ پانی کا اُن کا یکساں تمام
یوں کوئی تجھ سے لَو لگاتا ہے
التجا کے بھجن سناتا ہے
ہیں طریقے تو بندگی کے سِوا
ایک ہے بس نجات کا رستہ

ಹೆಣೆದ ಹೂಗಳು ಹಲವಾದರೂ ಹಾರ ಒಂದೇ,
ಪವಣಿಸಿದ ಮಣಿಗಳು ಹಲವಾದರೂ ದಾರ ಒಂದೇ,
ಹಾಲು ಕರೆದ ಹಸುಗಳ ಬಣ್ಣ ಹಲವಾದರೂ ಕ್ಷೀರ ಒಂದೇ,
ಹೊತ್ತು ದು ಹೊನ್ನಾಗಲಿ, ಮಣ್ಣಾಗಲಿ ಭಾರ ಒಂದೇ,
ಕಡಲಿನ ಹೆಸರೇನೇ ಇರಲಿ, ಕ್ಷಾರ ಒಂದೇ,
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನನ್ನು ಪೂಜಿಸುವ ಪ್ರಾರ್ಥಿಸುವ ಯಜಿಸುವ, ಭಜಿಸುವ
ರೀತಿ ನೂರಾದರೂ ಉದ್ಧಾರ ಒಂದೇ!

ಗುಲ್ ಜೋ ಗೊಂದೇ ಗಯೇ ರಹೇ ಬಿಸ್ ಯಾರ್
ಇನ್ ಸಭೋಂ ಸೇ ಮಗರ್ ಬನಾ ಎಕ್ ಹಾರ್
ದಾನೇ ಬಿಸ್ ಯಾರ್ ಹೀ ಪುರೋ ಯೇ ಗಯೇ
· ಧಾಗಾ ವಾಹೆದ್ ಹ್ಯೆ ಅನ್ ಗಿನತ್ ದಾನೇ
ಗಾಯೇಂ ಹ್ಯೆಂ ಮುಖ್ ತಲೀಫ಼್ ರಂಗೋಂಕಿ ಮಗರ್
ದೂದ್ ಉನ್ ಕಾ ಸುಫೇದ್ ಹ್ಯೆ ಎಕ್ ಸರ್
ಸೋನೇ ಕಾ ಹೋ ಕೇ ಹೋ ಓ ಮಿಟ್ಟಿ ಕಾ
ವಜ಼ನ್ ಹರ್ ಏಕ್ ಕಾ ಹ್ಯೆ ಎಕ್ ಜೈಸಾ
ಹ್ಯೆಂ ಬಹುತ್ ಹೀ ಸಮುಂದರೋ ಕೆ ನಾಮ್
ಮಜಾ ಪಾನಿಕಾ ಉನ್ ಕಾ ಎಕ್ ಸಾಂ ತಮಾಮ್
ಯೋಂ ಕೋಯಿ ತುಝ್ ಸೇ ಲವ್ ಲಗಾತಾ ಹ್ಯೆ
ಇಲ್ ತಿಜಾ ಕೇ ಭಜನ್ ಸುನಾತಾ ಹ್ಯೆ
ಹ್ಯೆ ತರೀಖ಼ೇ ತೋ ಬಂದ್ ಗೀ ಕೇ ಸಿವಾ
ಏಕ್ ಹ್ಯೆ ಬಸ್ ನಜಾತ್ ಕಾ ರಸ್ತಾ

عِلم الفاظ جو ملا وہ تھوڑا ہے
جو نہ پایا گیا زیادہ ہے
کم جو آیا نظر وہ ہے مطلب
جو نہ آیا نظر وہ بے حد سب
کم ہے معلوم ہے جو جان کی خبر
جو نہ معلوم ہے وہ ہے بڑھکر
مانگنا تیرا کم سے کم تر ہے
اور عطا کرنا تیرا بڑھکر ہے .

ಶಬ್ದ ಪಡೆದುದು ಸ್ವಲ್ಪ,
ಪಡೆಯದಿದ್ದುದು ಬಹಳವಯ್ಯಾ ;
ಅರ್ಥ ತೋರುವುದು ಸ್ವಲ್ಪ,
ತೋರದಿರುವುದು ಬಹಳವಯ್ಯಾ ;
ಜೀವಿ ಅರಿಯುವುದು ಸ್ವಲ್ಪ,
ಅರಿಯದಿರುವುದು ಬಹಳವಯ್ಯಾ ;
ನೀನು ಮಾತ್ರ ಬೇಡುವುದು ಸ್ವಲ್ಪ,
ನೀಡುವುದು ಬಹಳವಯ್ಯಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಇಲ್ಮೇ ಅಲ್‌ಫ಼ಾಜ್ ಜೋ ಮಿಲಾ ಓ ಥೋಡಾ ಹೈ
ಜೋ ನ ಪಾಯಾ ಗಯಾ ಜ಼ಿಯಾದಾ ಹೈ
ಕಮ್ ಜೋ ಆಯಾ ನಜ಼ರ್ ಓ ಹೈ ಮತ್‌ಲಬ್
ಜೋ ನ ಆಯಾ ನಜರ್ ಓ ಬೇಹದ್ ಸಬ್
ಕಮ್ ಹೈ ಮಾಲೂಮ್ ಹೈ ಜೋ ಜಾಂ ಕೀ ಖಬರ್
ಜೋ ನ ಮಾಲೂಮ್ ಹೈ ಓ ಹೈ ಬಢ್‌ಕರ್
ಮಾಂಗ್‌ನಾ ತೇರಾ ಕಮ್ ಸೇ ಕಮ್ ತೆರ್ ಹೈ
ಔರ್ ಅತಾ ಕರ್‌ನಾ ತೇರಾ ಬಢ್‌ಕರ್ ಹೈ

مُجھے کو دُنیا بھلادے یا کسی کو بھی بھلا ڈالے
بھلادے وہ نہ تجھ کو اور نہ تجھ کو بھولنا چاہے
مجھے انسان ٹھکرائے، کسی بھی طرح دھتکارے
مگر تجھ کو مرے مولیٰ نہ دھتکارے نہ ٹھکرائے
مجھے جو لوگ چاہے چھوڑ دیں یا چھوڑ دے دُنیا
کبھی بھی نہ تجھے چھوڑیں ارادہ بھی کریں اسکا
مخالفِ ہوں جہاں والے میرے اور مجھ سے کترائیں
مگر ربِّ دو عالم تجھ کو چاہیں تیرے ہو جائیں

ಲೋಕ ನನ್ನನು ಮರೆಯಲಿ,
ಇನ್ನೇನನ್ನಾದರೂ ಮರೆಯಲಿ,
ನಿನ್ನನ್ನು ಮರೆಯದಿರಲಿ, ನಿನ್ನನ್ನು ಮರೆಯದಿರಲಿ;
ಜನ ನನ್ನನ್ನು ಜರೆಯಲಿ,
ಇನ್ನೇನನ್ನಾದರೂ ಜರೆಯಲಿ,
ನಿನ್ನನ್ನು ಜರೆಯದಿರಲಿ, ನಿನ್ನನ್ನು ಜರೆಯದಿರಲಿ;
ಜನಾಂಗ ನನ್ನನ್ನು ತೊರೆಯಲಿ,
ಇನ್ನೇನನ್ನಾದರೂ ತೊರೆಯಲಿ,
ನಿನ್ನನ್ನು ತೊರೆಯದಿರಲಿ, ನಿನ್ನನ್ನು ತೊರೆಯದಿರಲಿ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಲೋಕ ವಿರೋಧಿಯ
ಲೋಕದವರು ಒಲಿಯಲಿ, ಬಿಡಲಿ,
ಲೋಕೇಶ್ವರನಾದ ನಿನ್ನ ಒಲಿಯಲಯ್ಯಾ;

ಮುಝೇ ದುನ್‌ಯಾ ಭುಲಾದೇ ಯಾ ಕಿಸಿಕೋ ಭೀ ಭುಲಾಡಾಲೇ
ಭುಲಾದೇ ಓ ನ ತುಝ್ ಕೋ ಔರ್ ನ ತುಝ್ ಕೋ ಭೂಲ್‌ನಾ ಚಾಹೇ
ಮುಝೇ ಇನ್‌ಸಾನ್ ಠುಕ್‌ರಾಯೇ, ಕಿಸಿ ಬೀ ತರ್‌ಹ್ ಧುತ್‌ಕಾರೇ
ಮಗರ್ ತುಝ್‌ಕೋ ಮೇರೇ ಮೌಲಾ ನ ಧುತ್‌ಕಾರೇ ನ ಠುಕ್‌ರಾಯೇ
ಮುಝೇ ಜೋ ಲೋಗ್ ಚಾಹೇ ಛೋಡ್‌ದೇ ಯಾ ಛೋಡ್‌ದೇ ದುನ್‌ಯಾ
ಕಭೀ ಭೀ ನ ತುಝೇ ಛೋಡೇಂ ಇರಾದಾ ಭೀ ನ ಕರೇಂ ಉಸ್‌ಕಾ
ಮುಖಾಲೀಫ್ ಹೋಂ ಜಹಾಂ ವಾಲೇ ಮೇರೇ ಔರ್ ಮುಝ್ ಸೇ ಕತ್‌ರಾಯೇಂ
ಮಗರ್ ರಬ್ಬೇ ದೋ ಆಲಮ್ ತುಝ್‌ಕೋ ಚಾಹೇ ತೇರೇ ಹೋಜಾಹೇಂ

چاہے تلاش ہی میں فقط کوہِ نور کی
جتنی بھی کانیں کھودیں یہ ہے امرِ لازمی
فکرِ جدید کار ہے پیشِ نظر حصول
اِس سلسلے میں پڑھنا کتب کا نہیں فضول
صِرف ایک سیتادیوی کی خاطر ہی بالیقیں
جنگ عظیم ہو بھی تو کوئی ضَرر نہیں
تیری بَس اک نگاہِ کرم کیلئے خُدا
صد سَالہ زحمتوں کی حقیقت ہے کیا بھَلا

ಒಂದು ಕೋಹಿನೂರಿಗಾಗಿ
ಹಲವು ಗಣಿಗಳನಗಿದರೂ
ವ್ಯರ್ಥವಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಒಂದು ಹೊಸ ವಿಚಾರಕ್ಕಾಗಿ
ಹಲವು ಹೊತ್ತಗೆಗಳ ಮಗುಚಿದರೂ
ಹಾಳೇನಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಒಬ್ಬ ಸೀತಾದೇವಿಗಾಗಿ
ಮಹಾಯುದ್ಧ ಮಾಡಿದರೂ
ಕೇಡೇನಲ್ಲವಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನೊಂದು ಕೃಪಾ ಕಟಾಕ್ಷಕ್ಕಾಗಿ
ನೂರು ವರ್ಷ ನವೆದರೂ
ನಷ್ಟವೇನಲ್ಲವಯ್ಯ !

ಚಾಹೇ ತಲಾಶ್ ಹೀ ಮೇ ಫ಼ಖತ್ ಕೊಹೇ ನೂರ್ ಕೀ
ಜಿತ್‌ನೀ ಭೀ ಕಾನೇ ಖೋದೆ ಏಹ್ಯೆ ಹಮ್ರೇ ಲಾಜೀಮಿ
ಫಿಕ್‌ರೇ ಜದೀದ್ ಕಾರ ಹೇ ಪೀಶೇ ನಜ಼ರ್ ಹುಸೂಲ್
ಇಸ್ ಸಿಲ್‌ಸಿಲೇ ಮೇ ಪಢ್‌ನಾ ಕುತುಬ್ ಕಾ ನಹೀಂ ಫುಜೂಲ್
ಸಿರ್ಫ್ ಏಕ್ ಸೀತಾದೇವಿಕೀ ಖಾತಿರ್ ಹೀ ಬಿಲ್‌ಯಖೀಂ
ಜಂಗೇ ಅಜ಼್ೀಮ್ ಹೋ ಭೀ ತೋ ಕೋಯಿ ಜ಼ರರ್ ನಹೀಂ
ತೇರಿ ಬಸ್ ಎಕ್ ನಿಗಾಹೇ ಕರಮ್ ಕೇ ಲಿಯೇ ಖ಼ುದಾ
ಸದ್‌ಸಾಲಾಹ್ ಜ಼ಹ್‌ಮತೋಂ ಕೀ ಹಖ಼ೀಖ಼ತ್ ಹೈ ಕ್ಯಾ ಭಲಾ?

ಗಾಳಿ ಬೀಸಿದತ್ತ ಹುಟ್ಟು ಹಾಕಿದರೆ
ಹರಿಗೋಲು ಉಳಿಯಬಹುದಾಗಲಿ ಗುರಿ ನಿಲುಕದಯ್ಯ;
ದಾರಿ ಚೆನ್ನಾಗಿದೆಯೆಂದು ತಪ್ಪು ದಾರಿ ತುಳಿದರೆ
ದಾರಿ ಸಾಗಬಹುದಾಗಲಿ ಊರ ಸೇರಲಾಗದಯ್ಯ!
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಸುಲಭವಾದುದೆಲ್ಲ ಶುಭಕರವಲ್ಲ,
ಕಠಿನವಾದುದೆಲ್ಲ ಕಷ್ಟಪರವಲ್ಲ ದಯ್ಯಾ!

ಅಗರ್ ಚಪು ರುಖ್ ಫರ್ ಹವಾ ಕೀ ಚಲೇ
ತೋ ಕಶ್ತೀ ಬಚೆ ಪರ್ ನ ಮಂಜ಼ೀಲ್ ಮೀಲೇ
ಗಲತ್ ರಾಹೆ ಚಲೇ ಢೂಂಡ್‌ಕೆ ರಸ್ತೇ ಅಚ್ಛೇ
ನ ಗಾಂವ್ ಮಿಲೆಗಾ ಸಫರ್ ಹೀ ಕಟೇ
ನಹೀಂ ಕಾಮ್ ಆಸಾನ್ ಹರ್ ಏಕ್ ಖುಷ್‌ಗವಾರ್
ನ ಮುಶ್‌ಖಿಲ್ ಹರ್ ಏಕ್ ಕಾಮ್ ಜ಼ೆಹ್‌ಮತ್ ಶೋ ಆರ್

اگر چپّو رُخ پر ہوا کی چلے
تو کشتی بچے پر نہ منزل ملے
غلط راہ چلے ڈھونڈ کے رستے اچھے
نہ گاؤں ملے گا سفر ہی کٹے
نہیں کام آسان ہر اک خوشگوار
نہ مشکل ہر اک کام زحمت شعار

ಆ ದಾರಿ ಈ ದಾರಿಯಲ್ಲಿ ನೀ ಸಿಕ್ಕದೆ ಹೋಗಬಹುದು
ಆದರೆ, ಎಲ್ಲ ದಾರಿಗಳೂ ಕೂಡುವಲ್ಲಿ
ಸಿಕ್ಕದಿರುವೆಯೇನಯ್ಯಾ ?
ಆ ತೀರ್ಥ ಈ ತೀರ್ಥದಲ್ಲಿ ನೀ ದೊರೆಯದಿರಬಹುದು -
ಆದರೆ, ವಿಶ್ವಜೀವನ ತೀರ್ಥದಲ್ಲಿ
ದೊರೆಯದಿರುವೆಯೇನಯ್ಯ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ಆ ಗುಡಿ ಈ ಗುಡಿಯಲ್ಲಿ ನಿನ್ನ ಪಡೆಯದಿರಬಹುದು -
ಆದರೆ, ಈ ಒಡಲ ಗುಡಿಯಲ್ಲಿಯೂ
ಪಡೆಯಲಾಗದೇನಯ್ಯಾ ?

ಘಲತ್ ಹೈ ಎ ತಸವ್ವುರ್ ಹೀ ವಹೀಂ ತು ಹೇೖ ಯಹೀಂ ತು ಹೈ
ಜಹಾಂ ಮಿಲ್ ಜಾತೆ ಹೈಂ ಸಬ್ ರಾಸ್ತೆ ಎಕ್ ಜಾ ವಹೀಂ ತು ಹೈ
ನಹೀಂ ಪಾಯೇಂಗೆ ತುಝ್ ಕೋ ಮುಖ್‌ತಲೀಫ್ ಇನ್ ತೀರ್ಥೋಂ ಮೇ ಹಮ್
ತುಝೀ ಪಾನೇ ಕೋ ಹೈ ತೀರತ್ ಓ ಜ಼ೀಂದಾ ಖ಼ಲ್ಬಕಾ ಆಲಮ್
ನ ಇಸ್ ದೇವಲ್ ಮೇ ಉಸ್ ದೇವಲ್ ಮೇ ತುಝ್‌ಕೋ ಪಾಸಕೇಂಗೆ ಹಮ್
ಕಡೀ ಮೇ ಜೆಸ್‌ಮ್ ಕೀ ಖ಼ುದ್ ಅಪ್‌ನೆ ತುಝ್ ಕೋ ಢೂಂಡ್‌ಲೇಂಗೆ ಹಮ್

غلط ہے یہ تصور ہی وہیں تو ہے یہیں تو ہے
جہاں مِل جاتے ہیں سب راستے اک جا وہیں تو ہے
نہین پائینگے تجھ کو مختلف ان تیر تھوں میں ہم
تجھے پانے کو ہے تیر تھ وہ زِندہ قلب کا عَالم
نہ اِس دیول میں اُس دیول میں تجھکو پاسکیں گے ہم
کڑی میں جسم کی خُود اپنے تجھکو ڈھونڈ لینگے ہم

تلاش حق میں کانٹوں کا شمار ہوتا ہے پھولوں میں

رہِ باطل میں جو گُل ہیں شمار اُنکا ہے کانٹوں میں

رہ حق کی لڑائی میں شکست اک کامیابی ہے

اگر ہو فتحِ باطلِ اسمیں پوشیدہ خرابی ہے

سراپا تو صداقت ہے تو مظہر ہے صداقت کا

مٹے جھوٹی اَنا میری کرم ہو جائے گر تیرا

ಸತ್ಯಾನ್ವೇಷಣೆಯ ಹಾದಿಯಲ್ಲಿ ತುಳಿದ
ಮುಳ್ಳೂ ಮಲ್ಲಿಗೆಯೇ!
ಮಿಥ್ಯಾದರಣೆಯ ದಾರಿಯಲ್ಲಿ ತುಳಿದ
ಮಲ್ಲಿಗೆಯೂ ಮುಳ್ಳೇ!
ಸತ್ಯರಕ್ಷಣೆಯ ಹೋರಾಟದಲ್ಲಿ ಪಡೆದ
ಸೋಲೂ ಗೆಲವೇ!
ಮಿಥ್ಯಾನುಮೋದನೆಯ ಕೀಳಾಟದಲ್ಲಿ ಪಡೆದ
ಗೆಲವೂ ಸೋಲೇ!
ನೀನು ಸತ್ಯಸ್ವರೂಪ ಮಾತ್ರವಲ್ಲ,
ಸತ್ಯವೇ ನೀನು, ನೀನೇ ಸತ್ಯ!
ಈ ಸತ್ಯದಲ್ಲಿ ಸೇರಿ ಬಯಲಾಗಲಿ,
ನಾನೆಂಬುವ ಮಿಥ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ!

ತಲಾಶೇ ಹಖ್ ಮೇ ಕಾಂಟೋಂಕಾ ಶುಮಾರ್ ಹೋತಾ ಹೈ ಫೂಲೋಮೇ,
ರಾಹ್-ಎ -ಬಾತಿಲ್ ಮೇ ಜೋ ಗುಲ್ ಹೈಂ ಶುಮಾರ್ ಉನ್‌ಕಾ ಹೈ ಕಾಟೋಂ ಮೇ,
ರಾಹ್-ಎ - ಹಖ್ ಕೀ ಲಡಾಯಿಮೇ ಶಿಕಸ್ತ್ ಎಕ್ ಕಾಮಿಯಾಂಬಿಹೈ
ಅಗರ್ ಹೋ ಪತ್ ಹೇ ಬಾತಿಲ್ ಉಸ್ ಮೇ ಪೊಷಿದಾ ಖರಾಬಿ ಹೈ
ಸರಾಪಾ ತು ಸದಾಖಿತ್ ಹೈ ತು ಮಜ್ಹ್ ಹರ್ ಹೈ ಸದಾಖಿತ್ ಕಾ
ಮಿಟೇ ರ್ಝೋಟಿ ಅನಾ ಮೇರೀ ಕರಮ್ ಹೋ ಜಾಯೇ ಗರ್ ತೇರಾ

ರಾಸ್ತೋಂಕೇ ಪೀಚ್-ಓ-ಖಮ್ ಹೈಂ ಸಾಮ್‌ನೇ
ಔರ್ ಉನ್ಹಿ ಪರ್ ಸೇ ಗುಜ಼ರ್‌ನಾ ಹೈ ಮುಝೇ
ಹರ್ ಖದಮ್ ಪರ್ ರಾಸ್ತೋಂ ಕೇ ಅಖ್ಲ್ ಕೇ
ಸಬ್ ಷಜರ್ ಹೈಂ ಪುರ್ ಗುಮಾನೋಂ ಖ಼ಾರ್ ಸೇ
ಮೈ ಸಮ್‌ಝತಾ ಹೂಂ ಏ ಹೈ ಎಕ್ ರಾಸ್ತಾ
ಹೈ ಉಸಿಕೇ ಸಾಥ್ ಮೇರಾ ವಾಸ್ತಾ
ಗಿರ್‌ತೆ ಪಡ್‌ತೆ ಔರ್ ಲಂಗ್‌ಡಾತಾ ಹುವಾ
ಚಲ್ ರಹಾ ಹೂಂ ಥಾಮ್ ಲೇ ಮುಝ್ ಕೋ ಖ಼ುದಾ

شاہراہِ قلب پر ہر ہر قدم
ہیں درختِ میوہ ہر جا بیش و کم
ہیں سرائے اور سبیلیں جابجا
لنگر و خیرات خانے ہر جگہ
ہین خرد کی سخت تر راہوں پہ بھی
جھاڑیاں شبہات کی کانٹوں بھری
خشک منطق کے درختوں سے عیاں
ہے شہادت اور گواہی کا سماں
راستوں کے پیچ و خم ہیں سامنے
اور اُنہیں پر سے گذرنا ہے مجھے
ہر قدم پر راستوں کے عقل کے
سب شجر ہیں پُر گمان و خار سے
میں سمجھتا ہوں یہ ہے اک راستہ
ہے اُسی کے ساتھ میرا واسطہ
گرتے پڑتے اور لنگڑاتا ہُوا
چل رہا ہوں تھام لے مجھ کو خُدا

ಹೃದಯದ ಹೆದ್ದಾರಿಯಲ್ಲಿ
ಹೆಜ್ಜೆ ಹೆಜ್ಜೆಗೆ ಹಣ್ಣಿನ ಮರ,
ಕೂಗಳತೆಗೊಂದು ಅರವಟ್ಟಿಗೆ,
ಗಾವುದಕ್ಕೊಂದು ಅನ್ನಸತ್ರವಯ್ಯಾ !
ಬುದ್ಧಿಯ ದುರ್ಗಮ ಮಾರ್ಗದಲ್ಲಿಯೋ
ಅನುಮಾನದ ಮುಳ್ಳು ಮರಗಳು,
ತರ್ಕದ ಶುಷ್ಕ ತರುಗಳು ;
ಪ್ರಮಾಣದ ತಗ್ಗು ತೆವರುಗಳಯ್ಯಾ !
ಆದರೆ, ಅಲ್ಲಿಯೂ ನಡೆವ
ಇಲ್ಲಿಯೂ ನಡೆವ ಚಪಲ ನನಗೆ !
ಈ ಎರಡೂ ಎಲ್ಲಿಯೋ ಸೇರಿ ಒಂದಾಗುವುವೆಂಬ,
ಒಂದೇ ದಾರಿಯಾಗಿ ಮುಂದುವರಿವುವೆಂಬ
ನಂಬಿಕೆಯಿಂದ ನಡೆದಿದ್ದೇನೆ
ತಡವರಿಸುತ್ತ, ಎಡವುತ್ತ.
ಕುಂಟುತ್ತ, ಕುಸಿಯುತ್ತ !
ಕುಸಿದು ಕುಕ್ಕರಿಸದಂತೆ
ಕರವಿಡಿದು ಕರೆದೊಯ್ಯಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಶಾಹ್‌ರಾಹೇ ಖಲ್‌ಬಪರ್ ಹರ್ ಹರ್ ಖದಮ್
ಹೈಂ ದರಖ್‌ತೆ ಮೇವಾ ಹರ್ ಜಾ ಬೀಷ್ ಓ ಕಮ್
ಹೈಂ ಸರಾಯೇ ಔರ್ ಸಬೀಲೇಂ ಜಾ ಬಜಾ
ಲಂಗ್‌ರ್-ಓ-ಖ಼ೈರಾತ್ ಖಾನೆ ಹರ್ ಜಗಹ್
ಹೈಂ ಖ಼ಿರದ್ ಕೀ ಸಖ್ತ ತರ್ - ರಾಹೋಂ ಪೇ ಭೀ
ಝಾಡಿಯಾಂ ಶುಭ್‌ಹಾತ್ ಕೀ ಕಾಂಟೋಂ ಭರಿ
ಖ಼ುಷ್ಕ ಮಂತಖ಼್ ಕೇ ದರ್‌ಖ್‌ತೋಂ ಸೇ ಅಯಾಂ
ಹೈ ಶಹಾದತ್ ಔರ್ ಗವಾಹೀ ಕಾ ಸಮಾಂ

مرے دریائے عصیان کو چھپادے

سمندر میں تو اپنی در گذر کے

مری کوتاہیوں کی ہے جو خاشاک

انگیٹھی میں عطا کی تیری ہو راکھ

میری نِسیان کی ظلمت ہے بھر پور

ضِیائے لطف سے کر اسکو پُر نور

غرورِ عقل و دولت کم ہو میرا

ترے پیاروں کے صدقے میں خُدایا

ನನ್ನ ತಪ್ಪುಗಳ ತೊರೆ

ನಿನ್ನ ಕ್ಷಮೆಯ ಸಾಗರವನ್ನು ಸೇರಿ

ಬಯಲಾಗಲಯ್ಯ !

ನನ್ನ ದೋಷಗಳ ಕಸ ಕಡ್ಡಿ

ನಿನ್ನ ಅನುಗ್ರಹದ ಅಗ್ಗಿಷ್ಟಿಗೆಯಲ್ಲಿ

ಸುಟ್ಟು ಭಸ್ಮವಾಗಲಯ್ಯ !

ನನ್ನ ಮರವೆಯ ಮಬ್ಬು

ನಿನ್ನ ಕರುಣೆಯ ಕಿರಣ ತಾಕಿ

ಬೆಳಕಾಗಲಯ್ಯ !

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ.

ನನ್ನ ಸೊಮ್ಮಿನ ಹಮ್ಮು

ಬುದ್ಧಿಯ ಬಿಮ್ಮು

ನಿನ್ನ ವರ ಸ್ಮರಣೆ ಸ್ಪರ್ಶಿಸಿ

ಸದುವಿನಯವಾಗಲಯ್ಯ !

ಮೇರೇ ದರ್‌ಯಾಯೇ ಇಸ್‌ಯಾಂ ಕೋ ಛುಪಾದೇ

ಸಮುಂದರ್ ಮೇ ತು ಅಪ್‌ನಿ ದರ್ ಗುಜ಼ರ್ ಕೇ

ಮೇರಿ ಕೋತಾಹಿಯೋಂ ಕೀ ಹೈ ಜೋ ಖಾಷಾಕ್

ಅಗೇಂಠಿ ಮೇ ಅತಾ ಕೀ ತೇರೀ ಹೋ ರಾಖ್

ಮೇರೀ ನಿಸ್‌ಯಾನ್ ಕೀ ಜ಼ುಲ್ಮತ್ ಹೈ ಭರ್ ಪೂರ್

ಜ಼ೀಯಾಯೇ ಲುತ್‌ಫ್ ಸೇ ಕರ್ ಉಸ್ ಕೋ ಪುರ್ ನೂರ್

ಗುರೂರೇ ಅಖ್ಲ್ ಓ ದೌಲತ್ ಕಮ್ ಹೋ ಮೇರಾ

ತೇ ರೇ ಪ್ಯಾರೋಂ ಕೇ ಸದ್‌ಖೆ ಮೇ ಖ಼ುದಾಯಾ.

ನಿನ್ನ ಶಕ್ತಿ ಹಿರಿದೊ, ನನ್ನ ಭಕ್ತಿ ಹಿರಿದೊ -
ಓ ಸರ್ವಶಕ್ತ ?
ನಿನ್ನ ಜ್ಞಾನ ಹಿರಿದೊ , ನನ್ನ ಧ್ಯಾನ ಹಿರಿದೊ -
ಓ ಸರ್ವಜ್ಞ ?
ನಿನ್ನ ವಿಶ್ವತನು ಹಿರಿದೊ, ನನ್ನ ಸಣ್ಣ ಮನ ಹಿರಿದೊ -
ಓ ಸರ್ವಭರಿತ ?
ನೀನತ್ತ ಪ್ರಾಣ ಹಿರಿದೊ, ನನ್ನ ನಿರ್ಮಾಣ ಹಿರಿದೊ -
ಓ ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ?

ಬತಾ ಕ್ಯಾ ಬಡೀ ಹೈ ಮುಝೇ ತೇರೀ ಖ಼ುದ್‌ರತ್
ಬಡಿ ಯಾ ಮೇರೀ ಬಂದಗಿ ಓ ಅಖ಼ೀದತ್
ತೇರಿ ಖ಼ುದರತೇ ಕಾಮಿಲಾ ಕ್ಯಾ ಹೈ ಅಕ್ಬರ್
ತೇರಾ ಇಲ್ಮ -ಓ- ಇದರಾಕ್ ಭೀ ಕ್ಯಾ ಹೈ ಬಡ್‌ಕರ್
ಯಾ ಮಾಲಿಕ್ ಮೇರೇ ಕಾರ್‌ಸಾಜ಼ೇ ಜಹಾಂ
ಮುಖಾಬಿಲ್ ಮೇ ಮೇರಾ ಬಡಾ ಕ್ಯಾ ಹೈ ಧ್ಯಾನ್
ಬಡಿ ಕ್ಯಾ ತೇರೀ ಆಲಮ್‌ಗಿರೀಯತ್ ಹೈ ಯಾ
ಮೇರಾ ಛೋಟಾ ಸಾ ಜೋ ಓ ಹೈ ದಿಲ್ ಬೇಚಾರಾ
ಅತಾ ಕರ್‌ದಾ ಕ್ಯಾ ತೇರಿ ಹೈ ಜಾನ್ ಅಕ್ಬರ್
ಯಾ ತಖ಼್‌ಲೀಖ಼್ ಕರ್‌ದಾ ಮೇರೇ ಕಾರೇ ಅಸ್‌ಗರ್
ತು ಖಾಲೀಖ಼್ ಹೈ ಗಾಲಿಬ್ ಹೈ ರಬ್ಬೇ ದೋ ಆಲಮ್
ತೇರಿ ಜ಼ಾತ್ ಅಲಾ ತು ಬರ್‌ತರ್ ಓ ಅಹ್‌ಕಮ್

بتا کیابڑی ہے مجھے تیری قدرت
بڑی یا میری بندگی و عقیدت
تری قدرتِ کاملہ کیا ہے اکبر
ترا علم وادِرک بھی کیا ہے بڑھکر
یا مالِک مرے کارساز جہاں
مقابل میں میرا بڑا کیا ہے دھیان
بڑی کیا تری عالمگیریت ہے یا
مرا چھوٹا سا جو وہ ہے دل بیچار
عطا کردہ کیا تیری ہے جان اکبر
یا تخلیق کردہ مرے کارِ اصغر
تو خالق ہے غالب ہے رَبِّ دو عالم
تری ذات اعلیٰ تو برتر واَحکم

کشتیء تخیل کا میری تو بن جا ناخدا

پائیلٹ بن جا مرے خوابوں کے تو طیارے کا

فیلِ ابیض کا مہاوت بن کے لے مجھ کو سہار

میرے ارماں کے فرس کا تو ہی بن جا شہسوار

ہو گی خوشحالی مہیّا زیست ہو گی پُر بہار

تا کہ میری زیست کی ہو مشکلوں کا بیڑا پار

تو تخیل کے مزائیل کا مزائیل باز بن

تجھ سے ہی وابستہ ہیں سب میرے مخفی فکر و فن

قوتِ تخلیق کی توقیر میں کر تو مدد

تا کہ حاصل کر سکوں تکمیل فن کی میں سند

ನನ್ನ ನನಸಿನ ನೌಕೆಗೆ
ನೀನೆ ನಾವಿಕನಾಗಯ್ಯಾ ;
ನನ್ನ ಕನಸಿನ ಪುಷ್ಪಕಕ್ಕೆ
ನೀನೆ ಚಾಲಕನಾಗಯ್ಯಾ ;
ನನ್ನ ಮನಸಿನ ಬಿಳಿಯಾನಗೆ
ನೀನೆ ಮಾವುತನಾಗಯ್ಯಾ ;
ನನ್ನ ಕಾಮನೆಯ ಕುದುರೆಗೆ
ನೀನೆ ರಾವುತನಾಗಯ್ಯಾ ;
ನನ್ನ ಕಲ್ಪನೆಯ ಕ್ಷಿಪಣಿಗೆ
ನೀನೆ ನಿಯಂತ್ರಕನಾಗಯ್ಯಾ ;
ನನ್ನ ತನು - ಮನ - ಪ್ರಾಣ - ಜೀವನ
ಚಿಂತನ ಅಂತರ್ಮಂಥನಗಳಿಗೆ
ನೀನೆ ಆಧಾರ, ನೀನೆ ಆಶ್ರಯವಾಗಿರಯ್ಯಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ! -

ಕಶ್ತೀ ಎ ತಖ಼ಯ್ಯುಲ್ ಕಾ ಮೇರಿ ತು ಬನ್ ಜಾನಾ ಖುದಾ
ಪಾಯಿಲೇಟ್ ಬನ್ ಜಾ ಮೇರೇ ಖ಼ಾಬೋಂ ಕೇ ತು ತಯ್ಯಾರೇ ಕಾ
ಫೀಲೇ ಅಭೀಜ಼್ ಕಾ ಮಹಾವತ್ ಬನ್‌ಕೆ ಲೇ ಮುಝ್ ಕೋ ಸಹಾರ್
ಮೇರೇ ಅರ್‌ಮಾಂ ಕೇ ಫರಸ್ ಕಾ ತು ಹೀ ಬನ್ ಜಾ ಶಹ್‌ಸವಾರ್
ಹೋಗಿ ಖ಼ುಶ್‌ಹಾಲಿ ಮೊಹಿಯ್ಯಾ ಜ಼ೀಸ್ತ್ ಹೋಗಿ ಪುರ್ ಬಹಾರ್
ತಾ ಕೇ ಮೇರೀ ಜ಼ೀಸ್ತ್ ಕೀ ಹೋ ಮುಶ್‌ಕೀಲೋ ಕಾ ಬೇಡಾ ಪಾರ್
ತು ತಖ಼ಯ್ಯುಲ್ ಕೇ ಮಿಜ಼ಾಯಿಲ್ ಕಾ ಮಿಜ಼ಾಯಿಲ್ ಬಾಜ಼್‌ಬನ್
ತುಝ್ ಸೇ ಹೀವಾಬಸ್ತಾ ಹೈ ಸಭ್ ಮೇರೀ ಮಖ಼್‌ಫೀ ಫ಼ಿಕ್‌ರೋಫನ್
ಖ಼ುವ್ವತ್ - ಎ - ತಖ಼್‌ಲೀಖ಼್ ಕೀ ತೌಖೀರ್ ಮೇ ಕರ್ ತೂ ಮದದ್
ತಾ ಕೇ ಹಾಸಿಲ್ ಕರ್‌ಸಕೂಂ ತಕ್ ಮೀಲೇ ಫನ್ ಕೀ ಮೈ ಸನದ್

سنائی نہ دے مجھ کو آواز تیری

تو سنتا رہے بس ہے فریاد میری

ہوں بہرے اگر دونوں ہی کان میرے

تو سب ذرّے بن جائینگے کان تیرے

ترے کان کیوں اُنکو سننے نہ پائیں

صدائیں میری تیرے در تک نہ جائیں

خدایا مجھے تیری الفت عطا کر

عنایت سے پورا مرا مدعا کر

ನಿನ್ನ ಕರೆ ನನಗೆ ಕೇಳಿಸಲಿ, ಕೇಳಿಸದಿರಲಿ.
ನನ್ನ ಮೊರೆ ಮಾತ್ರ ನಿನಗೆ ಕೇಳಿಸುತ್ತಿರಲಯ್ಯ !
ನನ್ನೆರಡು ಕಿವಿ ಮರಗಿವಿಗಳಾಗಬಹುದು ,
ಕಣಕಣವೂ ಕಿವಿಯಾಗಿರುವ
ನೀನೆಂತು.ಕಿವುಡನಾಗಬಲ್ಲೆಯಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ಕರೆ ನನಗೆ ಕೇಳಿಸಲಿ, ಕೇಳಿಸದಿರಲಿ,
ನನ್ನ ಮೊರೆ ಮಾತ್ರ ನಿನಗೆ
ಕೇಳಿಸುತ್ತಿರಲಯ್ಯಾ !

ಸುನಾಯೀ ನದೇ ಮುರಝ್ ಕೋ ಆವಾಜ಼್ ತೇರಿ
ತು ಸುನ್‌ತಾ ರಹೇ ಬಸ್ ಹೈ ಪರ್‌ಯಾದ್ ಮೇರಿ
ಹೋಂ ಬಹ್‌ರೇ ಅಗರ್ ದೋನೋ ಹೀ ಕಾನ್ ಮೇರೇ
ತೋ ಸಭ್ ಜರ್‍ರೆ ಬನ್ ಜಾಯೇಂಗೆ ಕಾನ್ ತೇರೇ
ತೇರೇ ಕಾನ್ ಕ್ಯೂಂ ಉನ್‌ಕೋ ಸುನ್ ನೇ ನ ಪಾಯೇ
ಸದಾಯೇಂ ಮೇರಿ ತೇರೇ ದರ್ ತಕ್ ನ ಜಾಯೇಂ
ಖ಼ುದಾಯಾ ಮುಝೇ ತೇರಿ ಉಲ್ ಫತ್ ಅತಾ ಕರ್
ಇನಾಯತ್ ಸೇ ಪೂರಾ ಮೇರಾ ಮುದ್ದುವಾ ಕರ್.

ಯಾರು ನನ್ನಿಂದ ದೂರಾದರೂ
ನಾನು ನನ್ನಿಂದ ದೂರವಾಗದಂತಿರಿಸಯ್ಯ ;
ಯಾರು ನನ್ನಲ್ಲಿಗೆ ಬಾರದಿದ್ದರೂ
ನಾನು ನನ್ನಲ್ಲಿಗೆ ಬರುವಂತೆ ಕರುಣಿಸಯ್ಯ ;
ಯಾರು ನನ್ನನ್ನು ನಂಬದಿದ್ದರೂ
ನಾನು ನನ್ನನ್ನು ನಂಬುವಂತೆ ಮಾಡಯ್ಯ ;
ಯಾರು ನನ್ನನ್ನು ಅರಿಯದಿದ್ದರೂ
ನಾನು ನನ್ನನ್ನು ಅರಿಯುವಂತೆ ಅನುಗ್ರಹಿಸಯ್ಯ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಾನು ನಾನಾಗಿ ನೀನಾಗುವಂತೆ ಆಶೀರ್ವದಿಸಯ್ಯ !

ಕಿಸೇ ಸಬಬ್ ಸೇ ಕೋಯಿ ಆಯೇಗ ನ ಮೇರೇ ಖರೀಬ್
ಮಗರ್ ಖರೀಬ್ ತು ಅಪ್‌ನೆ ಸೇ ಮುಝ್ ಕೋ ಕರ್‌ಲೇ ಹಬೀಬ್
ಕೋಯಿ ನ ಪಾಸ್ ಮೇರೆ ಆಯೇಗ ಅಗರ್ ನ ಸಹಿ
ಮೈ ಪಾಸ್ ಖುದ್ ಕೋ ಲೇ ಆವೂಂಗಾ ಅಪ್‌ನೇ ಖುದ್ ಕೇಹೀ
ನ ಏತೇಮಾದ್ ಕರೆಗಾ ಅಗರ್ ಕೋಯಿ ಮುಝ್ ಪರ್
ಮೈ ಏತ್‌ಮಾದ್ ಕರೂಂ ಮುಝ್‌ಪೇ ಮುಝ್‌ಕೋ ಐಸಾಕರ್
ಖುದಾ ಯಾ ಚಾಹೇ ನ ಪಹ್‌ಚಾನೇ ಕೋಯಿ ಮುಝ್‌ಕೋ ಮಗರ್
ಮೈ ಅಪ್‌ನೆ ಆಪ್‌ಕೋ ಪೆಹ್‌ಚಾನ್‌ಲೂಂ ಎದೇ ಜೌವ್‌ಹರ್
ಕರಮ್ ಹೋ ಇತ್‌ನಾ ಕೆ ಪಹ್‌ಚಾನ್ ಮುಝ್ ಕೋ ಹೋ ಅಪ್‌ನಿ
ಫಿರ್ ಉಸ್‌ಕೇ ಬಾದ್ ಮೈ ಪಹ್‌ಚಾನುಂ ಕ್ಯಾ ರಜ಼ಾ ಹೈ ತೇರಿ

کسی سبب سے کوئی آئیگا نہ میرے قریب
مگر قریب تو اپنے سے مجھ کو کرلے حبیب
کوئی نہ پاس مرے آئیگا اگر نہ سہی
میں پاس خود کو لے آؤں گا اپنے خود کے ہی
نہ اعتماد کرے گا اگر کوئی مجھ پر
میں اعتماد کروں مجھ پہ مجھ کو ایسا کر
خدایا چاہے نہ پہچانے کوئی مجھ کو مگر
میں اپنے آپ کو پہچان لوں یہ دے جوہر
کرم ہو اتنا کہ پہچاں مجھ کو ہو اپنی
پھر اس کے بعد میں پہچانوں کیا رضا ہے تری

ಆಗಬೇಕು, ಆಗಬೇಕು,

ಏನೇನೋ ಆಗದೆ
ತಾನು ತಾನಾಗಬೇಕು!
ನಾಲ್ಕು ಜನರಿಗೆ ಆಗಬೇಕು;
ಅದಿರು ಅಪರಂಜಿಯಾಗಬೆಕು;
ಪ್ರಕೃತಿ ಸಂಸ್ಕೃತಿಯಾಗಬೇಕು;
ಅನ್ನಮಯ ಆನಂದಮಯವಾಗಬೇಕು;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಾನು ನೀನೋ, ನೀನು ನಾನೋ,
ಏನೋ ಆಗಬೇಕು !

ಬನ್‌ನಾ ಹೋಗಾ, ಬನ್‌ನಾ ಹೋಗಾ ಕುಛ್ ತೋ ಆಖ಼ೀರ್ ಬನ್‌ನಾ ಹೋಗಾ
ಖ಼ುದ್ ಕೋ ಖ಼ುದ್ ಹೀ ಬನ್‌ನಾ ಹೋಗಾ ಕಾಮ್ ಕಿಸೀ ಕೇ ಆನಾ ಹೋಗಾ
ಮಿಟ್ಟೀ ಧಾತ್ ಸೇ ಜಾನಾಹೋಗಾ ಖಾಲಿಸ್ ಸೊನಾ ಹೋನಾ ಹೋಗಾ
ಫ಼ಿತ್ರತ್ ಕೋ ತಹ್‌ಜ಼ೀಬ್ ಮೇ ಢಲ್‌ಕರ್ ಕಾಮಿಲ್ ನಮೂನಾಬನ್‌ನಾ ಹೊಗಾ
ಮಿನ್‌ಜುಮ್ಲಾ ಇನ್‌ಸಾನೀ ಕುಂಬಾ ಚೈನ್ -ಓ- ಸುಕೋಂ ಸೇ ಪಲ್‌ನಾ ಹೋಗಾ
ಮೈ ತು ಹೋನಾ, ತು ಮೈ ಹೋನಾ ಕುಛ್ ತೋ ಆಖ಼ೀರ್ ಹೋನಾ ಹೋಗಾ

بننا ہوگا بننا ہوگا کچھ تو آخر بننا ہوگا
خود کو خود ہی بننا ہوگا کام کِسی کے آنا ہوگا
مِٹّی دھات سے جانا ہوگا خالِص سونا ہونا ہوگا
فِطرت کو تہذیب میں ڈھل کر کامل نمونہ بننا ہوگا
منجملہ انسانی کنبہ چین وسکون سے پلنا ہوگا
میں تو ہونا تو میں ہونا کچھ تو آخر ہونا ہوگا۔

میرے خاطر ہیں سارے موجودات

میں نہ ہوتا تو تھی نہ کوئی بات

مہر وماہ تارے اور ارض وفلک

ستیہ، سندر، شیو میں ہے یہ چھلک

سائنس کا علم فکر کا معیار

اُس کا ہے بس مجھ ہی پہ دار ومدار

چھوڑ کے تجھ کو ڈھونڈے اپنی ذات

ہے وہ شیخی بگھارنے کی بات

ತಾನಿದ್ದರೆ ತಾನೆ ಏನೆಲ್ಲವೂ?

ತಾನೇ ಇಲ್ಲದಿರೆ ಏನಿದ್ದರೇನಯ್ಯಾ?

ತಾನಿದ್ದರೇ ತಾರೆ ಶಶಿ ರವಿ ಗಗನ ಜಗಗಳು;

ತಾನಿದ್ದರೆ ಮಾತ್ರ ಸತ್ಯ ಶಿವ ಸುಂದರಗಳು;

ತಾನಿದ್ದರಲ್ಲವೆ ವಿದ್ಯೆ, ಕಲೆ, ವಿಜ್ಞಾನ, ವ್ಯವಹಾರಗಳು?

ತನ್ನಿಂದಲೇ ಕಾಣಬೇಕೇನಾದರೂ,

ತಾನಾಗಿಯೇ ಆಗಬೇಕೇನಾದರೂ!

ತನ್ನನುಳಿದು ನನ್ನಿ ಪಡೆವೆವೆಂಬುದು

ನಿನ್ನನುಳಿದು ತನ್ನ ಪಡೆವೆವೆಂಬುದು

ಹೊಳ್ಳು ತೂರಿದಂತಯ್ಯ -

ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ!

ಮೆರೇ ಖ಼ಾತಿರ್ ಹೈ ಸಾರೇ ಮೌಜ಼ೂದಾತ್

ಮೈ ನ ಹೋತಾ ತೋ ಥೀ ನ ಕೋಯಿ ಬಾತ್

ಮೆಹರ್ - ಓ - ಮಹ್ ತಾರೆ ಔರ್ ಅರ್ಜ಼್ - ಓ - ಫಲಕ್

ಸತ್ಯ - ಸುಂದರ್ - ಶಿವಾ ಮೇ ಹೈ ಎ ಝಲಕ್

ಸಾಹಿಸ್ ಕಾ ಇಲ್ಮ್ ಫಿಕ್ರ್ ಕಾ ಮೇ ಆರ್ಗ್

ಉಸ್ ಕಾ ಹೈ ಬಸ್ ಮುಝ್ಹೀ ಪೇ ದಾರ್ - ಓ - ಮದಾರ್

ಛೋಡ್ ಕೆ ತುಝ್ ಕೋ ಢೂಂಢೆ ಅಪ್ನಿ ಜ಼ಾತ್

ಹೈ ಓ ಶೇಖ಼ೀ ಬಘಾರ್ ನೇ ಕೀ ಬಾತ್

یقیں تیرا نہ ہو تو زیست بحر بیکراں ہو گی

ہوں میکے واٹ سی آسانیاں ایماں کی ہمراہی

بے ایماں ہو تو وہ ہے اک سوالیہ نشاں بن کر

جو باایمان ہے وہ ہے یقیناً اک کھُلا دفتر

نہ ہو تجھ پر یقیں تو وہ اُجالا بھی اندھیرا ہے

اگر تجھ پر یقیں ہے تو اندھیرا خود اُجالا ہے

نہ ہو ایمان تجھ پر زندگی مقصد سے ہے عاری

اگر تجھ پر یقیں ہو گا تو اچھی زندگی ہو گی

سفینہ ہے یقیں پاکیزگی کا اور نیکی کا

نگہباں بھی ہے تو اور ناخدا بھی تو ہے کشتی کا

نوٹ :۔ میکے کہتے ہیں بکرے کو اور داٹ کے معنی میں پار اترنا۔ یہ ایک مقام کا نام بھی ہے جہاں ایک بیحد تنگ پل ہے جس میں دو عدد بکرے یک ساتھ مخالف سمت سے نہیں گذر سکتے ایک کو بیٹھ کر دوسرے کو اپنے اوپر سے گذارنا پڑتا ہے۔ بالفاظ دگر آسانی پیدا کرنیکی جگہ

ನಿನ್ನ ನಂಬದಿರೆ ಸಂಸಾರವೊಂದು ಅಂಬುಧಿಯು,
ನಿನ್ನ ನಂಬಿದಿರೆ ಅದೇ ಮೇಕೆದಾಟು ನೋಡಯ್ಯ !
ನಿನ್ನ ನಂಬದಿರೆ ವಿಶ್ವವೊಂದು ಪ್ರಶ್ನಾರ್ಥಕ ಚಿಹ್ನೆ,
ನಿನ್ನ ನಂಬಿದಿರೆ ಅದೇ ತೆರೆದ ಪುಸ್ತಕವಯ್ಯ !
ನಿನ್ನ ನಂಬದಿರೆ ಬೆಳಕೂ ಕತ್ತಲೆಯು,
ನಿನ್ನ ನಂಬಿದಿರೆ ಕತ್ತಲೆಯೂ ಬೆಳಕಯ್ಯಾ !
ನಿನ್ನ ನಂಬದಿರೆ ಬದುಕೆಲ್ಲ ಅರ್ಥಹೀನ ಉಸಿರಾಟ,
ನಿನ್ನ ನಂಬಿದಿರೆ ಅದೇ ಅರ್ಥದ ನವಿಲಟವಯ್ಯ !
ಸ್ವತ್ರಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ನಂಬಿಕೆಯೆ ಹರಿಗೋಲು ನನಗೆ,
ನೀನೆ ಅದರ ಅಂಬಿಗನಯ್ಯ !

ಯಖೀಂ ತೇರಾ ನಹೋ ತೋ ಜ಼ೀಸ್ತ್ ಬಹ್‌ರೇ ಬೇಕರಾಂಹೋಗಿ
ಹೋ ಮೇಕೆದಾಟ್ ಸೀ ಆಸಾನೀಯಾಂ ಈಮಾನ್ ಕೀ ಹಮ್‌ರಾಹೀ
ಬೇ ಈಮಾಂ ಹೋ ತೋ ಓಹೈ ಎಕ್ ಸವಾಲಿಯಾ ನಶಾಂ ಬನ್‌ಕರ್
ಜೋ ಬಾ ಈಮಾನ್ ಹೈ ಓ ಹೈ ಯಖೀನನ್ ಎಕ್ ಖ಼ುಲಾ ದಫ್ತ್ತರ್
ನಹೋ ತುರಘ್ ಪರ್ ಯಖೀಂ ತೋ ಓ ಉಜಾಲಾ ಭೀ ಅಂಧೇರಾಹೈ
ಅಗರ ತುರಘ್ ಪರ್ ಯಖೀಂ ಹೈ ತೋ ಅಂಧೇರಾ ಖ಼ುದ್ ಉಜಾಲಾ ಹೈ
ನಹೋ ಈಮಾನ್ ತುರಘ್ ಪರ್ ಜ಼ಿಂದಗಿ ಮಖ್‌ಸದ್ ಸೇ ಹೈ ಆರಿ
ಅಗರ್ ತುರಘ್ ಪರ್ ಯಖೀಂ ಹೋಗಾ ತೋ ಅಚ್ಛಿ ಜ಼ಿಂಧ್ಹಗಿ ಹೋಗಿ
ಸಫೀನಾ ಹೈ ಯಖೀಂ ಪಾಕಿ ಜ಼ಗೀ ಕಾ ಔರ್ ನೇಕಿಕಾ
ನಿಗ್ಹೇಬಾಂ ಭೀ ಹೈ ತು ಔರ್ ನಾ ಕ್ಷುದಾ ಭೀ ತು ಹೈ ಕಶ್ತಿೀಕಾ

بِنا تیل کے دیپ جلنے لگا — ندی خود ہی بہنے لگی جل بِنا
نہ تھی بیل لیکن کلی ہے کھلی — گھٹائیں نہ تھیں اور برکھا ہوئی
بنا گائے کے دودھ دوہا گیا — عجب تیری کاریگری ہے خُدا
خِرد تیری باتوں پہ حیران رہی — کرم سے ترے آنکھ میری کُھلی
یہ مستی یہ دن رات یہ روشنی — تدبّر کی بات یاد کی بھول کی
نہ تو کھولتا میری آنکھیں اگر — تو ہوتا اندھیرے میں میرا سفر

ಎಣ್ಣೆಯಿಲ್ಲದೆ ದೀಪ ಉರಿಯಿತು,
ನೀರಿಲ್ಲದೆ ನದಿಯು ಹರಿಯಿತು,
ಬಳ್ಳಿಯಿಲ್ಲದೆ ಮೊಗ್ಗು ಬಿರಿಯಿತು,
ಮೋಡವಿಲ್ಲದೆ ಮಳೆಯು ಸುರಿಯಿತು,
ಹಸುವಿಲ್ಲದೆ ಹಾಲು ಕರೆಯಿತು,
ಏನೆಂಥ ಬೆರಗು ನೆರೆಯಿತು -
ನೀನೆನ್ನ ಕಣ್ಣು ತೆರೆದಾಗ!
ನೀನು ಕಣ್ಣು ತೆರೆಯದಿದ್ದಾಗ
ಹಗಲೂ ಕತ್ತಲೆ,
ಬೆಳಕೂ ಭ್ರಾಂತಿ,
ತಿಳಿವೂ ಮರವೆ, ಮಬ್ಬಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ!

ಬಿನಾ ತೇಲ್ ಕೇ ದೀಪ್ ಜಲ್‌ನೇ ಲಗಾ
ನದೀ ಖ಼ುದ್ ಹೀ ಬಹ್‌ನೇ ಲಗೀ ಜಲ್ ಬಿನಾ
ನ ಥೀ ಬೇಲ್ ಲೇಕಿನ್ ಕಲಿ ಹೈ ಖಿಲಿ
ಘಟಾಯೇಂ ನಥಿ ಔರ್ ಬರ್ಖಾ ಹುಯಿ
ಬಿನಾ ಗಾಯೆ ಕೇ ದೂಧ್ ದೋಹಾ ಗಯಾ
ಅಜ್‌ಬ್ ತೇರಿ ಕಾರಿಗರಿ ಹೈ ಖ಼ುದಾ
ಖ಼ಿರದ್ ತೇರಿ ಬಾತೋಂ ಪೇ ಹೈರಾನ್ ರಹೀ
ಕರ್‌ಮ್ ಸೇ ತೇರೆ ಆಂಖ್ ಮೇರಿ ಖುಲಿ
ಏ ಮಸ್ತೀ, ಏದಿನ್ ರಾತ್, ಏ ರೋಷ್‌ನಿ
ತದಬ್ಬುರ್ ಕೀ ಬಾತ್ ಯಾದ್ ಕೀ ಭೂಲ್ ಕೀ
ನ ತೂ ಖೋಲ್ ತಾ ಮೇರಿ ಆಂಖೇಂ ಆಗರ್
ತೋ ಹೋತಾ ಅಂಧೇರೆ ಮೇ ಮ಼ೇರಾ ಸಫರ್.

ತಂದೆ

ಜೀವರಾಶಿಗಳ ಹುಟ್ಟಿಸುವ ಮುನ್ನ
ಅವುಗಳಿಗಾಗಿ ಅನ್ನ ಔಷಧಗಳ ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ ಸಸ್ಯ ಸೃಷ್ಟಿಯಲಿ;
ನೀರು ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ ನದಿ ಸರಸಿ ಚಿಲುಮೆಗಳಲ್ಲಿ;
ಖನಿಜ, ತೈಲ, ಅನಿಲಗಳ ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ, ಗಣಿಗಳಲ್ಲಿ ;
ನನ್ನ ಹುಟ್ಟಿಸುವ ಮುನ್ನ
ಹಾಲು ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ ನನ್ನ ತಾಯ ಎದೆಯಲ್ಲಿ !
ಬೆಂಕಿ ಹುಟ್ಟಿಸುವ ಮುನ್ನ ನೀರು ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ!
ಸಾವು ಹುಟ್ಟಿಸುವ ಮುನ್ನ ಜೀವ ಹುಟ್ಟಿಸಿದೆ !
ಎಂಥ ಕರುಳಿನ ತಂದೆ ನೀನು ,
ಕರುಣಾ ಸಿಂಧು ನೀನು !
ನಿನ್ನ ವಾತ್ಸಲ್ಯಮಯ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯ
ಅರ್ಥವನ್ನೇ ಅರಿಯದೆ
ವ್ಯರ್ಥ ವಿಲಾಪಿಸುತ್ತಿಹೆನಯ್ಯಾ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಜನಮ್ ಜಾನ್‌ದಾರೋಂ ಕೋ ದೇನ ಸೇ ಪಹ್‌ಲೇ
ಮೊಹಿಯ್ಯಾ ಕಿಯೆ ತುನೇ ಅಸ್ಬಾಬ್ ಸಾರೇ
ಕಿಯಾ ದಾನ, ಪಾನಿ ದವಾಯೀ ಕೋ ಪೈದಾ
ನದೀ ನಾಲೇ ಝೀಲ್ ಔರ್ ಪಾನಿಕೇ ಚಶ್‌ಮೇ
ಝಖ್ಖಾಯರ್ ಕಿಯೇ ತೇಲ್ ಕೇ ತು ನೇ ಪೈದಾ
ಮು ಆವಿನ್ ಕೇ ಹಮ್‌ರಾಹ್ ಹವಾ ಔರ್ ಪೌದೆ
ಹುವಾ ಆಗ್ ಸೇ ಪಹ್‌ಲೇ ಪಾನಿ ಹೀ ಪೈದಾ
ದೀ ಇನ್‌ಸಾಂ ಕೋ ಜಾನ್, ಮೌತ್ ಸೇ ಪಹ್‌ಲೇ ತುನೇ
ರಖ್ಖಾ ಮಾ ಕೀ ಪಿಸ್ತಾನೌಂ ಮೇ ಶೀರ್ ತು ನೇ

ಘೀಜಾ ಕಬ್ಲ್ ಖಿಲ್‌ಖತ್ ಹೈ ಪರ್‌ವಾನ್ ಚಢನೇ
ಬಢಾ ಮೆಹರ್‌ಬಾನ್ ತು ಹೈ ಖಿಲ್ಲಾಖ್ - ಎ - ಆಲಮ್
ಹೈಂ ಎಕ್‌ಸಾಂ ಸಬೋಂ ಫರ್ ಹೀ ಅಲ್ತಾಫ್ ತೇರೇ
ಕೋಯಿ ತುರಝ್ ಕೋ ಜಾನೇ ಬಿನಾ ರೋ ರಹಾ ಹೈ
ಔರ್ ಅಪ್‌ನೇ ಹೀ ಅಶ್‌ಕೋಂ ಸೇ ಮುಹ್ ಧೋ ರಹಾ ಹೈ.

جنم جانداروں کو دینے سے پہلے
مُہیّا کیئے تونے اسباب سارے
کیا دانہ پانی دوائی کو پَیدا
ندی نالے جھیل اور پانی کے چشمے
ذخائر کیئے تیل کے تونے پیدا
معاون کے ہمراہ ہوا اور پودے
ہوا آگ سے پہلے پانی ہی پَیدا
دی انسان کو جاں موت سے پہلے تونے
رکھا ماں کی پِتسانوں میں شِیر تونے
غذا قبلِ خلقت ہے پروان چڑھنے
بڑا مہرباں تو ہے خلاّقِ عالم
ہیں یکساں سبھوں پر ہی الطاف تیرے
کوئی تجھکو جانے بِنا رو رہا ہے
اور اپنے ہی اشکوں سے منہ دھو رہا ہے

ನಾನು ನೀನಾಗುವುದು
ನನಗೆ ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಲ್ಲ ;
ನೀನು ನಾನಾಗುವುದು
ನಿನಗೂ ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಲ್ಲವೇನಯ್ಯ ?
ನನ್ನಲ್ಲಿರುವ ನಿನ್ನನ್ನು
ಕೆಳಗೊತ್ತಿಹನು ನಾನೆಂಬ ಅಸುರ !
ಅವನನ್ನು ಕೆಳಗೊತ್ತಿ ಮೆಟ್ಟಿ
ನೀನು ನಾನಗಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

ಫೈೀರ್ ಮುಮ್ ಕಿನ್ ಥಾ ನಮ್ಮೈ ತು ಹೋೀ ಸಕಾ
ತುರ್ಝ್ ಸೇ ಮ್ಯೆ ಹೋೀನ ಕ್ಯಾ ಮುಮ್ ಕಿನ್ ನ ಹುವಾ ?
ಪಸ್ತ್ ಮುರ್ಝ್ ಕೋೀ ಕರ್ ಗಯೀ ಮೇರಿ ಅನಾ
ರಾಕ್ಷಸ್ ಕಾ ರೂಪ್ ಉಸ್ ನೇ ಲೇ ಲಿಯಾ
ಉಸ್ ಕೋೀ ಪೈರೋೀಂ ಸೇ ಕುಚಲ್ ಏಕ್ ಮರ್ ತಬಾ
ಬನ್ ಕೇ ಮ್ಯೆ ಅಬ್ ಖ಼ತಮ್ ಕರ್ ಮೇರೀ ಅನಾ

غیر ممکن تھا نہ میں تو ہو سکا تجھ سے میں ہونا کیا ممکن نہ ہوا
پست مجھ کو کر گئی میری اَنا راکشس کا رُوپ اُس نے لے لیا
اسکو پیروں سے کچل ایک مرتبہ بن کے میں اب ختم کر میری آنا

تو ہے ہر بھی ہری بھی ہے تو　　یہواہ مزدہ سِدّہ بُدّھ بھی ہے تو
تاؤ تو ہی اور تو ہی دیوا ہے　　تو ہی سب کچھ اور تو ہی اللہ ہے
نام تو سارے ہی اچھے تیرے ہیں　　سب سکھی بے نام والے تجھ سے ہیں
تو ہی خود ہے بے نیاز و بے مثال　　تجھ سے ہی ماضی ہے تجھ سے ہی حال
در حقیقت قائم و دائم ہے تو　　تو ہی ہے سب کا خدا سب کا گرو

ನೀನು ಹರಿ, ನೀನು ಹರ,
ನೀನು ಸಿದ್ದ, ನೀನು ಬುದ್ಧ,
ನೀನು ಯಹ್ವ, ನೀನು ಮಜ್ದ,
ನೀನು ತಾವೊ, ನೀನು ದೇವ,
ನೀನು ಅಲ್ಲಾ, ನೀನು ಎಲ್ಲಾ,
ನೀನು ಸಾರ್ವನಾಮಿಕ, ನೀನು ಅನಾಮಿಕ,
ನೀನು ಸರ್ವಗತ, ನೀನು ಸರ್ವಭರಿತ,
ನೀನು ಅನುಪಮೇಯ, ನೀನು ನಿರಾಮಯ-
ನೀನು ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರ!

ತು ಹೈ ಹರ್ ಭೀ, ಹರೀ ಭೀ ಹೈ ತು
ಯಹ್ವ, ಮಜ್ಧ, ಸಿದ್ಧ್, ಬುದ್ಧ್, ಭೀ ಹೈತು
ತಾವೋ ತು ಹೀ ಔರ್ ತು ಹೀ ದೇವಾ ಹೈ
ತು ಹೀ ಸಬ್ ಕುಛ್, ಕೇ ತುಹೀ ಅಲ್ಲಾಹ್ ಹೈ
ನಾಮ್ ತು ಸಾರೇ ಹೀ ಅಚ್ಛೇ ತೇರೇ ಹೈಂ
ಸಬ್ ಸುಖ಼ೀ ಬೇನಾಮ್ ವಾಲೇ ತುಝ್‌ಸೇ ಹೆಂ
ತುಹೀ ಖ಼ುದ್ ಹೈ ಬೇನಿಯಾಜ಼್ ಔರ್ ಬೇಮಿಸಾಲ್
ತುಝ್‌ಸೇ ಹೀ ಮಾಜ಼ೀ ಹೈ ತುಝ್‌ಸೇ ಹೀ ಹಾಲ್
ದರ್ ಹಖ಼ೀಖ಼ತ್ ಖ಼ಾಯಂ - ಓ - ದಾಯಂ ಹೈತು
ತು ಹೀ ಹೈ ಸಬ್ ಕಾ ಖ಼ುದಾ, ಸಬ್ ಕಾ ಗುರು.

ಹೆಸರಿಲ್ಲದ ನೀನು ಯಾವ ಹೆಸರಿನಿಂದ ಕರೆದರೂ
‘ ಓ ’ ಎನ್ನುವಿಯಯ್ಯಾ ;
ಭಾಷೆಯಿಲ್ಲದ ನೀನು ಯಾವ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಮೊರೆಯಿಟ್ಟರೂ
‘ ಬಾ’ ಎನ್ನುವಿಯಯ್ಯಾ ;
ವರ್ಣವಿಲ್ಲದ ನೀನು
ಯಾವ ವರ್ಣದವರು ಯಜಿಸಿದರೂ ಒಲಿಯುವಿ ;
ತೆರಹಿಲ್ಲದ ನೀನು
ಯಾವ ಕುರುಹನ್ನು ಪೂಜಿಸಿದರೂ ಪ್ರೀತನಾಗುವಿ ;
ರೂಪವಿಲ್ಲದ ನೀನು
ಯಾವ ರೂಪದಲ್ಲಿ ಅರಾಧಿಸಿದರೂ ಆನಂದಿಸುವಿ ;
ದಿಕ್ಕಿಲ್ಲದ ನೀನು
ಯಾವ ದಿಕ್ಕಿಗೆ ಮಣಿದರೂ ತಣಿಯುವಿ ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಾ ಪೂಜಿಸುವ ಕುರುಹಿನಲ್ಲಿಯೇ ಬೆಳಕಾಗಿ ಬಾರಾ,
ನನ್ನ ಮರಹಿನ ಇರುಹಿನಲ್ಲಿಯೇ ಅರುಹಾಗಿ ತೋರಾ!

ಹಮ್ ದೇಂಗೆ ನ ಜ಼ಿನ್‌ಹಾರ್ ಕೋಯಿ ನಾಮ್ ತುಝೇ
ಜೋ ನಾಮ್ ಭೀ ಲೇಂ ಹಮ್‌ಕೋ ಜವಾಬ್ ಹಾಂ ಸೇ ಮಿಲೇ
ಹಮ್ ಚಾಹೇಂ ಕಿಸೀ ಎಕ್ ಜ಼ಬಾಂ ಮೇ ದೇಂ ಸಾದಾ
ತು ಸುನ್‌ಲೇ ಉಸೇ ಔರ್ ಅತಾಂ ಹಮ್‌ಕೋ ಕರೇ
ಸುನ್‌ತಾಹೈ ದುವಾ ಜೋ ಭೀ ಇಬಾದತ್ ಮೇ ಕರೇ
ಕ್ಯಾ ಕಾಮ್ ಕಿಸಿ ಮಜ಼್‌ಹಬ್-ಓ-ಮಿಲ್ಲತ್ ಸೇ ತುಝೇ
ಹರ್ ಎಕ್ ಜಹಾಂ ಮೇ ಓ ಛುಪಿತಾ ಹೈ ತೇರಾ
ಜಿಸ್‌ತರ್‌ಹೇ ಸೇ ಚಾಹೇ ಜೋ ಕರೇ ಯಾದ್ ತುಝೇ
ಹೈ ಜ಼ಾತ್ ತೇರೀ ಶಕ್ಲ್ - ಓ - ಸೂರತ್ ಸೇ ಬರೀ

ತು ಉಸ್ ಸೇ ಹೈ ಖುಶ್ ಜೈಸೀ ಇಬಾದತ್ ಜೋ ಕರೇ
ತೇರಿ ನಹೀಂ ಮಖ಼್‌ಸೂಸ್ ಕೋಯೀ ಸಿಮ್ತ್ ಮಗರ್
ರಾಜ಼ೀ ಹೈ ತು ಜಿಸ್ ಸಿಮ್ತ್ ಕೋಯೀ ಸಜ್‌ದಾ ಕರೇ
ಆವಾಜ಼್ ಸೇ ಆವಾಜ಼್ ಮಿಲಾತಾ ಹೈ ತು
ಸುನ್‌ತಾ ಹೈ ಭಜನ್ ಹರ್‌ಕತ್ ಮೇ ತು ಆತಾ ಹೈ
ಪುರ್‌ನೂರ್ ರಹೇ ತಾಕೇ ಇಬಾದತ್ ಕಾ ನಷಾನ್
ತು ಮೇರೇ ಕಯಾಲೋಂ ಮೇ ಉಜಾಲಾ ಭರ್‌ದೇ.

ہم دیں گے نہ زہنار کوئی نام تجھے
جو نام بھی لیں ہمکو جواب ہاں سے ملے
ہم چاہیں کسی ایک زباں میں دیں صدا
تو سن لے اُسے اور عطا ہم کو کرے
سنتا ہے دُعا جو بھی عبادت میں کرے
کیا کام کسی مذہب وملّت سے تجھے
ہر ایک جہاں میں وہ چھپتیا ہے ترا
جسطرح سے چاہے جو کرے یاد تجھے
ہے ذات تری شکل وصورت سے بری
تو اس سے ہے خوش جیسی عبادت جو کرے
تیری نہیں مخصوص کوئی سمت مگر
راضی ہے تو جس سمت کوئی سجدہ کرے
آواز سے آواز ملاتا ہے تو
سنتا ہے بھجن حرکت میں تو آتا ہے
پُر پور رَہے تاکہ عبات کا نشان
تو میرے خیالوں میں اُجالا بھر دے

ನೂರ್ - ಎ - ಬಾರಾಂ ಅದಾಂಯೇಂ ತೇರಿ ಹೈಂ

ಹಾ ಬೀ ತು ಹೀ ಹೈ ನಾ ಭೀ ತು ಹೀ ಹೈ
ಸಭ್ ಸುಖುನ್ ಸಭ್ ಜಬಾನ್ ತೇರಿ ಹೆ
ತೇರಾ ಮುಮ್‌ಖಿರ್ ಜೋ ಹೈ ಜಾಹಿಲ್ ಹೈ
ತೇರಾ ಖ್ಯಾಯಲ್ ಜೋ ಹೈ ಓಖಿಲ್ ಹೈ.

تو ہے بے نام نام سب تیرے   حمد تیری ثنائیں تیری ہیں
تیری ظاہر میں کوئی شکل نہیں   سب میں تو ساری شکلیں تیری ہیں
کوئی مخصوص تیرا رنگ نہیں   صورتیں سب رنگوں میں تیری ہیں
نہیں آواز اور صدا تیری   پھر بھی ساری صدائیں تیری ہیں
تیرا کوئی بدن نہیں بے شک   سارے جسم اور جانیں تیری ہیں
ظاہری جو حواسِ خمسہ ہیں   پاسباں ان کی نظریں تیری ہیں
باطنی جو حواسِ خمسہ ہیں   نور بار ان ادائیں تیری ہیں
ہاں بھی تو ہی ہے نا بھی تو ہی ہے   سب سخن سب زبانیں تیری ہیں

ನಿನಗೆ ನಾಮವಿಲ್ಲ -
ಎಲ್ಲ ನಾಮಗಳೂ ನಿನ್ನವೇ;
ನಿನಗೆ ರೂಪವಿಲ್ಲ -
ಎಲ್ಲ ರೂಪಗಳೂ ನಿನ್ನವೇ;
ನಿನಗೆ ಬಣ್ಣವಿಲ್ಲ -
ಎಲ್ಲ ಬಣ್ಣಗಳೂ ನಿನ್ನವೇ;
ನಿನಗೆ ಸ್ವರವಿಲ್ಲ -
ಎಲ್ಲ ಸ್ವರಗಳೂ ನಿನ್ನವೇ;
ನಿನಗೆ ಶರೀರವಿಲ್ಲ -
ಎಲ್ಲ ಶರೀರಗಳೂ ನಿನ್ನವೇ!
ಇಂದ್ರಿಯಗೋಚರ- ಇಂದ್ರಿಯಾತೀತ,
ಜ್ಞೇಯ-ಅಜ್ಞೇಯ-
ಎಲ್ಲ ನೀನೇ, ಎಲ್ಲ ನೀನೇ.

ತುಹೈ ಬೇನಾಮ್ ನಾಮ್ ಸಬ್ ತೇರೇ
ಹಮ್‌ದ್ ತೇರೀ ಸನಾಯೇಂ ತೇರಿ ಹೈಂ
ತೇರಿ ಜ಼ಾಹೀರ್ ಮೇ ಕೋಯೀ ಶಕ್ಲ್ ನ ಹೀಂ
ಸಬ್ ಮೇ ತು ಸಾರೀ ಶಕ್ಲೇಂ ತೇರೀ ಹೈಂ
ಕೋಯಿ ಮಖ್‌ಸೂಸ್ ತೇರಾ ರಂಗ್ ನಹೀಂ
ಸೂರತೇಂ ಸಬ್ ರಂಗೋಂ ಮೇ ತೇರೀ ಹೈಂ
ನಹೀಂ ಆವಾಜ಼್ ಔರ್ ಸದಾ ತೇರೀ
ಫಿರ್ ಭೀ ಸಾರೀ ಸಾದಾಯೇಂ ತೇರಿ ಹೈಂ
ತೇರಾ ಕೋಯೀ ಬದನ್ ನಹೀಂ ಬೇಷಕ್
ಸಾರೇ ಜಿಸ್ಮ್ ಔರ್ ಜಾನೇಂ ತೇರಿ ಹೈಂ
ಜ಼ಾಹೀರೀ ಜೋ ಹವಾಸೇ ಖಂಸಾ ಹೈಂ
ಪಾಸ್‌ಬಾಂ ಉನ್‌ಕೀ ನಜ಼ರೇಂ ತೇರೀ ಹೈಂ
ಬಾತಿನೀ ಜೋ ಹವಾಸೇ ಖಂಸಾ ಹೈಂ

میری خلقت سے پہلے تو بتا کیا اِس طرح سے تھا
مثال اُس لفظ کی معنی نہوں جس کے ابھی پیدا
کس آواز سے پہلے وجودِ ساز بھی تھا کیا
قلم سے قبل کیا تو تھا کسی تصویر کا خاکہ
تو وہ مورت تھا جو محتاج تھا خود اک ہیولے کا
بشکلِ رُوح تھا جسکے لئے ہو جسم بھی اچھا
مری آمد کے باعِث ہی مِلا ہر ایک کو کیا کیا
ملِے ہیں لفظ معنی کو ملِے آواز کو بھی ساز
قلم تصویر مورت نے ھیولے کا ہے پایا راز
میں ان کے واسطے سب کچھ مگر تیرا ہی ہوں بندہ

ನಾನು ಹುಟ್ಟುವ ಮುನ್ನ
ನೀನು ಹೇಗಿದ್ದೆಯಯ್ಯಾ ?
ಶಬ್ದ ಹುಟ್ಟದ ಮುನ್ನಿನ ಅರ್ಥದಂತೆ,
ವಾದ್ಯ ಹುಟ್ಟದ ಮುನ್ನಿನ ನಾದದಂತೆ,
ಕುಂಚ ಹುಟ್ಟದ ಮುನ್ನಿನ ಚಿತ್ರದಂತೆ,
ಉಳಿ ಹುಟ್ಟದ ಮುನ್ನಿನ ಶಿಲ್ಪದಂತೆ,
ದೇಹ ಹುಟ್ಟದ ಮುನ್ನಿನ ಪ್ರಾಣದಂತೆ
ಇದ್ದೆಯಯ್ಯಾ !
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಾನು ಹುಟ್ಟಿದ ಮೇಲೆ ತಾನೆ
ಅರ್ಥಕ್ಕೆ ಶಬ್ದ, ನಾದಕ್ಕೆ ವಾದ್ಯ,
ಚಿತ್ರಕ್ಕೆ ಕುಂಚ, ಶಿಲ್ಪಕ್ಕೆ ಉಳಿ,
ನಿನಗೆ ಭಕ್ತ ದೊರೆತುದು ?

ಮೇರಿ ಖಿಲ್‌ಕತ್ ಸೇ ಪಹಲೇ ತು ಬತಾ ಕ್ಯಾ ಇಸ್ ತರ್‌ಹೇ ಸೇ ಥಾ
ಮಿಸಾಲ್ ಉಸ್ ಲಫ಼್‌ಜ್ ಕೀ ಮಾನೇ ನಹೋ ಜಿಸ್‌ಕೇ ಅಭಿ ಪೈದಾ
ಕಿಸೀ ಆವ್ವಾಜ್ ಸೇ ಪಹಲೇ ಉಜೂದೇ ಸಾಜ್ ಭೀ ಥಾ ಕ್ಯಾ
ಕಲಮ್ ಸೇ ಖಬ್ಲ - ಕ್ಯಾ ತು ಥಾ ಕಿಸೀ ತಸ್‌ವೀರ್ ಕಾ ಖ಼ಾಕಾ
ತು ಓ ಮೂರತ್ ಥಾ ಜೋ ಮೊಹ್‌ತಾಜ್ ಥಾ ಖ಼ುದ್ ಎಕ್ ಹೇವ್‌ಲೇಕಾ
ಬಶಕ್ಲೇ ರೂಹ್ ಥಾ ಜಿಸ್ ಕೇ ಲಿಯೇ ಹೋಜಿಸ್ಮ್ ಭೀ ಅಚ್ಛಾ
ಮೇರಿ ಆಮದ್ ಕೇ ಬಾಯಿಸ್ ಹೀ ಮಿಲಾ ಹರ್ ಎಕ್ ಕೋ ಕ್ಯಾ ಕ್ಯಾ
ಮಿಲೇ ಹೈಂ ಲಫ಼್‌ಜ್ ಮಾನೇಕೋ ಮಿಲೇ ಆವಾಜ಼್ ಕೋ ಭೀ ಸಾಜ಼್
ಕಲಮ್ ತಸ್‌ವೀರ್ ಮೂರತ್‌ನೇ ಹೆವ್‌ಲೇಕಾ ಹೈ ಪಾಯಾ ರಾಜ಼್
ಮೈ ಉನ್‌ಕೇ ವಾಸ್ತೆ ಸಬ್ ಕುಛ್ ಮಗರ್ ತೇರಾ ಹೀ ಹೂಂ ಬಂದಾ.

ಸದ್ ಅಖ್ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್

(ಶ್ರೀ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಆಯ್ದ ನೂರು ವಚನಗಳು)

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ' ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ದೂರಿ '

ಪ್ರಕಾಶಕರು .

ಅಕ್ಮಲ್ ಪಬ್ಲಿಕೇಷನ್ ಟ್ರಸ್ಟ್

ಪೆನ್‌ಷನ್ ಮೊಹಲ್ಲಾ

ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು - 577 101.

ಸದ್ ಅಬ್‌ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್ :
ಲೇಖಕರು : ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ದೂರಿ;
ಪ್ರಕಾಶಕರು : ಅಕ್ಮಲ್ ಪಬ್ಲಿಕೇಷನ್ ಟ್ರಸ್ಟ್,
ಪೆನ್‌ಷನ್ ಮೊಹಲ್ಲಾ, ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು - 577 101.

ಬೆಲೆ : ರೂ. 150-00

ಪ್ರಥಮ ಮುದ್ರಣ : 2003

(ಸಿ) ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ದೂರಿ

ಪ್ರತಿಗಳು ದೊರೆಯುವ ಸ್ಥಳ :

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ
ಅಕ್ಮಲ್ ಪಬ್ಲಿಕೇಷನ್ ಟ್ರಸ್ಟ್
ಪೆನ್‌ಷನ್ ಮೊಹಲ್ಲಾ,
ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು - 577 101.

ಅಕ್ಷರ ಜೋಡಣೆ :

ಸಿಲಿಕಾನ್ ಗ್ರಾಫಿಕ್ಸ್, ಹಾಸನ.
ಫೋ : (08172) 252033

ಮುದ್ರಕರು :

ಅರವಿಂದ ಗ್ರಾಫಿಕ್ಸ್,
ಹಾಸನ - 573 201.

ಅರ್ಪಣೆ
ಎಲ್ಲಾ ಸಹೃದಯ ಓದುಗರಿಗೆ ...

ಪರಿವಿಡಿ

1. ಎರಡು ಮಾತು : ಡಾ ॥ ಲಕ್ಷ್ಮಿನಾರಾಯಣ ಅರೋರಾ

2. ಮುನ್ನುಡಿ : ಪ್ರೊ : ಸಯ್ಯದ್ ಶಹಾಬುದ್ದೀನ್ ರೋಷನ್

3. ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಮತ್ತು ಕೃತಿ: ಶ್ರೀ ಬಿ. ಬಿ. ರೇಣುಕಾರ್ಯ

4. ಶುಭಾಶಯ : ಶ್ರೀ ಅನ್ನದಾನಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್

5. ಶುಭಹಾರೈಕೆ : ಶ್ರೀ ಸಿ. ಸೋಮಶೇಖರ್

6. ನನ್ನ ನುಡಿ : ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ

7. ವಚನಗಳು

....

Phone : 0821-512 787 (off.)
0821-566 211 (Resi.)
e-mail : sinaurora@rediff.com

PRASARANGA
Publication Division
University of Mysore
Manasagangotri, Mysore - 570 006

Pro. Lakshminarayan Aurora, Ph.D.
Director

No.
Encl.

ಸದ್ ಅಖ್‌ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್

ಎರಡು ಮಾತು

ಭಾರತೀಯ ಸಾರಸ್ವತ ಪ್ರಪಂಚದಲ್ಲಿ ಉರ್ದು ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ಹಿರಿಮೆ ಗರಿಮೆಗಳು ಮಹತ್ವಪೂರ್ಣವೆನಿಸಿವೆ. ಅನಾದಿ ಕಾಲದಿಂದ ಬಗೆಬಗೆಯ ಜನಾಂಗಗಳು ಐತಿಹಾಸಿಕ ಕಾರಣಗಳಿಂದ ಭರತಭೂಮಿಯಲ್ಲಿ ನೆಲೆಸಿ ಇಲ್ಲಿಯ ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು, ಸಂಸ್ಕೃತಿಯನ್ನು, ಜನಜೀವನವನ್ನು ವೈವಿಧ್ಯಮಯವಾಗಿ ರೂಪಿಸುವಲ್ಲಿ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿವೆ. ಈ ನಿಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಅರಬ್ಬಿ, ಪಾರಸಿ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳು ಹಾಗೂ ಆ ಮೂಲದಿಂದ ಹೊಮ್ಮಿದ ಉರ್ದು ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳು ಸುಮಾರು ಐದು ಶತಮಾನಗಳಿಂದಲೂ ಹೆಚ್ಚು ಕಾಲದಿಂದ ಭಾರತೀಯ ಸಾಹಿತ್ಯ ನಿರ್ಮಾಣ ಕಾರ್ಯದಲ್ಲಿ ನೀಡುತ್ತಾ ಬಂದಿರುವ ಕೊಡುಗೆ ವಿಶಿಷ್ಟವೆನಿಸಿದೆ. ಸಂಸ್ಕೃತ, ಪ್ರಾಕೃತಗಳು, ಅಪಭ್ರಂಶಗಳು, ಆಧುನಿಕ ಆರ್ಯ ಭಾಷೆಗಳು, ದ್ರಾವಿಡ ಭಾಷೆಗಳು ಇವುಗಳೊಟ್ಟಿಗೆ ಪಾಶ್ಚಾತ್ಯ ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳ ಸೊಗಡು ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಸುಮಧುರ ಬಾಂಧವ್ಯದೊಡನೆ ಬೆಸೆದುಕೊಂಡಿರುವುದು ಕಂಡುಬರುತ್ತದೆ. ಅನೇಕ ಮೂಲಗಳಿಂದ ಸಂಪುಷ್ಟಗೊಂಡು ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯವಾಹಿನಿ ಮೈತುಂಬಿ ಹರಿಯುತ್ತಿರುವುದು ಎದ್ದುಕಾಣುತ್ತದೆ.

ಉರ್ದು ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ಪರಿಸರ, ಆ ಭಾಷೆಯನ್ನು ಬಳಕೆ ಮಾಡುವ ಜನಸಮುದಾಯದ ಬದುಕು – ಸಂಸ್ಕೃತಿ ಹಲವಾರು ದೃಷ್ಟಿಗಳಿಂದ

ಗಮನಾರ್ಹವಾಗಿದೆ. ಭಾರತದ ಕೆಲವೆಡೆಗಳಲ್ಲಿ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯನ್ನು ನಾಡಭಾಷೆಯಾಗಿ, ಐತಿಹಾಸಿಕ - ಸಾಂಸ್ಕೃತಿಕ ಭಾಷೆಯಾಗಿ ಎಲ್ಲ ಜನರು ಬಳಕೆ ಮಾಡಿದರೂ ಭಾರತದ ಉದ್ದಗಲಕ್ಕೂ ಅದು ನಮ್ಮ ಮುಸಲ್ಮಾನ ಸಮುದಾಯದ ಬದುಕಿನ, ಸಂಸ್ಕೃತಿಯ, ಆಕಾಂಕ್ಷೆ ಆಶೋತ್ತರಗಳ, ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿಯ ಸಶಕ್ತ ಮಾಧ್ಯಮವೆನಿಸಿದೆ. ಒಂದು ಜನಾಂಗದ ಬದುಕಿನ ಸೂಕ್ಷ್ಮಗಳನ್ನು ಸಮರ್ಥವಾಗಿ ಹಿಡಿದು ಅನಾವರಣಗೊಳಿಸುವ ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿ ಮಾಧ್ಯಮವಾಗಿ ಉರ್ದು ಯಶಸ್ವಿಯೆನಿಸಿದ್ದರೂ ಅದು ಸಮಸ್ತ ಭಾರತದ ಭಾಷಾ ಕುಟುಂಬದ ಒಂದು ಅವಿಭಾಜ್ಯ ಅಂಗವೆಂಬುದನ್ನು ನಾವು ಮರೆಯಲಾಗದು. ಅರಬ್ಬಿ - ಪಾರಸಿ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳ ಒಡನಾಟದಿಂದ, ಸಂಸರ್ಗದಿಂದ ಭಾರತೀಯ ಭಾಷೆಯಾದ ಉರ್ದು ಪಡೆದುಕೊಂಡಿರುವ ಲಾಭ ಸವಲತ್ತುಗಳೂ ವಿಶಿಷ್ಟವಾದವು, ಆ ಮೂಲಕ ಭಾರತೀಯ ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ನೀಡಿರುವ ಕೊಡುಗೆ ಸಹ ಮಹತ್ವದ್ದು. ಉರ್ದು ಒಂದು ಭಾಷೆಗಿಂತಲೂ ಮಿಗಿಲಾಗಿ ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಬಗೆಯ ಬದುಕಿನ ಹಾಗೂ ಸಂಸ್ಕೃತಿಯ ಮುಖವಾಣಿಯಾಗಿದೆ. ಆ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಕಂಡುಬರುವ ಮಾಧುರ್ಯ, ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿ ಸಾಮರ್ಥ್ಯ, ಸೂಕ್ಷ್ಮತೆಗಳು ಅಚ್ಚರಿ ಹುಟ್ಟಿಸುವಂತಿವೆ. ಉರ್ದು ಪದಕೋಶದ ಆಳ ಮತ್ತು ವ್ಯಾಪ್ತಿ, ಉರ್ದು ಬಳಕೆಯ ಹಾಸುಬೀಸುಗಳು ಓದುಗರನ್ನು, ಕೇಳುಗರನ್ನು ಮೂಕವಿಸ್ಮಯಗೊಳಿಸುತ್ತವೆ. ಉರ್ದು ಗದ್ಯಶೈಲಿ, ಕಾವ್ಯಶೈಲಿ, ವಿಶಿಷ್ಟ ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರಕಾರಗಳು ಕುತೂಹಲಕಾರಿಯಾಗಿ ಕಂಡುಬರುತ್ತವೆ.

ಭಾರತೀಯ ಭಾಷಾ ಪರಿಸರದಲ್ಲಿ ಎದ್ದುಕಾಣುವ ಒಂದು ವೈಶಿಷ್ಟ್ಯವೆಂದರೆ ಈ ನೆಲದಲ್ಲಿ ಒಂದಕ್ಕಿಂತ ಒಂದು ಸತ್ವಯುತವೆನಿಸುವ ಹಲವಾರು ಭಾಷೆಗಳು ಮೈದುಂಬಿ ಬೆಳೆದುನಿಂತಿವೆ. ಈ ಪೈಕಿ ಕೆಲವು ಭಾಷೆಗಳು ಐತಿಹಾಸಿಕವಾಗಿ ಶತಶತಮಾನಗಳಷ್ಟು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಹೋದರೆ, ಇನ್ನು ಕೆಲವು ರಾಜಕೀಯ ಹಾಗೂ ಸಾಮಾಜಿಕ ಕಾರಣಗಳಿಂದಾಗಿ ತಮ್ಮ ಹಿರಿಮೆಯನ್ನು ಮೆರೆಯುತ್ತಿವೆ. ಭಾರತೀಯ ಭಾಷೆಗಳು ಹಲವಾದರೂ ಭಾರತೀಯ ಸಾಹಿತ್ಯ ಒಂದೇ ಎಂಬುದನ್ನು ನಾವು ಮರೆಯುವಂತಿಲ್ಲ.

ಜ್ಞಾನದೇಗುಲದಲ್ಲಿ ಅರಿವಿನ ತಂಗಾಳಿ ಹಲವಾರು ದಿಕ್ಕುಗಳಿಂದ ಬೀಸಬಹುದು, ಬಗೆಬಗೆಯ ಪುಷ್ಪಗಳು ವಿದ್ಯಾಧಿದೇವತೆಯ ಮುಡಿಯನ್ನು ಅಲಂಕರಿಸಿ ಕೃತಾರ್ಥವೆನಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು ಸಜ್ಜುಗೊಂಡಿರುತ್ತವೆ. ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ನಡುವೆ ಕೊಳುಕೊಡುಗೆಗಳು ಒಂದು ನಿರಂತರ ಚಟುವಟಿಕೆಯಾಗಿ ನಮ್ಮ ಭಾಷಾ ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು ವೈವಿಧ್ಯಮಯಗೊಳಿಸುತ್ತಿವೆ, ಬಗೆಬಗೆಯಾಗಿ ಅರಿವಿನ ಖಣಜವನ್ನು ತುಂಬುತ್ತಿವೆ. ಈ ನಿಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಒಂದು ಭಾರತೀಯ ಭಾಷೆಯಿಂದ ಇನ್ನೊಂದು ಭಾರತೀಯ ಭಾಷೆಗೆ ಸಂವಹನಗೊಳ್ಳುವ ಸಾಹಿತ್ಯ ಕೇವಲ ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ಮಾತ್ರ ಸೀಮಿತಗೊಳ್ಳದೆ ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಏಕತೆ ಮತ್ತು ಸಮಗ್ರತೆಗೆ ಹಾದಿ ತೆರೆಯುತ್ತದೆ. ಮನಸ್ಸು ಮನಸ್ಸುಗಳ ನಡುವಣ ಗಡಿರೇಖೆಗಳನ್ನು ಅಳಿಸಿಹಾಕುತ್ತವೆ. ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವವನ್ನು ಗಟ್ಟಿಯಾಗಿಸಿ, ಹಸನುಗೊಳಿಸಿ, ವ್ಯಕ್ತಿಯನ್ನು ರಾಷ್ಟ್ರಮಾನವನೆಡೆಗೆ, ವಿಶ್ವಮಾನವನೆಡೆಗೆ ಕೊಂಡೊಯ್ಯುತ್ತವೆ. ಕನ್ನಡ ಮತ್ತು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ನಡುವಣ ಕೊಳುಕೊಡುಗೆಗಳು ಈ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ತುಂಬ ಮಹತ್ವಪೂರ್ಣವೆನಿಸುತ್ತವೆ.

ಈ ಹೊತ್ತಗೆಯ ಲೇಖಕರಾದ, ಅನುವಾದಕರಾದ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ಈ ಮೇಲೆ ಉಲ್ಲೇಖಿಸಲಾಗಿರುವ ಕಾರಣಗಳಿಗಾಗಿ ವಿಶೇಷವಾಗಿ ನಮ್ಮ ಗಮನ ಸೆಳೆಯುತ್ತಾರೆ. ಉರ್ದು ಭಾಷಾಸಾಹಿತ್ಯಗಳಲ್ಲಿ ಪ್ರಾವೀಣ್ಯ ಗಳಿಸಿಕೊಂಡಿರುವ ಶ್ರೀಯುತರು ಕನ್ನಡದಿಂದ ಉರ್ದುವಿಗೆ ಮಾಡಿರುವ ತಮ್ಮ ಭಾಷಾಂತರ ಕೃತಿಗಳ ಮೂಲಕ ಈ ಎರಡೂ ಭಾಷೆಗಳ ನಡುವೆ ಸ್ನೇಹಸೇತುವನ್ನು ನಿರ್ಮಿಸುವಲ್ಲಿ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಹೊಳಹುಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಹರವಿಗೆ ಸೇರಿಸುವುದರ ಮೂಲಕ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ಎರಡೂ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ಬೆಳವಣಿಗೆಯ ಹಾದಿಯಲ್ಲಿ ತಮ್ಮ ಅಂಕಿತವನ್ನು ದಾಖಲಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಸಹ್ಯಾದ್ರಿಯ ಸುಂದರ ಪ್ರಾಕೃತಿಕ ನೆಲೆವೀಡಿನಿಂದ, ನಿಸರ್ಗದೇವಿಯ ಒಡಲೆಂದು ಖ್ಯಾತವಾಗಿರುವ ಮಲೆನಾಡಿನ ಭೂರಮೆಯ ಮಡಿಲಿನಿಂದ ಕೂಜಿಸುತ್ತಿರುವ, ಕಲರವಗೈಯುತ್ತಿರುವ ಈ ಕೋಗಿಲೆಯ ಉಲಿ

ಚೇತೋಹಾರಿಯಾಗಿರುವುದು ಮಾತ್ರವಲ್ಲದೆ ಇವೆರಡು ಭಾಷಾಸಾಹಿತ್ಯಗಳ ನಡುವಣ ಸೌಹಾರ್ದಯುತವಾದ ರಾಯಭಾರಿಯ ಕೆಲಸವನ್ನು ಕೂಡ ಸೊಗಸಾಗಿ ನಿರ್ವಹಿಸಿದೆ.

ಶ್ರೀ ಮುಹಮ್ಮದ್ ಬುರ್‌ಹಾನ್ ಅಲ್ ಘನಿಯುವರು (ಕಾವ್ಯನಾಮ 'ಅಕ್ಮಲ್') ಕರ್ನಾಟಕದ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಖ್ಯಾತನಾಮರೆನಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿ ಹಲವಾರು ಬಗೆಯ ಸ್ವತಂತ್ರ ಕೃತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿರುವ ಇವರ 'ಸುಲಗ್ತೆ ಫೂಲ್' (ಉರಿಯುತ್ತಿರುವ ಹೂವುಗಳು), 'ಸಫರ್ - ಎ - ಇಖ್ಲಾಸ್', 'ನೂರ್ - ಎ - ಜಹೂರ್' ಮುಂತಾದ ಕೃತಿಗಳು ಬಹುಮಾನ ಪ್ರಶಸ್ತಿಗಳನ್ನು ಗಳಿಸಿಕೊಂಡಿವೆಯಲ್ಲದೆ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯರಂಗದಲ್ಲಿ ಜನಪ್ರಿಯತೆಗೊಂಡಿವೆ. ಗಜಲ್, ನಜಮ್, ಗೀತ್ ಇಂಥ ಕೆಲವಾರು ಪ್ರಮುಖ ಬಗೆಯ ಕಾವ್ಯಮಾರ್ಗಗಳಲ್ಲಿ ಘನಿಯುವರ ಲೇಖನಿ ಹರಿದಿರುವುದೇ ಅಲ್ಲದೆ ರೂಬಾಯಿಗಳ ರಚನೆಯಲ್ಲೂ ಇವರು ಸಿದ್ಧಹಸ್ತರೆನಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಶ್ರೀಯುತ ಘನಿಯವರ ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು ಕುರಿತಂತೆ ಕುವೆಂಪು ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯದಲ್ಲಿ ಪಿಹೆಚ್‌ಡಿ. ಪದವಿಗಾಗಿ ಸಂಶೋಧನ ಪ್ರಬಂಧ ಪ್ರಸ್ತುತಗೊಂಡಿರುವುದು ಘನಿಯವರ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಾಧನೆಗೆ, ಹಿರಿಮೆಗೆ, ಜನಪ್ರಿಯತೆಗೆ, ಅಧ್ಯಯನಾರ್ಹತೆಗೆ ಸಾಕ್ಷಿಯೆನಿಸಿದೆ. ಎಪ್ಪತ್ತೆರಡರ ಹರಯದ ಈ ವಿದ್ವಾಂಸ ಕವಿ ಎರಡು ವರ್ಷಗಳ ಹಿಂದೆ ಕನ್ನಡದ ಹೆಸರಾಂತ ಬಿಚ್ಚುಮನಸ್ಸಿನ ಕವಿ ಸರ್ವಜ್ಞನ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿ ಅನುವಾದಿಸಿ ಈ ಭಾಷಾಬಾಂಧವರಿಗೆ ರಸದೌತಣವಿತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಕೃಷಿಕರಾದ, ಕಾಫಿ ಬೆಳೆಗಾರರಾದ, ಅದಕ್ಕಿಂತಲೂ ಮಿಗಿಲಾಗಿ ಸಹೃದಯ ಸಜ್ಜನರಾದ ಶ್ರೀ ಘನಿಯುವರು ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲೂ ಮುಂಚೂಣಿಯಲ್ಲಿದ್ದು ಹಲವಾರು ವಿದ್ಯಾಸಂಸ್ಥೆಗಳ, ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಂಘಗಳ, ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಸಂಘಸಂಸ್ಥೆಗಳ ಅಧ್ಯಕ್ಷರಾಗಿ, ಪದಾಧಿಕಾರಿಯಾಗಿ ಸೇವಾನಿರತರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಭೂದೇವಿಯ ಹಾಗೂ ಸಾಹಿತ್ಯದೇವಿಯ ಆರಾಧನೆಯಲ್ಲಿ ನಿರಂತರವಾಗಿ ತಲ್ಲೀನರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಎರಡು ಭಾಷೆಗಳ, ಸಾಹಿತ್ಯಗಳ, ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳ,

ಜನಜೀವನದ ನಡುವೆ ಸ್ನೇಹ ಸೌಹಾರ್ದಗಳ ಬೆಸುಗೆಯನ್ನು ತಮ್ಮ ಬರವಣಿಗೆಯ ಮೂಲಕ ಸಾಧಿಸುತ್ತಿರುವ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ನಿಜಕ್ಕೂ ಅಭಿನಂದನಾರ್ಹರು.

ವಾಸ್ತವವಾಗಿ ಹೇಳಬೇಕೆಂದರೆ, ಭಾಷಾಂತರ ನಿಜಕ್ಕೂ ಕಷ್ಟದ ಕಾಯಕ. ಮೂಲಕೃತಿಯನ್ನು ರಚಿಸಬೇಕಾದರೆ ಲೇಖಕನಿಗಿರುವ ಸಿದ್ಧತೆ ಸವಲತ್ತುಗಳಿಗಿಂತ ಭಾಷಾಂತರಕಾರನ ಪರಿಕರಗಳು ಭಿನ್ನವಾಗಿರುತ್ತವೆ. ಕೆಲವೊಮ್ಮೆ ಪರಿಶ್ರಮ ಪಡಬೇಕಾದ ಹಿನ್ನೆಲೆಯಿಂದ ನೋಡುವುದಾದರೆ ಭಾಷಾಂತರಕಾರನ ಕೆಲಸದಲ್ಲಿ ಅನಿವಾರ್ಯವಾಗಿರುವ ವಿಧೇಯತೆ, ಬದ್ಧತೆ, ನಿಷ್ಠೆ, ಸ್ವನಿಯಂತ್ರಣ ಮುಂತಾದ ಕಾರಣಗಳಿಂದಾಗಿ ಮೂಲಲೇಖನಿಗಿಂತ ವಿಭಿನ್ನವಾದ ಜವಾಬ್ದಾರಿಗಳನ್ನು ಭಾಷಾಂತರಕಾರ ನಿಭಾಯಿಸಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ, ನಿಭಾಯಿಸಿ ಸೈ ಎನಿಸಿಕೊಳ್ಳಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಸ್ವಸಂತೋಷಕ್ಕಾಗಿ, ಸಾಮಾಜಿಕ ಹಾಗೂ ಸಾಹಿತ್ಯಿಕ ಪ್ರೀತಿ ಕಾಳಜಿಗಳಿಂದಾಗಿ ಭಾಷಾಂತರದ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ಕೈಹಾಕುವ ಮಂದಿ ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಯಾವುದೇ ಬಗೆಯ ಲೌಕಿಕ ಅಪೇಕ್ಷೆಗಳಿಂದ ಹೊರತಾದವರು. ಅಂಥವರಲ್ಲಿ ಆಳವಾದ ಹಾಗೂ ಅಪಾರವಾದ ಕಾರ್ಯಶ್ರದ್ಧೆ ಎದ್ದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಭಾಷಾಂತರಕಾರನ ಕೆಲಸವನ್ನು ಅವರು 'ಸ್ವಾಂತಃ ಸುಖಾಯ' ಎಂಬ ದೃಷ್ಟಿಯನ್ನಿಟ್ಟುಕೊಂಡು ಮಾಡುತ್ತಾರೆ. ತಾವೂ ಸಂತೋಷಪಟ್ಟು ತಮ್ಮ ಸಂತೋಷದ ಪಾಲನ್ನು ತಮ್ಮವರಿಗೂ ಹಂಚಿ ಸುಖಿಸುತ್ತಾರೆ, ಕೃತಕೃತ್ಯತೆಯ ಭಾವನೆಯನ್ನು ಅನುಭವಿಸುತ್ತಾರೆ. ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ನನ್ನ ದೃಷ್ಟಿಯಲ್ಲಿ ಈ ಗುಂಪಿಗೆ ಸೇರಿದವರು. ಈ ನಿಟ್ಟಿನಿಂದಲೂ ಶ್ರೀಯುತರ ಭಾಷಾಂತರ ಗಮನಾರ್ಹವೆನಿಸುತ್ತದೆ.

ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಎರಡು ವರ್ಷಗಳ ಹಿಂದೆ ಸರ್ವಜ್ಞನ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ಹೊರತಂದಿರುವವರು. ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲೂ ಸ್ವೋಪಜ್ಞ ಲೇಖನ ಕೃಷಿಗಾರರೆನಿಸಿರುವುದರಿಂದ ಅವರು 'ಲೇಖಕ - ಅನುವಾದಕ' ರ ಗುಂಪಿಗೆ ಸೇರುತ್ತಾರೆ. ಕವಿಯಾದವನೇ ಕವಿಯನ್ನು ಸಮರ್ಥವಾಗಿ ಅನುವಾದಿಸಬಲ್ಲ, ಕವಿಯ ಹೆಜ್ಜೆಯನ್ನು ಅರಿತು

ಮುನ್ನಡೆಯುವ ಸಾಮರ್ಥ್ಯ ಇರುವುದು ಇನ್ನೊಬ್ಬ ಕವಿಗೆ ಮಾತ್ರ ಎಂಬಂತಹ ಮಾತುಗಳು ನಮ್ಮ ವಿಮರ್ಶೆಯಲ್ಲಿ ಹಾಗೂ ಭಾಷಾಂತರ ಶಾಸ್ತ್ರದಲ್ಲಿ ಚಾಲ್ತಿಯಲ್ಲಿವೆ. ಆದರೆ ಸ್ವಾರಸ್ಯವೆಂದರೆ ತುದಿಗಾಣದ ತನ್ನ ಕಾವ್ಯಪ್ರಪಂಚದಲ್ಲಿ ಕವಿ ತಾನೇ ಸ್ವಯಂಭುವಾಗಿದ್ದು ತನಗಿಷ್ಟ ಬಂದಂತೆ ತನ್ನ ಸೃಷ್ಟಿಯಲ್ಲಿ ತೊಡಗಿರುತ್ತಾನೆ. ಸ್ವತಂತ್ರ ಪ್ರವೃತ್ತಿಯ ಇಂಥ ಕವಿಗಳು ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಹಮ್ಮಿನ ಮನುಷ್ಯರು. ಹಾಗಾಗಿ ಒಬ್ಬ ಸ್ವೋಪಜ್ಞ ಕವಿ ತನ್ನ ಹಮ್ಮಿನ ಪೊರೆಯನ್ನು ಕಳಚಿ ಇನ್ನೊಬ್ಬ ಕವಿಯ ದನಿಗೆ ತನ್ನ ದನಿಯನ್ನು ಸೇರಿಸಿ ಅವನನ್ನು ಆರಾಧಿಸಿ, ತಾನು ಮರೆಯಾಗಿ, ಅವನನ್ನು Project ಮಾಡಿ, ಅನುಸರಿಸಿ ಬರೆಯಬೇಕೆಂದರೆ ಅದು ಸುಲಭದ ಮಾತೇನಲ್ಲ. ದೀಪದ ಬೆಳಕಿನ ಮೋಹಕ್ಕೆ ಸಿಲುಕುವ ಪತಂಗ ತನ್ನ ರೆಕ್ಕೆ ಸುಡುವವರೆಗೂ ಪರಿವೆಯಿಲ್ಲದೆ ದೀಪಕ್ಕೆ ಮಾರುಹೋಗುವಂತೆ ಅನುವಾದಕ ತನ್ನ ಕಷ್ಟ ಸುಖಗಳನ್ನೂ, ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯವನ್ನೂ, ಸ್ವೋಪಜ್ಞತೆಯನ್ನೂ ಬದಿಗಿಟ್ಟು ಪ್ರಜ್ಞಾಪೂರ್ವಕವಾಗಿಯೇ ಈ ಕೈಂಕರ್ಯಕ್ಕೆ ತನ್ನನ್ನು ಮುಡಿಪಾಗಿಸಿಕೊಂಡು ದುಡಿಯುತ್ತಾನೆ.

ಕನ್ನಡದಿಂದ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಭಾಷಾಂತರ ಮಾಡುವುದು ಅನುವಾದಕನ ಪಾಲಿಗೆ ಅನೇಕ ಸವಾಲುಗಳನ್ನು, ಸಮಸ್ಯೆಗಳನ್ನು ತಂದೊಡ್ಡುತ್ತದೆ. ಭಾಷೆಯ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಕನ್ನಡ ದ್ರಾವಿಡ ಭಾಷಾವರ್ಗಕ್ಕೆ ಸೇರಿದರೆ ಉರ್ದು ಉತ್ತರದ ಆರ್ಯ ಭಾಷೆಗಳಿಗೆ ಹತ್ತಿರವೆನಿಸಬಹುದಾದ ವಿಶಿಷ್ಟವಾದ ಒಂದು ಭಾರತೀಯ ಭಾಷೆಯಾಗಿದೆ. ಕನ್ನಡದ ಮೇಲೆ ಸಂಸ್ಕೃತದ ಹಾಗೂ ಇನ್ನಿತರ ದ್ರಾವಿಡ ಭಾಷೆಗಳ ಪ್ರಭಾವವಿದ್ದರೆ ಉರ್ದುವಿನ ಮೇಲೆ ಅರಬ್ಬಿ ಪಾರಸಿಗಳ ವ್ಯಾಪಕ ಪ್ರಭಾವ ಕಂಡುಬರುತ್ತದೆ. ಅಲ್ಲದೆ ಕನ್ನಡ ಮತ್ತು ಉರ್ದು ಎರಡರಲ್ಲೂ ತಮ್ಮದೇ ಆದ ಮಣ್ಣಿನ ಸೊಗಡಿನ ಪದಕೋಶವೂ ಉಂಟು. ಎರಡೂ ಭಾಷೆಗಳು ವಿಭಿನ್ನ ಬಗೆಯ ರಾಜಕೀಯ, ಸಾಮಾಜಿಕ ಹಾಗೂ ಸಾಂಸ್ಕೃತಿಕ ಪರಿಸರದಲ್ಲಿ ಬೆಳೆದುಬಂದುವು. ಮುಗಲ್ ಬಾದಷಹರುಗಳ ಹಾಗೂ ದಕ್ಖಿನಿ ದೊರೆಗಳ ಆಶ್ರಯದಲ್ಲಿ ಉರ್ದುವಿಗೆ ಸಿಕ್ಕ ಮನ್ನಣೆ, ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ಮತ್ತು

ಪೋಷಣೆಗಳು ಅಭೂತಪೂರ್ವವಾದವು. ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿರುವ ರೊಮ್ಯಾಂಟಿಕ್ ಬಗೆಯ ಸಾಹಿತ್ಯ, 'ದರ್ದ್' ಅಥವಾ ವೇದನೆಯ ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿಗೆ ಮುಡಿಪಾದ ಸಾಹಿತ್ಯ, ಸೂಫಿ ಕವಿಗಳ ಅನುಭಾವ ಸಾಹಿತ್ಯ ಹಾಗೂ ಈ ಬಗೆಯ ಸಾಹಿತ್ಯ ವಾಹಿನಿಯ ಹರಿವಿಗೆ ತಕ್ಕಂತೆ ರೂಪುಗೊಂಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ಮಾರ್ಗಗಳು ಹಾಗೂ ಛಂದೋಬಂಧಗಳು ಅಸ್ವಾದ್ಯದೃಶ್ಯವಾದುವು. ಶೇರ್, ಗಜಲ್, ಕಸೀದಾ, ರೂಬಾಯಿ, ರೀಖ್ತಿ, ಮಸ್‌ನವಿ ಮುಂತಾದ ಮಾರ್ಗಗಳಲ್ಲಿ ಅವ್ಯಾಹತವಾಗಿ ಹರಿದಿರುವ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಧಾರೆ ಸಮ್ಮೋಹಕವಾಗಿದೆ. ವಲೀ, ಮೀರ್, ಸೌದಾ, ಸೋಜ್, ದರ್ದ್, ಮಿರ್ಜಾ ಗಾಲಿಬ್, ಜೌಕ್, ಮೋಮಿನ್, ಜಫರ್, ಹಾಲಿ, ಇಕ್ಬಾಲ್ ಇಂಥ ಮಹಾನ್ ಲೇಖಕರ ಲೇಖನ ಕೃಷಿಯಿಂದ ಸಂಪುಷ್ಟವಾಗಿ ಬೆಳೆದುನಿಂತಿರುವ ಉರ್ದುವಿನ ಮಾಧುರ್ಯ, ರಸಿಕತನ, ಸಂವೇದನೆ, ಶಿಷ್ಟಾಚಾರ ಇವುಗಳಿಗೆ ಮಾರುಹೋಗದ ಸಾಹಿತ್ಯಪ್ರೇಮಿಗಳು ಅಪರೂಪ.

ವಿಶ್ವಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ಕನ್ನಡ ನೀಡಿರುವ ಅನುಪಮವಾದ ಸಾಹಿತ್ಯರೂಪವಾದ ಕೊಡುಗೆಗಳಲ್ಲಿ ಒಂದೆಂದರೆ ವಚನ ಸಾಹಿತ್ಯ ಎಂದು ಹೇಳಬಹುದು. ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ವಚನಸಾಹಿತ್ಯ ಹನ್ನೆರಡನೆಯ ಶತಮಾನದಲ್ಲಿ ವೀರಶೈವ ಧರ್ಮದ ಉತ್ಥಾನವಾದ ಕಾಲದಿಂದಲೂ ಶರಣರ ನೀತಿ, ಅನುಭಾವ, ಧಾರ್ಮಿಕ ವಿಚಾರಧಾರೆ, ಸಮಾಜ ಸುಧಾರಣೆ ಇಂಥ ಅಂಶಗಳನ್ನು ಮೈಗೂಡಿಸಿಕೊಂಡು ಅಪಾರವಾದ ಜನಪ್ರಿಯತೆಯನ್ನು ಪಡೆದು ಸರ್ವರಿಗೂ ಪ್ರಿಯವಾದ, ಸುಲಭಗಮ್ಯವಾದ ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರಕಾರವೆನಿಸಿಕೊಂಡಿತು. ಸಮಾಜದ ಬಹುತೇಕ ಎಲ್ಲ ವರ್ಗಗಳ ಜನರೂ ತಮ್ಮ ಮನಸ್ಸಿನ ಭಾವನೆಗಳನ್ನು ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿಸಲು ವಚನ ಪ್ರಕಾರವನ್ನು ಒಂದು ಸುಗಮ ಮಾರ್ಗವಾಗಿ ಆಯ್ಕೆ ಮಾಡಿಕೊಂಡರು. ಸರಳವಾದ ಹಾಗೂ ನೇರವಾದ ನುಡಿಗಳಲ್ಲಿ ಅತ್ಯಂತ ಗಹನವಾದ ಭಾವನೆಗಳೂ ಪರಿಣಾಮಕಾರಿಯಾಗಿ ಬಿತ್ತರಗೊಂಡು ಜನರನ್ನು ತಲುಪತೊಡಗಿದವು. ಸಾಹಿತ್ಯ ಅರಮನೆಯಿಂದ, ಗುರುಮನೆಯಿಂದ ಜನತಾ ಜನಾರ್ದನನ ಬಾಗಿಲಿಗೇ ಬಂದು ತಲುಪುವಂತಾಯಿತಲ್ಲದೆ, ಶ್ರೀಸಾಮಾನ್ಯರು ಕೂಡ

ತಮ್ಮ ತಮ್ಮ ಅನಿಸಿಕೆಗಳನ್ನು ವಚನಗಳ ರೂಪದಲ್ಲಿ ಕಟ್ಟಿಕೊಡತೊಡಗಿದರು. 'ಅನುಭವ ಮಂಟಪ'ದಂತಹ ವೇದಿಕೆಗಳು ಧಾರ್ಮಿಕ ದಾರ್ಶನಿಕ, ಅನುಭಾವಿಕ ಚರ್ಚೆಗಳಿಗೆ, ಪ್ರಶ್ನೋತ್ತರಗಳಿಗೆ, ಮಹಾಮಹಿಮ ದಾರ್ಶನಿಕರ ಮತ್ತು ಸಾಹಿತಿಗಳ ನೇರ ಸಂಪರ್ಕ ಸಾನ್ನಿಧ್ಯಗಳಿಗೆ ವಿಪುಲ ಅವಕಾಶನವನ್ನೊದಗಿಸತೊಡಗಿದವು.

ಇಂಥ ಭೂಮಿಕೆಯಲ್ಲಿ ಕುಡಿಯೊಡೆದು ಸಂಪನ್ನಗೊಂಡ ವಚನಸಾಹಿತ್ಯ ಮುಂದಿನ ಶತಮಾನಗಳಲ್ಲೂ ಅವ್ಯಾಹತವಾಗಿ ಹರಿದು ಜನಪ್ರಿಯವಾಗತೊಡಗಿತು. ಇಪ್ಪತ್ತನೆಯ ಶತಮಾನದಲ್ಲೂ ಆಧುನಿಕ ಬದುಕಿನ ಹಿನ್ನೆಲೆಯಲ್ಲಿ ವಚನಗಳು ರಚನೆಗೊಂಡಿವೆ, ನಿರಂತರವಾಗಿ ರಚನೆಗೊಳ್ಳುತ್ತಿವೆ. ಕಾಲಕ್ಕೆ ತಕ್ಕ ಹಾಗೆ ವಚನಗಳ ವಸ್ತು ಹಾಗೂ ರಚನಾಶೈಲಿಗಳಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆಗಳು ಕಂಡುಬರುತ್ತಿವೆಯಾದರೂ ಒಟ್ಟಾರೆಯಾಗಿ ಪ್ರಾಚೀನ ರಚನಾ ಶೈಲಿಯನ್ನೇ ಇಂದಿನ ಬರಹಗಾರರೂ ಬಳಸುತ್ತಿರುವುದನ್ನು ನೋಡಬಹುದು. ಈ ಶತಮಾನದ ವಚನಕಾರರು ಶ್ರೀ ಜಚನಿ, ಶ್ರೀ ಮೂಜಗಂ, ಶ್ರೀ ಶಿವಕುಮಾರ ಸ್ವಾಮಿಗಳು, ಶ್ರೀ ಮಹದೇವ ಬಣಕಾರ, ಮಾತೆ ಮಹಾದೇವಿ ಮುಂತಾದವರು ಪ್ರಾಚೀನ ಶರಣ ಧರ್ಮದ ಆಚಾರ ವಿಚಾರಗಳನ್ನು ಮೈಗೂಡಿಸಿಕೊಂಡು ತಾವು ಕಂಡುಕೊಂಡ ಆಧ್ಯಾತ್ಮಿಕ ವಿಚಾರಗಳಿಗೆ, ಅನುಭಾವಕ್ಕೆ ವಚನಗಳ ಮೂಲಕ ದನಿಗೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಅಲ್ಲದೆ ವಚನ ಮಾಧ್ಯಮದ ಶಯ್ಯೆಯನ್ನು ಬಳಸಿಕೊಂಡು ಇನ್ನೂ ಅನೇಕ ಮಂದಿ ಆಧುನಿಕ ವಚನಕಾರರು ತಮ್ಮ ಬದುಕಿನ ವೈವಿಧ್ಯಮಯವಾದ ಅನುಭವಗಳಿಗೆ ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿ ನೀಡಿದ್ದಾರೆ. ಶ್ರೀ ಡಿ.ವಿ.ಗುಂಡಪ್ಪ, ಪ್ರೊ. ಎಸ್.ವಿ.ರಂಗಣ್ಣ, ಪ್ರೊ. ಎಸ್.ವಿ.ಪರಮೇಶ್ವರ ಭಟ್ಟ, ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ ಮುಂತಾದವರು ಈ ಸಾಲಿಗೆ ಸೇರುವ ವಚನಕಾರರು.

ಶ್ರೀಯುತ ಘನಿಯವರ ಅನುವಾದವನ್ನು ದೃಷ್ಟಿಯಲ್ಲಿಟ್ಟುಕೊಂಡು ಎರಡು ಮಾತುಗಳನ್ನು ಇಲ್ಲಿ ಆಡಬಹುದು. ಶ್ರೀಯುತರು ಸರ್ವಜ್ಞನ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದ

ಮಾಡಿದಾಗ ಸರ್ವಜ್ಞನ ತ್ರಿಪದಿಗೆ ಸಂವಾದಿಯಾಗಿ ಚೌಪದಿಯೊಂದನ್ನು ರೂಪಿಸಿಕೊಂಡಿದ್ದರು. ಭಾಷೆಯಿಂದ ಭಾಷೆಗೆ ಹೋಗಬೇಕಾದರೆ ಈ ಬಗೆಯ ಛಂದೋರೂಪಗಳ ಹೊಂದಾಣಿಕೆ ಅನಿವಾರ್ಯ. ಮೂಲದಲ್ಲಿ ಅಡಕವಾಗಿ ಹೇಳಿರುವುದನ್ನು ಅನುವಾದದಲ್ಲಿ ಹಿಗ್ಗಿಸಿ ಹೇಳಬೇಕಾದ ಅನಿವಾರ್ಯತೆಯಿರುತ್ತದೆ. ಇದರಿಂದ ಅನುವಾದಕ್ಕೇನೂ ಕುಂದಿಲ್ಲ. ಆದರೆ ನಿರ್ದಿಷ್ಟ ಧಾಟಿಯಲ್ಲಿ ಬರವಣಿಗೆಯನ್ನು ಸಂವಹಿಸಿಕೊಂಡು ಹೋಗುವ ಜವಾಬ್ದಾರಿ ಅನುವಾದಕನ ಮೇಲಿರುತ್ತದೆ. 'ಅಕ್ಮಲ್ ಅಲ್ದೂರಿ ಘನಿಯವರು' 'ಕಾವ್ಯಾನಂದ' ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರನ್ನು ಅನುವಾದಿಸಿರುವ ಒಂದೆರಡು ನಮೂನೆಗಳನ್ನು ನೋಡೋಣ :

ಮೂಲ :ಇಟ್ಟಿಗೆ ಕಟ್ಟಿಗೆಗಳನ್ನು ಕೊಂಡಾಕ್ಷಣ
ಮನೆಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಹಿಟ್ಟು ಬೇಳೆ ಸಂಗ್ರಹಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಅಡಿಗೆಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಶಬ್ದಗಳ ಸರಪಳಿ ಹೆಣೆದಾಕ್ಷಣ
ಕಬ್ಬವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಮಣಿಗಳನ್ನು ಎಣಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ಜಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ತನುವ ದಂಡಿಸಿದಾಕ್ಷಣ
ತಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?
ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ದೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ವರೆಗೆ ತನುಮನಧನವ ಸವೆಸದೆ
ನಿನ್ನ ನೆನೆದಾಕ್ಷಣ ಭಕ್ತಿಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ?

ಇಲ್ಲಿ ಇಟ್ಟಿಗೆಗೆ ಈಂಟ್, ಕಟ್ಟಿಗೆಗೆ ಲಕ್‌ಡೀ, ಹಿಟ್ಟು ಬೇಳೆಗೆ ದಾಲ್ ಆಟ್ಟಾ ಈ ಪದಗಳು ಸೂಕ್ತ ಸಂವಾದಿಗಳಾಗಿ ಬಳಕೆಯಾಗಿವೆ. ಅಡುಗೆಗೆ ಪಕ್ವಾನ್ ಎಂಬ ಪದ ಚೆನ್ನಾಗಿ ಹೊಂದಿಕೆಯಾಗುತ್ತದೆ. ಜಪವಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ಎಂಬುದಕ್ಕೆ ಇಬಾದತ್ ಮುಕಮ್ಮಲ್ ಹುಯೀ

ಎಂಬ ಅಪ್ಪಟ ಉರ್ದು ಪ್ರಯೋಗವನ್ನು ನೋಡಬಹುದು. ತನುವ ದಂಡಿಸಿದಾಕ್ಷಣ ಎಂಬ ಬಳಕೆಗೆ ಬದನ್ ಕೋ ಅಗರ್ ರಕೇ ತಕಲೀಫ್ ಮೇಂ ಎಂಬ ಪ್ರಯೋಗ ಸುತ್ತು ಬಳಸಾಗುತ್ತದೆ. ತನುಮನವ ಸವೆಸದೆ ಎಂಬಲ್ಲಿ ತನು ಎಂದರೆ ಶರೀರ, ಅದು ಹೇಗೋ ಅನುವಾದದಲ್ಲಿ ಅದು ಕೈಬಿಟ್ಟುಹೋಗಿದೆ. ನಿನ್ನ ವರೆಗೆ ತನುಮನಧನವ ಸವೆಸದೆ ಎಂಬ ಮಾತಿನಲ್ಲಿ ನಿನ್ನತನಕ ಎಂಬ ಭಾವವಿದೆ. ಅದನ್ನು ಅನುವಾದಕರು ತೇರೇ ಬಂದೋಂ ಪರ್ ಎಂದು ಮಾರ್ಪಡಿಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಅನುವಾದದಲ್ಲಿ ಇಂಥ ಬದಲಾವಣೆಗಳು ಅನಿವಾರ್ಯವೆನಿಸುವಂತಿದ್ದರೆ ಮಾತ್ರ ಅದು ಸ್ವೀಕಾರಯೋಗ್ಯ ಎಂಬುದನ್ನು ಗಮನಿಸಬೇಕು. ನಿನ್ನ ನೆನೆದಾಕ್ಷಣ ಭಕ್ತಿಯಾಯಿತೇನಯ್ಯಾ ಎಂಬುದನ್ನು ಅನುವಾದಕರು ವಹೀ ಬಂದಗೀ ಕೀ ಹೈ ಸಚ್ಚೀ ಲಗನ್ ಎಂದು ಮಾಡಿರುವುದು ಭಾವಾನುವಾದವೆನ್ನಬಹುದು. 'ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ' ಎಂಬ ಮೂಲಲೇಖಕರ ಅಂಕಿತವನ್ನು ಅನುವಾದಕರು ಕೈಬಿಟ್ಟಿರುವುದು ಉದ್ದೇಶಪೂರ್ವಕವಾಗಿಯೇ ಇದೆ. ಸರ್ವಜ್ಞನ ಪದಗಳ ಅನುವಾದದಲ್ಲಿಯೂ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯ್ಯವರು ಇದೇ ಜಾಡನ್ನು ಅನುಸರಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಅನುವಾದದ ಭಾಷೆಯ ಅಗತ್ಯಗಳಿಗೆ ತಕ್ಕಂತೆ ಇಂಥ ಬದಲಾವಣೆಗಳನ್ನು ಒಪ್ಪಬಹುದಾಗಿದೆ.

ಯಾವುದೇ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಸೂಕ್ಷ್ಮವಾದ ಭಾವನೆಗಳನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಲು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಬಗೆಯ ಪದಗಳು ಸೃಷ್ಟಿಗೊಂಡಿರುತ್ತವೆ. ಇಂತೆಡೆಗಳಲ್ಲಿ ಭಾಷಾಂತರಕಾರನಿಗೆ ಸಮಸ್ಯೆ ಉದ್ಭವಿಸುತ್ತದೆ. ತನ್ನ ಭಾಷೆಯಲ್ಲೂ ಸಂವಾದಿಯಾದ ಪದಗಳನ್ನು ಅರಸುವ ಜವಾಬ್ದಾರಿ ಅತನ ಹೆಗಲೇರುತ್ತದೆ. ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಬದುಕು - ಬಾಳು ನರ - ಮಾನವ, ಗೃಹ (ಸ್ಥ) - ಗೃಹಸ್ಥ, ಮದುವೆ - ಸಂಸಾರ, ಸುಖಿಸು - ಆನಂದಿಸು, ತಿನ್ನು - ಉಣ್ಣು ಇಂಥ ಪದಗಳ ನಡುವೆ ಅರ್ಥವ್ಯತ್ಯಾಸ ಸೂಕ್ಷ್ಮವಾಗಿದೆ.

ಬದುಕುವುದು ಬಹು ಸುಲಭ, ಬಾಳುವುದೇ ಕಠಿನವಯ್ಯಾ
ನರನಾಗುವುದು ಸುಕರ, ಮಾನವನಾಗುವುದೇ ದುಷ್ಕರವಯ್ಯಾ
ಗೃಹ ಕಟ್ಟುವುದು ಕಷ್ಟವೇನಲ್ಲ, ಗೃಹಸ್ಥನಾಗುವುದು ಕಷ್ಟಕರವಯ್ಯಾ

ಮದುವೆಯಾಗುವುದು ಮೋಜಿನ ವಿಷಯ
ಸಂಸಾರ ಸಾಗಿಸುವುದು ಗೋಜಿನ ವಿಷಯವಯ್ಯಾ
ಸುಖಿಸುವುದೇನೋ ಸುಲಭ, ಆನಂದಿಸುವುದು ಅಪರೂಪವಯ್ಯಾ
ತಿನ್ನುವುದು ಬಲು ಹಗುರ, ಉಣ್ಣುವುದು ಹಗುರಲ್ಲವಯ್ಯಾ
ಉಪಕಾರ ಮಾಡುವುದು ಅರಿದೇನಲ್ಲ, ಉಪಕಾರ ಸ್ಮರಿಸುವುದು ವಿರಳವಯ್ಯಾ

ಸ್ವತಂತ್ರ ಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ,
ನಿನ್ನ ನಾಮ ಜಪಿಸುವುದು ಬಹು ಸುಲಭ,
ನಿನ್ನ ಒಲವ ಗಳಿಸುವುದು ಬಹು ಕಠಿನವಯ್ಯಾ ।
ನೀನೇ ಒಲಿದು ಸಲಹಯ್ಯಾ !

ಇಲ್ಲಿಯ ಅನುವಾದದಲ್ಲಿ ಬಳಕೆಯಾಗಿರುವ ಜಿಂದಾ ರಹ್‌ನಾ - ಬಸರ್ ಹೋನಾ, ಘರ್ - ಘರ್‌ಬಾರ್‌ವಾಲಾ ಎಂಬ ಪದಗಳು ಬಳಕೆಯಾಗಿವೆ. ಅದರೆ ನರ - ಮಾನವ, ಸುಖಿಸು - ಅನಂದಿಸು, ಮದುವೆ - ಸಂಸಾರ, ತಿನ್ನು - ಉಣ್ಣು ಈ ಪದಗಳನ್ನು ನಿರ್ವಹಿಸಬೇಕಾದರೆ ಅನುವಾದಕರಿಗೆ ಭಾಷೆ ತೊಡಕಾಗಿ ಪರಿಣಮಿಸಿದೆ. ಹಾಗಾಗಿ ಬಳಸಿಹೇಳುವ ಕ್ರಮವನ್ನು ಅವರು ಅನುಸರಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಇದೇ ವಚನದ ಕೊನೆಯ ನಾಲ್ಕು ಸಾಲುಗಳು ಉತ್ತಮವಾಗಿ ಮೂಡಿಬಂದಿರುವುದನ್ನು ನೋಡಬಹುದು.

ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಸುಮಾರು ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಅನುವಾದಿಸಿ ಈ ಹೊತ್ತಗೆಯಲಿ ಪ್ರಕಟಿಸುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಶ್ರೀಯುತ ಪುರಾಣಿಕರ ಬಗೆಗೆ ಪ್ರೊ. ಹಾ. ಮಾ. ನಾಯಕರು ಆಡಿರುವ ಒಂದು ಮಾತು ಅವರ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ ಮತ್ತು ಕೃತಿತ್ವವನ್ನು ಸಮರ್ಥವಾಗಿ ಸೆರೆಹಿಡಿಯುತ್ತದೆ; '' ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಬಹುಧರ್ಮಗಳಿಲ್ಲ, ಒಂದೇ ಧರ್ಮ, ಅದು ಜೀವನಧರ್ಮ. ಬಹುಮತಗಳಿಲ್ಲ, ಒಂದೇ ಮತ, ಅದು ಮಾನವಮತ, ಬಹುಪಥಗಳಿಲ್ಲ, ಒಂದೇ ಪಥ, ಅದು ಶಿವಪಥ '' ಇಂಥ ಒಬ್ಬ ಲೇಖಕರ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು

ಅತ್ಯುತ್ತಮವಾದ ಕೆಲಸವನ್ನು ಮಾಡಿದ್ದಾರೆ. ಯಾವ ಬಗೆಯ ಲೇಖಕನನ್ನು ಅನುವಾದಿಸಿದರೆ ಉತ್ತಮವಾಗಿರುತ್ತದೆ ಎಂಬ ವಿಚಾರ ಅನುವಾದಕನನ್ನು ಕಾಡುತ್ತಿರುತ್ತದೆ. ಏಕೆಂದರೆ ಮೂಲಲೇಖಕನ ಸಾಹಿತ್ಯಿಕ ಸ್ಥಾನಮಾನಗಳು, ವಿಚಾರಧಾರ, ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ , ಸಾಧನೆ ಸಿದ್ಧಿಗಳು ಇವೆಲ್ಲ ಅನುವಾದದ ಬೆಲೆಯನ್ನೂ ಹೆಚ್ಚಿಸುತ್ತವೆ. ' ಈ ನಿಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಶ್ರೀಘನಿಯವರು ಅತ್ಯಂತ ಅರ್ಹರಾದ ಒಬ್ಬ ಕನ್ನಡ ಲೇಖಕರ ಕೃತಿಯ ಪರಿಚಯವನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷಾಬಾಂಧವರಿಗೆ ಮಾಡಿಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರ ಸಾಹಿತ್ಯಸೇವೆ ಹೀಗೆಯೆ ಅನವರತವಾಗಿ ಮುಂದುವರಿಯಲಿ, ಅವರಿಂದ ಅತ್ಯುತ್ತಮವಾದ ಇನ್ನೂ ಹಲವಾರು ಕೃತಿಗಳು ಹೊರಬಂದು ಕನ್ನಡ ಮತ್ತು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಬಾಂಧವ್ಯವನ್ನು ಹೆಚ್ಚಿಸಿ ಎರಡೂ ಭಾಷಾಸಾಹಿತ್ಯಗಳು ಭಾಷಾಂತರಗಳ ಮೂಲಕ ಸಮೃದ್ಧಗೊಳ್ಳಲಿ ಎಂದು ತುಂಬುಹೃದಯದಿಂದ ಹಾರೈಸುತ್ತೇನೆ.

ಪ್ರೊ : ಲಕ್ಷ್ಮೀನಾರಾಯಣ ಅರೋರಾ
ನಿರ್ದೇಶಕರು

ಪ್ರಸಾರಾಂಗ
ಮೈಸೂರು ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯ

-: ಮುನ್ನುಡಿ :-

ಭಾಷೆ ಭಾವನೆಗಳ ಅಭಿವ್ಯಕ್ತಿಗೆ ಇರುವ ಒಂದು ಸದೃಢ ಮಾಧ್ಯಮ, ಭಾಷಾಂತರ ಒಂದು ಅನಿಕೇತನ ಕಲೆ, ಆದ್ದರಿಂದಲೇ, 'ಭಾಷಾಂತರ ಯುಗವು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಸ್ವರ್ಣಯುಗ' ವೆಂಬ ನುಡಿ ನಿತ್ಯ ಸತ್ಯ , ಅದರಲ್ಲೂ ಈ ಯುಗದಲ್ಲಿ ಭಾಷಾಂತರದ ಕೆಲಸ ಎಷ್ಟಾದರೂ ಸಾಲದು. ಇದು ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ, ಅಂತರ್ ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಐಕ್ಯತೆಯನ್ನು ಬೆಳೆಸುತ್ತದೆ, ಭಾಷಾ ಸೌಹಾರ್ದತೆಗೆ ಉತ್ತೇಜನ ನೀಡುತ್ತದೆ. ಭಾಷೆ - ಭಾಷೆಗಳ ನಡುವೆ ಮೈತ್ರಿ ಮೊಳೆಯುತ್ತಿದೆ. ಎಲ್ಲಕ್ಕಿಂತ ಮಿಗಿಲಾಗಿ ಎರಡು ಸಮುದಾಯಗಳ ಮಧ್ಯೆ ಮಧುರ ಬಾಂಧವ್ಯ ಬೆಳೆದು ಸ್ಥಿರಗೊಳ್ಳುತ್ತದೆ. ಅದರಲ್ಲೂ ನೂರಾರು ಭಾಷೆಗಳ ಸಂಗಮ ಸ್ಥಳ ನಮ್ಮ ಭಾರತದೇಶದಲ್ಲಿ ಈ ಕೆಲಸ ನಿರಂತರವಾಗಿ ನಡೆಯ ಬೇಕು. ಇದರಿಂದಾಗಿ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಬೆಳವಣಿಗೆಯ ಜೊತೆ ಜೊತೆಯಲ್ಲೇ ಕೋಮು ಸೌಹಾರ್ದವು ಪುಷ್ಠಿ ಗೊಳ್ಳುತ್ತದೆ.

ಈ ನಿಟ್ಟನಲ್ಲಿ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಾಗರಕ್ಕೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಭಾಷಾ ವಾಹಿನಿಗಳೊಂದಿಗೆ ಮಿಲನವಾಗಿದೆ. ಇದಕ್ಕಾಗಿ ನಮ್ಮ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ದಿಗ್ಗಜರುಗಳು ಅಹರ್ನಿಶಿದುಡಿದಿದ್ದಾರೆ. ಅವರಲ್ಲಿ ಶ್ರೀ ಡಿ. ವಿ. ಗುಂಡಪ್ಪನವರ, ಶ್ರೀ ಬಿ. ಎಂ. ಶ್ರೀಯವರ, ಶ್ರೀ ರಾಜರತ್ನಂರವರ, ಶ್ರೀ ಮಾಸ್ತಿ ವೆಂಕಟೇಶ ಅಯ್ಯಂಗಾರ್‌ರವರ, ಮಂಜೇಶ್ವರ ಗೋವಿಂದ ಪೈ ಇನ್ನೂ ಮುಂತಾದವರ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆ ಚಿರಸ್ಮರಣೀಯ. ಇದೇ ರೀತಿ ಹಲವು ಮುಸ್ಲೀಂ ಸಾಹಿತಿಗಳು ಸಹ ಭಾಷಾ ಸೌಹಾರ್ದತೆಯ ಬೆಳವಣಿಗೆಗೆ ತಮ್ಮ ಶಕ್ತಿ ಮೀರಿ ದುಡಿದಿದ್ದಾರೆ.

ಕನ್ನಡ ನಾಡಿಗೂ ಮುಸಲ್ಮಾನರಿಗೂ ಸುಮಾರು ಹದಿನಾಲ್ಕನೇ ಶತಮಾನದಿಂದಲೇ ಬಾಂಧವ್ಯ ಬೆಸೆದುಕೊಂಡಿದೆ. ಅವರು ಶಿಲ್ಪಕಲೆ, ಚಿತ್ರಕಲೆ, ಸಂಗೀತ ದಂತಹ ಲಲಿತ ಕಲೆಗಳಲ್ಲದೆ, ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲೂ ತಮ್ಮ ಸಂಪ್ರದಾಯವನ್ನು ಹಂಚಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಸಂತ ಶಿಶುನಾಳ ಶರೀಫ್ ಸಾಹೇಬರು ಮುಸಲ್ಮಾನರಿಂದ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ಕೊಡಲ್ಪಟ್ಟ ಅಪರೂಪದ ಅವಿಸ್ಮರಣೀಯ ಕೊಡುಗೆ. ಜನಪದ ಕವಿ (ಖ್ವಾಜಾ) ಹಲಸಂಗಿಯ ಧೂಲ ಸಾಹೇವರು ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಕಥೆ, ಕಾವ್ಯ ಉಪನ್ಯಾಸಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಜನಪ್ರಿಯರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಇಂದಿನ ತಲೆಮಾರಿನವರಾದ ಸರ್ವಶ್ರೀ ಎಸ್. ಕೆ. ಕರೀಂ ಖಾನ್, ಕೆ. ಎಸ್. ನಿಸಾರ್ ಆಹ್ಮದ್, ಡಾ। ಎಂ. ಅಕಬರ ಆಲಿ, ಡಾ। ರಹ್‌ಮತ್ ತರೀಕೆರೆ, ಇಬ್‌ರಾಹೀಂ ಸಈದ್, ಅಬ್ದುಲ್ ಘಫಾರ್ ಸುಳ್ಯ, ಬೊಳುವಾರು ಮುಹಮ್ಮದ್ ಕುಂಜ್ಞಿ, ರಂಜಾನ್ ದರ್ಗಾ, ಫಕೀರ್ ಮುಹಮ್ಮದ್ ಕಟ್ಪಾಡಿ, ಸಾರಾ ಅಬೂಬಕರ್, ಬಾನು ಮುಷ್ತಾಕ್ ಇನ್ನೂ ಮುಂತಾದವರು ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆಯಲ್ಲಿ ತಮ್ಮನ್ನು ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ.

ಹೀಗೆಯೇ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವಾಸಕ್ತರ ಅಗ್ರ ಪಂಕ್ತಿಯಲ್ಲಿ ಜನಾಬ್ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ 'ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ಲೂರಿ' ಅವರು ಕಾಣಿಸಿ ಕೊಳ್ಳುತ್ತಾರೆ. ಇವರು ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಯಾವ ಕೃತಿಯನ್ನು ರಚಿಸದಿದ್ದರೂ, ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಪರಿಚಯವನ್ನು ತನ್ನ ಭಾಷಾಂತರ ಸೇವೆಯ ಮೂಲಕ ಉರ್ದು ಸಹೃದಯ ಓದುಗರಿಗೆ ಮಾಡಿಕೊಟ್ಟು, ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ರಚನೆಗಿಂತಲೂ ಕಷ್ಟಕರ ಸೇವೆಯನ್ನು ಸಲ್ಲಿಸಿದ್ದಾರೆ ಎಂದರೆ ಅದು ಅತಿಶಯೋಕ್ತಿ ಎನಿಸಲಾರದು. ಕನ್ನಡನುಡಿ ತಮ್ಮದೆಂದೂ , ಕನ್ನಡ ನಾಡು ತಮ್ಮ ನೆಲವೆಂದು ಭಾವಿಸಿ, ಫಲಾಫಲ ಅಪೇಕ್ಷೆ ಇಲ್ಲದೆ, ಈ ಸೇವೆಯಲ್ಲಿ ತಮ್ಮನ್ನು ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡಿರುವುದು ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರ ಹಿರಿಮೆ ಮತ್ತು ಮನೋವೈಶಾಲ್ಯಕ್ಕೊಂದು ಪ್ರತೀಕವೆನಿಸಿದೆ. ಜೊತೆಗೆ ಕನ್ನಡ ನಾಡು

-ನುಡಿಯ ಬಗ್ಗೆ ಅವರಿಗಿರುವ ಅತುಲ ಅಭಿಮಾನವು ವ್ಯಕ್ತವಾಗುತ್ತದೆ.

ಇವರು ವೃತ್ತಿಯಲ್ಲಿ ಕಾಫಿ ವ್ಯವಸಾಯ ಮಾಡಿದರೆ, ಪ್ರವೃತ್ತಿಯಲ್ಲಿ ಸಾಹಿತ್ಯ ವ್ಯವಸಾಯವನ್ನು ನಿರಂತರವಾಗಿ ಮಾಡಿಕೊಂಡು ಬಂದಿರುತ್ತಾರೆ. ಹತ್ತಾರು ಸಾಮಾಜಿಕ ಸಂಘ - ಸಂಸ್ಥೆಗಳಲ್ಲಿ, ಕೋಮು ಸೌಹಾರ್ದ ಸಂಘಟನೆಗಳಲ್ಲಿ ನಿರ್ದೇಶಕರು, ಸದಸ್ಯರು ಆಗಿ ಸಮಾಜ ಸೇವೆಯಲ್ಲೂ ತಮ್ಮನ್ನು ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಅವರು ಆಗಾಗ್ಗೆ ಕನ್ನಡ ಪರ ಸಭೆ - ಸಮಾರಂಭಗಳಲ್ಲಿ, ರಾಜಕೀಯ ಸಭೆಗಳಲ್ಲಿ ಸರಾಗವಾಗಿ ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಮಾತನಾಡುತ್ತಾರೆ. ತಮ್ಮ ಬದುಕಿನ ಹೆಚ್ಚು ಭಾಗವನ್ನು ಕನ್ನಡಿಗರೊಂದಿಗೆ ಕಳೆದು ಬಹು ಸ್ನೇಹಿತರನ್ನು ಸಂಪಾದಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ದಂತೆಯೇ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು ಆಳವಾಗಿ ಅಧ್ಯಯನ ಮಾಡಿದ್ದಾರೆ. ಅಂದರೆ ಉರ್ದು ಲೇಖಕರು, ಸಾಹಿತಿಗಳೂ ಎಷ್ಟು ಸುಪರಿಚಿತರೋ ಅಷ್ಟೇ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತಿಗಳು ಹೀಗಾಗಿ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆ ಮತ್ತು ಸಾಹಿತ್ಯದೊಂದಿಗೆ ನಿಕಟ ಮತ್ತು ಧೀರ್ಘ ಸಂಪರ್ಕವನ್ನು ಮತ್ತು ಸಂಬಂಧವನ್ನು ಬೆಳೆಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಈ ಅನನ್ಯ ಸಂಬಂಧವೇ ಅವರು ಅನುವಾದ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ಪ್ರಬಲ ಪ್ರೇರಣೆ. ಪರಿಶ್ರಮಕ್ಕೆ ಸ್ಫೂರ್ತಿ.

ಈ ಹಿಂದೆ ಕವಿ ಶ್ರೀಘನಿಯವರು, ಕನ್ನಡನಾಡು ಮರೆಯಲಾರದ ಸಮಾಜ ಸುಧಾರಕ, ಚಿಂತಕ ಕವಿ ತ್ರಿಪದಿ ಬ್ರಹ್ಮ ಸರ್ವಜ್ಞನ ನೂರು ಆಯ್ದ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಭಾಷಾಂತರಿಸಿದ್ದಾರೆ. ''ಸರ್ವಜ್ಞ್ - ಕೆ - ಸೌ - ವಚನ್ '' ಎಂಬ ಈ ಅನುವಾದಿತ ಚೊಚ್ಚಲ ಹೊತ್ತಿಗೆಯಲ್ಲಿ ಇವರು ' ರುಬಾಯ್ ' ಎಂಬ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಅತ್ಯಂತ ಕ್ಲಿಷ್ಟ ಪದ್ಯ ಪ್ರಕಾರವನ್ನು ಅಳವಡಿಸಿಕೊಂಡಿರುವುದು ಅಪೂರ್ವದ್ದಾಗಿದೆ. ಡಾ। ಪ್ರಧಾನ್ ಗುರುದತ್ ರವರು ಸುಮಾರು ಹನ್ನೆರಡು ಪುಟಗಳ ಧೀರ್ಘ ಮುನ್ನುಡಿಯನ್ನು ಈ ಪುಸ್ತಕಕ್ಕೆ ನೀಡಿದ್ದಾರೆ. ಡಾ। ಎಂ. ಅಕಬರ ಆಲಿ, ಡಾ। ಸಿ. ಪಿ. ಕೃಷ್ಣಕುಮಾರ್ ಮತ್ತು ಶ್ರೀ ಚಂದ್ರಯ್ಯ ನಾಯ್ಡು

ಮುಂತಾದವರು ಭಾಷಾಂತರವನ್ನು ಕುರಿತು ತಮ್ಮ ಸದಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಬಹುಮುಖ ಪ್ರತಿಭಾವಂತರಾದ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರ ಸತತ ಸಾಧನೆಯ ಫಲವಾಗಿ ಹೊರಹೊಮ್ಮಿರುವ ಈ ಅನುವಾದಿತ ಕೃತಿಯು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಲೋಕಕ್ಕೆ ಒಂದು ಅಪೂರ್ವ ಕೊಡುಗೆಯಾಗಿದೆ. ಈ ಅನುವಾದದಲ್ಲಿ ಅವರು ತಮ್ಮದೇ ಆದ ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಶೈಲಿ ಮತ್ತು ಧಾಟಿಯನ್ನು ರೂಪಿಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ತುಂಬು ಪ್ರಾಮಾಣಿಕವಾದ ಅವರ ಈ ಕಾರ್ಯವು ಶ್ಲಾಘನೀಯವಾದುದು. ಆದರ್ಶಪ್ರಾಯವಾದುದು. ಅಪರೂಪದ ಪದಜಾಲ; ಭಾಷಾಪ್ರೌಢಿಮೆಗಳಿಂದ ಅನುವಾದಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿರುವ ವಚನಗಳು ಓದುಗರನ್ನು ಸೂಜಿಗಲ್ಲಿನಂತೆ ಸೆಳೆಯುದರಲ್ಲಿ ಯಾವ ಸಂಶಯವಿಲ್ಲ.

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರ ಕಾವ್ಯನಾಮ 'ಅಕ್ಮಲ್ ಆಲ್ದೂರಿ' ಇದು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಲೋಕದಲ್ಲಿ ಚಿರಪರಿಚಿತ ಮಾತ್ರವಲ್ಲ ಚಿರಸ್ಥಾಯಿ ಕೂಡ ಎಂದರೆ ಇದು ಅತಿಶಯೋಕ್ತಿಯಲ್ಲ. ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಯಿಂದ ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸುವುದೆಂದರೆ, ನನ್ನ ಒಂದು ದಶಕದ ಅನುಭವದ ಪ್ರಕಾರ ತುಂಬಾ ಕಷ್ಟಸಾಧ್ಯ ಕಾರ್ಯ. ಕೆಲವು ಕನ್ನಡ ಪದಗಳ , ಪಡೆನುಡಿಗಳ, ಪುರಾಣೋಕ್ತಿಗಳ, ಒಳಾರ್ಥಗಳನ್ನು ಕೊಡುವಂತಹ ಉರ್ದು ಶಬ್ದಗಳ ಶೋಧನೆಯೆ ಒಂದು ಅತಿ ಪ್ರಯಾಸಕರವಾದ ಕೆಲಸ, ಈ ಹಿಂದೆ ಕನ್ನಡದ ಕೆಲವು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ವಚನಕಾರರ ಕೆಲವುವಚನಗಳನ್ನು ಕೆಲವು ವಿದ್ವಾಂಸರು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿದ್ದಿದೆ. ಆದರೆ ಪ್ರಾಸ ಅರ್ಥವನ್ನೊಳಗೊಂಡ ಪದ್ಯಪ್ರಕಾರ ಅತಿ ವಿರಳ ವೆಂದು ಭಾವಿಸುತ್ತೇನೆ.

ಮೂಲಕವಿ ವಚನಕಾರ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರೇನು ಸಾಮಾನ್ಯರೆ? ಆತ್ಮ ವೀಕ್ಷಣೆ, ಸರ್ವಸಮರ್ಪಣಾ ಭಾವ, ವಸ್ತು ನಿಷ್ಠೆ, ಸತ್ಯಪ್ರತಿಷ್ಠೆ, ಸಮಾಜದ ಮಾನವನ ತಗ್ಗು - ತೆವರುಗಳು, ಮಾನವ ಸೃಷ್ಟಿಯ ನಶ್ವರತೆ, ದೈವೀ ಸೃಷ್ಟಿಯ ಅನಂತತೆ, ಜೀವನ ಶ್ರದ್ಧೆ,

ಸಾಧನೆಗಳಿಂದ ವಚನೋದ್ಯಾನದ ವಚನಗಳು ಬೀಗಿ ನಿಂತಿವೆ. ಈ ವಚನಗಳನ್ನು ಮೂಲರೂಪದಲ್ಲಿಯೇ ಬಳಸಿ ಅನುವಾದಿಸುವುದು ಆಮ್ಲಜನಕವಿಲ್ಲದೆ ಹಿಮಗಿರಿ ಏರಿದಂತೆಯೇ ಸರಿ. ಏಕೆಂದರೆ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರು ತಮ್ಮ ವಚನೋದ್ಯಾನದಲ್ಲಿ ಬರೆಯುತ್ತಾ '' ಈ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು , ಪಾರ್ಸಿ , ಇಂಗ್ಲಿಷ್ ಮುಂತಾದ ಭಾಷೆಗಳಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸಲು ಕವಿಗಳು ಮುಂದೆ ಬಂದಿದ್ದಾರೆ '', ಎಂದಿದ್ದರು. ಆದರೆ ಈ ವರೆಗೆ ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿ ಅದು ಯಾರಿಂದಲೂ ತರ್ಜುಮೆಯಾಗಿಲ್ಲ. ಕಾರಣ ವಚನಗಳ ವೈಶಿಷ್ಟ್ಯ. ಅದರ ಸರಳ, ವೈವಿಧ್ಯ, ಅಗಾಧ ಅರ್ಥಭರಿತ ಭಾಷೆ, ಹೋಲಿಕೆಗಳು, ದೃಷ್ಟಾಂತಗಳು ವಸ್ತುನಿಷ್ಠೆ, ದೃಢಪ್ರತಿಪಾದನೆ, ಆತ್ಮಾವಲೋಕನ, ಓ! ಈ ಉದ್ಯಾನ ಸಾಮಾನ್ಯದಲ್ಲ. ಅವರೇ ಒಂದು ವಚನದಲ್ಲಿ ಹೇಳಿದ್ದಾರೆ '' ಸತ್ಯಾನ್ವೇಷಣೆಯ ಹಾದಿಯಲ್ಲಿ ತುಳಿದ ಮುಳ್ಳಮಲ್ಲಿಗೆಯೇ '' ಎಂದು ಅಂತೆಯೇ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ತಮ್ಮ 72ನೇ ವಯಸ್ಸಿನಲ್ಲಿ, ಎಲ್ಲಾ ಎಡರು - ತೊಡರುಗಳನ್ನು ಮಲ್ಲಿಗೆಯೆಂದೇಭಾವಿಸಿ, ವಿರಮಿಸದೇ ವಚನೋದ್ಯಾನದಲ್ಲಿ ವಿಹರಿಸಿ, ತಾವು ಆಸ್ವಾದಿಸಿದ ಆನಂದವನ್ನು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ರಸಿಕರವರೆಗೂ ಬಿತ್ತರಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ವಾಸ್ತವದಲ್ಲಿ ಅನುವಾದವು ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಕಲೆಯಾಗಿದೆ. ಅನುವಾದಕನಿಗೆ ಎರಡು ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಸಮಾನವಾದ ಪ್ರಭುತ್ವ ಮತ್ತು ಹಿಡಿತ ಅತ್ಯಗತ್ಯವಾಗಿದೆ. ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಅವರು ಉರ್ದು ಮತ್ತು ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಆಳವಾದ ಅಧ್ಯಯನ ಮಾಡಿದ್ದಾರೆ. ಅದೇ ರೀತಿ ಅನುವಾದದ ಕಲೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಸಾಕಷ್ಟು ವಿಷಯಗಳನ್ನು ತಿಳಿದು ಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಅನುವಾದಿಸುವುದರಲ್ಲಿ ಅವರು ಉಪಯೋಗಿಸಿರುವ ಭಾಷೆಯ ದರ್ಜೆ ಮತ್ತು ಶೈಲಿ ಬಹಳ ಉನ್ನತವಾಗಿದೆ. ರಮ್ಯವಾಗಿದೆ.

'' ಸದ್ ಅಖವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್ '' ಎಂದು ನಾಮಾಂಕಿತ

ಗೊಂಡಿರುವ ಈ ಪುಸ್ತಕದಲ್ಲಿ ಶ್ರೀಯುತ ಪುರಾಣಿಕರ ' ವಚನೋದ್ಯಾನ ' ದಿಂದ ಆಯ್ದು ತೆಗೆದ ನೂರು ವಚನಗಳಿವೆ. ಅರ್ಥ ಗಾಂಭೀರ್ಯ, ಅನು ಭಾವಗಳಿಂದ ಒಂದನ್ನೊಂದು ಸ್ಪರ್ಧೆಗೆಳೆಯುವಂತಿರುವ ಈ ವಚನಗಳ ತುರ್ಜುಮೆಗೊಂದು ಉತ್ತಮ ಉದಾಹರಣೆ ಈ ಪದ್ಯ :

ಪ್ರೀತಿಸುವ ಹೃದಯವೊಂದಿದ್ದರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದ ಹಾಗೆ
ಅದಿಲ್ಲದಿರೆ ಎಲ್ಲ ಇದ್ದೂ ಇಲ್ಲ ದಂತಯ್ಯಾ !
ಸತ್ಯದರ್ಶನ ಸ್ನಿಗ್ಧಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಿವದ ಸಂಪಾದನೆ ಶುದ್ಧಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಸುಂದರದ ಸಾಧನೆ ಸಮೃದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಧರ್ಮ ಪರಿಪಾಲನೆ ಪ್ರಬುದ್ಧ ಹೃದಯದ ಮೂಲಕ,
ಶಾಸನ ಸರಕಾರಗಳ ಸಫಲತೆ ಸನ್ನದ್ಧಹೃದಯಗಳ ಮೂಲಕ,
ಜೀವನದ ಸಾರ್ಥಕತೆಯೇ ಸದುಹೃದಯದಿಂದಯ್ಯಾ ;
ಗುರಿಗಳಲ್ಲಿ ಗುರಿ ಸಹೃದಯರ ಸೃಷ್ಟಿ ;
ಸಾಧನಗಳಲ್ಲಿ ಸಾಧನ ಹೃದಯದ ದೃಷ್ಟಿ ;
ಸಿರಿವಂತಿಕೆಯನ್ನು ನೀಡು, ಬಿಡು
ಹೃದಯವಂತಿಕೆಯನ್ನು ಬಿಡದೆ ಕೊಡು ;
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ !

....

ಹೋಗಾ ಸಭ್ ಕುಛ್ ದಿಲ್ ಅಗರ್ ಹೋ ಪ್ಯಾರ್ - ಔರ್- ಉಲ್‌ಫತ್ ಸೇ ಭರಾ
ಏನ ಹೋತೋ ಹೋಕೇ ಸಭ್‌ಕುಛ್ ಭೀ ನಹೀಂ ಹೈ ಫಾಯಿದಾ
ಹಖ್ ಕೀ ಹೋ ಪೆಹ್‌ಚಾನ್ ದಿಲ್ ಇಖ್‌ಲಾಸೇ ಫುರ್‌ಹೋ ಅಗರ್
ಪಾಕೀಯೇ ದಿಲ್ ಸೇ ಬಶರ್ ಹೋಗಾ ಬಹೀಖಾಹೇ ಬಶರ್
ಹುಸ್‌ನೇ ಫಿತ್‌ರತ್ ಚಾಹಿಯೇ ತೋ ಮಾಂಗ್ ಲೇ ಖಲ್‌ಬೇಸಲೀಂ
ಖಲ್‌ಬಕೋ ತಸ್‌ಕೀನ್ ಹೋಗಿ ಹುಸ್ನೇ ಫಿತ್‌ರತ್ ದೇಖ್‌ಕರ್
ರಾಜ್ ತಕ್‌ಮೀಲೆ ಇಬಾದತ್ ಕಾ ಇಸೀ ಮೇ ಹೈ ನಹಾಂ

ಖಲ್‌ಬ ಭರಜಾತಾ ಹೈ ಇರೋಫಾನ್ - ಔರ್- ಅಖೀದತ್ ಸೇ ಮಗರ್
ದೀನ್-ಓ-ಮಜ್‌ಹಬ್ ಕೀ ಇಫಾದತ್ ಹೈ ಎಕ್ ಅಮ್‌ರೇ ಲಾಜೀಮಿ
ಮುಸ್ತಿ ಇದ್ ದಿಲ್ ಹೋತೋ ಹೋ ಉಸ್ ಅತೆದಿಲ್ ಸರ್‌ಬಸರ್
ಸಾಫ್ ದಿಲ್ ಕೇ ಸಾಥ್ ಗುಜ್ಜರೇ ಜೀಸ್ತ್ ತೋಹೋ ಸಾಫ್‌ಜೀಸ್ತ್
ಖಲ್ಬ್ ಅಥ್‌ರ್ ತೀ ಹೈ ಮಂಜೀಲ್ ಮಂಜಿಲೋಂಮೆ ಖೂಬ್ ತರ್

ಯಾವ ಸಾಹಿತಿಯ / ಕವಿಯ ಕೃತಿಯನ್ನು ಅನುವಾದ ಮಾಡುತ್ತೇವೆಯೋ. ಆ ಸಾಹಿತಿಯ ಧ್ಯೇಯ, ಮನೋಧರ್ಮ, ಮನೋಗತ, ಆಸಕ್ತಿ, ಅಭಿರುಚಿಯನ್ನು ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಅರಿಯಬೇಕು. ನಂತರ ಸೂಕ್ತಹಾಗೂ ತಕ್ಕ ಪದಗಳ ಮುಖಾಂತರ ಮೂಲ ಕೃತಿ ಅರ್ಥವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಬೇಕು. ಮೂಲ ಅರ್ಥಕ್ಕೆ ದಕ್ಕೆಬಾರದ ಹಾಗೆ ಭಾಷಾಂತರಿಸುವುದು ಸಾಮಾನ್ಯ ವಿಷಯವಲ್ಲ ಸತ್ಯ ಸಂಗತಿಯೆಂದರೆ ಈ ಕಾರ್ಯವು ಸ್ವಕೃತಿಯ ರಚನೆಗಿಂತಲೂ ಕಷ್ಟಕರವಾದದ್ದು. ಒಬ್ಬ ಅನುಭವಸ್ಥ ಅನುವಾದಕ ಮಾತ್ರ ಇದು '' ಕಬ್ಬಿಣದ ಕಡಲೆ '' ಎಂಬುದನ್ನು ಅರಿಯಬಲ್ಲ. ಈ ದಿಸೆಯಲ್ಲಿ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘುನಿ ಅವರ ಅನುವಾದವು ಬಹು ಪ್ರಶಂಸನೀಯವಾದದು.

ಸಂದರ್ಭಕ್ಕನು ಸಾರವಾಗಿ ಇವರು ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ಬಳಸಿರುವ ಅರಬಿ, ಪಾರ್ಸಿ, ಸಂಸ್ಕೃತ ಮತ್ತು ಆಂಗ್ಲ ಶಬ್ದಗಳ ಜೊತೆಗೆ ಉರ್ದುವಿನ ನುಡಿಗಟ್ಟುಗಳು ಹಾಗೂ ಪಡೆನುಡಿಗಳು ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನಗಳ ಪೂರ್ಣ ತಾತ್ಪರ್ಯವನ್ನು ವಿಶದವಾಗಿ ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಿವೆ. ಇದರಿಂದಾಗಿ ಅನುವಾದಕರ ಅನನ್ಯ ಚಿಂತನೆ, ಅಂತರ್‌ದೃಷ್ಟಿ, ನಿಲವು ಮತ್ತು ಸಾಹಿತ್ಯಕ ಅರಿವು ಕೂಡ ಸ್ವಷ್ಟವಾಗುತ್ತದೆ. ಎಕೆಂದರೆ ಮೂಲ ಕವಿಗಳಾದ ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರು ಮತ್ತು ಅನುವಾದಕರಾದ ಶ್ರೀ ಘುನಿಯವರು ಇಬ್ಬರೂ ಕೂಡ ಒಬ್ಬ ಅನುಭಾವಿಕವಿಗಳು, ಆದ್ದರಿಂದಲೇ ಈ ಕಾರ್ಯ ಬಹಳ ಉತ್ತಮವಾಗಿ ಜರುಗಿದೆ.

ಈ ವಚನಗಳು ಅನುವಾದಿತವಾದರೂ ಇದರಲ್ಲಿ ಮೂಲಕೃತಿಯ ಸೃಜನಶೀಲತೆಯನ್ನು ನಾವು ಕಾಣಬಹುದು. ಅನುವಾದಕರು ಆಳವಾದ ಸಮುದ್ರದಲ್ಲಿ ಒಬ್ಬ ಅನುಭವಸ್ಥ ಪಯಣಿಗನಂತೆ ಎಲ್ಲಾ ಎಚ್ಚರವನ್ನು ವಹಿಸಿದ್ದು ಈ ಸೂಕ್ಷ್ಮವಾದ ಕಾರ್ಯದಲ್ಲಿ ಸಫಲರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ತುಂಬು ಆಸಕ್ತಿಯಿಂದ ಕೈಗೊಂಡ ಈ ಮಹತ್ಕಾರ್ಯದ ಮೂಲಕ ಸಿದ್ಧಯ್ಯಪುರಾಣಿಕರ ಬಗ್ಗೆ ತಮಗಿರುವ ಅನನ್ಯ ಗೌರವಾದರವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ನಿಸ್ಸಂದೇಹವಾಗಿಯೂ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಅವರು ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ವೈಚಾರಕತೆ ಮತ್ತು ಸತ್ಯಾಧಾರಿತ ಚಿಂತನಗಳ ತಾತ್ವರ್ಯ ಮತ್ತು ಅಂತಃಕರಣಗಳನ್ನು ತಮ್ಮ ತರ್ಜುಮೆಯ ಮೂಲಕ ಪ್ರತಿಬಿಂಬಿಸಲು ಪ್ರಾಮಾಣಿಕ ಪ್ರಯತ್ನ ನಡೆಸಿ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿದ್ದಾರೆ. ವಚನಗಳ ಮೂಲ ಅರ್ಥವನ್ನು ಕಾಪಾಡುತ್ತಾ ಪುರಾಣಿಕರ ಭಾವನೆ, ಅನುಭವ, ವಸ್ತು ಪ್ರತ್ಯೇಕ ದರ್ಶನ ಮತ್ತು ದಾರ್ಶನಿಕ ವಿಚಾರಗಳನ್ನು ಬಹಳ ಜಾಗರೂಕತೆಯಿಂದ ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿ ಸಾಕಾರಗೊಳಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರ ಶೈಲಿಯಲ್ಲಿ ಓಘವಿದೆ. ಇವರು ಭಾಷಾಂತರದಲ್ಲಿ ಬಳಸಿರುವ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಮಾಧುರ್ಯ, ಬೆಳಕು, ಸುವಾಸನೆ ಮತ್ತು ಸ್ಪಷ್ಟತೆಯಿದೆ.

ಇವರ ಅನುವಾದದ ಇನ್ನೊಂದು ವಿಶೇಷತೆ ಎಂದರೆ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಅರ್ಥವನ್ನು ಚಾಚೂ ತಪ್ಪದೆ ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಲು ಕೆಲವು ವಚನಗಳನ್ನು ಸ್ವಲ್ಪ ದೀರ್ಘಗೊಳಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಅರ್ಥಾತ್ ಕನ್ನಡ ವಚನದ ಒಂದು ಸಾಲು, ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿ ಎರಡು ಸಾಲುಗಳಾಗಿ ರೂಪಾಂತರಗೊಂಡಿವೆ. ಈ ರೀತಿ ಯ ಅನುವಾದಕ್ಕೆ ಈ ವಚನವೊಂದು ಉತ್ತಮ ಉದಾಹರಣೆ.

ಅಪ್ರಮಾಣಿಕ ವಿಶ್ವಾಸಕ್ಕಿಂತ ಪ್ರಾಮಾಣಿಕ ಸಂಶಯವೇ ಶ್ರೇಷ್ಠವಯ್ಯ
ಕೃತ್ರಿಮಸ್ನೇಹಕ್ಕಿಂತ ವೈಚಾರಿಕವೈರವೇ ಲೇಸಯ್ಯ ;
ಸುಳ್ಳಿನ ಗೆಲವಿಗಿಂತ ಸತ್ಯದ ಸೋಲೇ ಶ್ರೇಯಸ್ಕರವಯ್ಯ ;
ಹೊಲ್ಲದ ಹೊಗಳಿಕೆಗಿಂತ ಸಲ್ಲುವ ಟೀಕೆಯೇ ಸ್ವಾಗತಾರ್ಹವಯ್ಯ ;
ನಿನ್ನ ಮರೆದು ಪಡೆದ ಸುಖಕ್ಕಿಂತ
ನಿನ್ನನರಿದು ಪಡುವ ದುಃಖವೇ ಮೇಲಯ್ಯ -
ಸ್ವತಂತ್ರಧೀರ ಸಿದ್ಧೇಶ್ವರಾ ?

....

ದಿಯಾನತ್‌ದಾರ್ ಪರ್‌ಗರ್ ಶಖ್ ಕೀಯಾ ಜಾಯೇ ತೋ ಹೈ ಬೆಹ್‌ತರ್
ದಿಯಾನತ್‌ಸೇ ಜೋ ಆರಿ ಹೈ ಭರೋಸಾಂ ಕ್ಯೂಂ ಕರೇ ಉಸ್ ಪರ್
ಅದಾವತ್ ಆಖೀಲೋಂ ಸೇ ಹೋ ತೋ ಉಸ್ ಮೇ ಕುಛ್ ನಹೀಂ ನುಖ್‌ಸಾಂ
ದಿಖಾವೇ ಔರ್ ಬನಾವಟ್ ಕೀ ಮಗರ್ ಹೈ ದೋಸ್ತಿ ಬೇಜಾಂ
ಭಜೋಂರೇ ಕಿಜ್‌ಬ್ ಹೋ ಜೋ ಕಾಮಿಯಾಬಿ ಓ ಹೈ ಲಾ ಹಾಸಿಲ್
ಶಿಖಿಸ್ತೇ ಸಿದ್‌ಖ ಹೋ ತೋ ಓ ಖುಬೂಲಿಯತ್ ಕೆ ಹೈ ಖಾಬಿಲ್
ಕಿಸಿ ತಾರಿಫ್ ಸೇ ಜೋ ನ ಮುನಾಸಿಬ್ ಹೈ ನಹೋ ಮತ್‌ಲಬ್
ಹೋ ತನ್‌ಕೀದೇ ಹಖೀಖೀ ತೋ ಓ ಕಹ್‌ಲಾಯೇ ಸಹೀ ಕರ್‌ತಬ್
ಭೂಲಾನೇ ಸೇ ಖುದಾ ಕೆ ಮಿಲ್‌ತಿ ಹೈ ಜೋ ರಾಹತ್ -ಓ- ಉಲ್‌ಫತ್
ತೋ ಉಸ್‌ಕೆ ಖೌಫ್ ಸೇ ಬೆಹ್‌ತರ್ ಹೈ ದಿಲ್ ಮೇ ಹೋ ಘಂ-ಓ-ಕುಲ್‌ಫತ್

ಇವರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು - ಛಂದೋಬಂಧಕ್ಕೆ ಅಳವಡಿಸುವುದರ ಮೂಲಕ ಕನ್ನಡದ ವಚನಗಳನ್ನು, ಕವಿ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರನ್ನು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಲೋಕಕ್ಕೆ ಅಪೂರ್ವವಾದ ರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಪರಿಚಯಿಸಿದ್ದಾರೆ, ಈ ಅನುವಾದಿತ ''ಸದ್ ಅಖ್‌ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್ '' ಕೃತಿಯನ್ನು ಉರ್ದು ಓದುಗರು ಸಹೃದಯದಿಂದ ಸ್ವಾಗತಿಸುವರೆಂದು ಮನಃಪೂರ್ವಕವಾಗಿ ನಂಬಿದ್ದೇನೆ. ಇವರು

ಗಣನೀಯವಾದ ಹಾಗೂ ಗಮನಾರ್ಹವಾದ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆಯನ್ನು ಎರಡೂ ಭಾಷಾ ಲೋಕಕ್ಕೆ ಸಮರ್ಪಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ನಮ್ಮ ಹಿರಿಯರಾದ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ತಮ್ಮ ಈ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆಯ ಮೂಲಕ ಭಾಷಾ ಸೌಹಾರ್ದತೆಗೆ, ಜನಾಂಗ ಬಾಂಧವ್ಯಕ್ಕೇ ಹೆಚ್ಚು ಪುಷ್ಟಿಯನ್ನು ನೀಡಿದ್ದಾರೆ, ಅರ್ಥಾತ್ ಉರ್ದು - ಕನ್ನಡದ ಮಧುರ ಮಿಲನಕ್ಕೆ ಕಾರಣರಾಗಿದ್ದಾರೆ, ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರ ಈ ವಚನಾನುವಾದದ ಪ್ರತಿ ಕನ್ನಡ ಉರ್ದು ಎರಡೂ ವಚನಗಳನ್ನು ನಾನೂ ಕೂಲಂಕುಷವಾಗಿ ಓದಿದ್ದೇನೆ. ಅವರೊಡನೆ ವಿಮರ್ಶಿಸಿದ್ದೇನೆ. ಚರ್ಚಿಸಿದ್ದೇನೆ. ಅವರ ಆಳ ಪಾಂಡಿತ್ಯ, ಪದವೈವಿಧ್ಯ, ಧೀರ್ಘ ಪರಿಶ್ರಮ, ಮೂಲಾರ್ಥದ ಸೇರಿಕೆ, ಬಳಕೆಯನ್ನು ಛಂದಸ್ಸಿಗೆ ತಂದ ನೈಜತೆ ನನ್ನನ್ನು ತೃಪ್ತನನ್ನಾಗಿಸಿತು. ನಾನು ರಾಷ್ಟ್ರಕವಿ ಕುವೆಂಪುರವರ ಮತ್ತು ಜನಪ್ರಿಯ ಪ್ರಧಾನಿ ಶ್ರೀ ಅಟಲ್ ಬಿಹಾರಿ ವಾಜಪೇಯಿ ಯವರು ಜೀವನ ಚರಿತ್ರೆಯನ್ನು ಉರ್ದುವಿನಲ್ಲಿ ಬರೆದಿದ್ದೇನೆ. ಶ್ರೀ ಎಸ್. ಎಲ್. ಭೈರಪ್ಪರವರ ಶ್ರೇಷ್ಠಕಾದಂಬರಿ '' ವಂಶವೃಕ್ಷ'' ವನ್ನು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಭಾಷಾಂತರಿಸಿದ್ದೇನೆ. ಪ್ರೋ. ಬಿ. ಶೇಖ್ ಅಲಿ ಅವರು ಪ್ರಕಟಿಸಿರುವ '' ಇಸ್ಲಾಂ ಮತ್ತು ಸಮಾಜ'' ಎಂಬ ಪುಸ್ತಕವನ್ನು ಉರ್ದುವಿನಿಂದ ಕನ್ನಡಕ್ಕೆ ಅನುವಾದಿಸಿದ್ದೇನೆ. ಈ ಅನುಭವದ ಬಲದಿಂದ, ಕನ್ನಡ - ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಸಮೀಪದ ಪರಿಚಯದ ಆಧಾರದಿಂದ ನಾನು ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರ ಈ ಅನುವಾದ ಉತ್ಕೃಷ್ಟವಾಗಿದೆ ಎಂದು ಧೈರ್ಯವಾಗಿ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ.

ಆದ್ದರಿಂದ ಇಂತಹ ಒಂದು ಸಾರ್ಥಕ ಅನುವ್ಾದಿತ ಕೃತಿಯನ್ನು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಾಗರಕ್ಕೆ ಸಮರ್ಪಿಸಿದ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರಿಗೆ ಉರ್ದು ಓದುಗ ಸಮುದಾಯವು ಚಿರಋಣಿಯಾಗಿದೆ. ಒಬ್ಬ ವೈಚಾರಿಕ ಪ್ರಜ್ಞೆಯ ವಿದ್ವಾಂಸರ ಅಮೂಲ್ಯ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಓದುಗರಿಗೆ

ಆಮೂಲಾಗ್ರವಾಗಿ ಪರಿಚಯಿಸಿದ ಶ್ರೀಯುತರು ಸರ್ವರ ಪ್ರೀತಿ ಗೌರವ ಆದರಗಳಿಗೆ ಪಾತ್ರರಾಗಿದ್ದಾರೆ.

ಈ ಅನುವಾದಿತ ಕೃತಿಯ ಕೇವಲ ವ್ಯಾಸಂಗದ ವಸ್ತುವಾಗಬಾರದು ಉರ್ದು ಓದುಗರು ಇದರ ಅರ್ಥ ಮತ್ತು ಆದರ್ಶಗಳನ್ನು ಅರಿತು ತಮ್ಮ ಬಾಳಿನಲ್ಲಿ ಅಳವಡಿಸಿಕೊಳ್ಳಬೇಕು ಎಂಬುದೇ ನನ್ನ ಆಶಯ.

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಅವರ ಶ್ರದ್ಧೆ, ಶಕ್ತಿ, ಸಾಹಿತ್ಯಾಭಿರುಚಿ ಮತ್ತು ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆಯನ್ನು ಗೌರವಿಸುತ್ತಾ, ಇವರ ಭಾಷಾಂತರ ಸೇವೆ ನಿರಂತರ ಸಾಗಲಿ ಎಂದು ಹಾರೈಸುತ್ತೇನೆ. ಶುಭವಾಗಲಿ

ಪ್ರೋ॥ ಸೈಯದ್ ಶಹಾಬುದ್ದೀನ್ 'ರೋಷನ್'
ಉರ್ದು ವಿಭಾಗದ ಮುಖ್ಯಸ್ಥರು
ಡಿ. ವಿ. ಎಸ್. ಕಲಾ ಮತ್ತು ವಿಜ್ಞಾನ ಕಾಲೇಜು,
ಶಿವಮೊಗ್ಗ

ಬಿ. ಬಿ. ರೇಣುಕಾರ್ಯಸಹೋದರರು
ಕಾಫಿ ಬೆಳೆಗಾರರು

☎ : 08262-50028
ಯಲಗುಡಿಗೆ
ಆಲ್ದೂರು

ತಾ।...................

ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ ಮತ್ತು ಕೃತಿ ....

ಮಲೆನಾಡಿನ ಪ್ರಕೃತಿಯ ಸುಂದರ ಮಡಲಿನಲ್ಲಿ ರಾಜಕೀಯ, ಧಾರ್ಮಿಕ ಸಾಮಾಜಿಕ ಕ್ಷೇತ್ರಗಳಲ್ಲಿ ತನ್ನದೇ ಆದ ವಿಶಿಷ್ಠತೆಯನ್ನು ಪಡೆದುಕೊಂಡಿರುವ ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು ಜಿಲ್ಲೆಯ ಯಗಚೀ ನದೀ ತೀರದಲ್ಲಿರುವ ಆಲ್ದೂರು ಗ್ರಾಮದಲ್ಲಿ 1931ರಲ್ಲಿ ಸುಪ್ರಸಿದ್ಧ ಕಾಫಿಬೆಳೆಗಾರ ಹಾಗೂ ತಂಬಾಕು ವ್ಯಾಪಾರಿಗಳಾದ ಮಹಮ್ಮದ್ ಉಸ್ಮಾನ್ ಸಾಹೇಬರ ಸುಪುತ್ರರಾಗಿ ಜನಿಸಿದ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು, ಪ್ರಾಥಮಿಕ, ಮಾಧ್ಯಮಿಕ ಶಾಲೆಗಳನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೇ ಮುಗಿಸಿ, ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರಿನಲ್ಲಿ ಪ್ರೌಢ ವ್ಯಾಸಂಗ, ಹಾಗೂ ಇಂಟರ್ ಮೀಡಿಯಟ್ ಕಾಲೇಜು ವ್ಯಾಸಂಗವನ್ನು ಹೈದಾರಾಬಾದ್ ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾಲಯಕ್ಕೆ ಸೇರಿದ ದಾರುಲ್ ಉಲೂಮ್ ಕಾಲೇಜು ಗುಲ್ಜಾರ್ ಹೌಸ್ ಇಲ್ಲಿ ಮುಗಿಸಿದರು.

ಚಿಕ್ಕವಯಸ್ಸಿನಲ್ಲಿಯೇ ಸಾಹಿತ್ಯಕ ಚಟುವಟಿಕೆಗಳಲ್ಲಿ ತಮ್ಮನ್ನು ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡು, ಕಾವ್ಯ ನಾಟಕ, ಹಾಡುಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಪ್ರತಿಭಾವಂತರಾಗಿದ್ದರು. ಸಹಜ ಕವಿಯಾಗಿದ್ದ ಇವರಿಗೆ ಹೈದರಾಬಾದ್ ನಗರವು ಸಾಹಿತ್ಯ - ಸಂಸ್ಕೃತಿಯ ಬೆಳವಣಿಗೆ ಅಶ್ರಯ ನೀಡಿತು. ಇದರ ಫಲವಾಗಿ ಶ್ರೀಯುತರು ತಮ್ಮನ್ನು ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಕಾವ್ಯ ರಚನೆಗೆ ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡು, ಇಂದು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯ ಮಹಾನ್ ಪಂಡಿತರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಕಾವ್ಯರಚನೆಗೆ ಇವರ ಪೂಜ್ಯ ತಂದೆಯವರು ನೀಡಿದ ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ಹಾಗೂ ಇವರ ವಿದ್ಯಾಗುರುಗಳ ಮಾರ್ಗದರ್ಶನದಿಂದ

ಪ್ರಭಾವಿತರಾಗಿ ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಕೈಯಾಡಿಸುತ್ತಿರುವ ಘನಿಯವರು ಬಹುಮುಖ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ ಉಳ್ಳವರಾಗಿದ್ದಾರೆ.

ಕಾವ್ಯನಾಮ ಅಕ್ಮಲ್ , ಎಂದೇ ಪ್ರಖ್ಯಾತರಾದ ಘನಿಯವರು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯ ಎಲ್ಲಾ ಪ್ರಕಾರಗಳಲ್ಲಿ ಕೈಯಾಡಿಸಿ,ಸಾಹಿತ್ಯ ಕಾವ್ಯ, ಕವನ, ನಾಟಕಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಭಾಷಾಪ್ರಿಯರಿಗೆ ಉರ್ದುವಿನ ಮಧುರ ಭಾಷೆಯ ಪರಿಚಯ ಮಾಡಿಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ ಮಾನವೀಯ ಅಮೂಲ್ಯ ಗುಣಗಳನ್ನು ಮೈಗೂಡಿಸಿಕೊಂಡಿರುವ ಶ್ರೀಯುತ ಘನಿಯವರು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ವಿಸ್ತಾರವಾಗಿ ಕೃಷಿ ಗೈಯ್ದು ಭಾಷಾ ಸರಸ್ವತಿಯ ಮುಡಿಗೆ ಹೂವನ್ನು ಏರಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಸುಲಗ್ತೆ ಫೂಲ್ ರುಬಾಯ್, ನೂರೋ ಜೋಹಾರ್, ಸಗರೆ ಇಕ್ಲಾಸು, ನಂತಹ ಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಘಜಲ್, ನಜಮ್, ಗೀತ್ ಹಾಗೂ ರಾಷ್ಟ್ರಗೀತೆಗಳ ಕವನ ಸಂಪ್ರನಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ, ದಕ್ಷಿಣ ಭಾರತ ಉರ್ದು ಅಕಾಡೆಮಿಯಿಂದ ಪ್ರಶಸ್ತಿ ಪಡೆದಿರುತ್ತಾರೆ. ಕವನಗಳನ್ನು ತಾವೇ ಸ್ವತಃ ರಚಿಸಿ ಹಾಡುತ್ತಿದ್ದ ಘನಿಯವರು ಘಜಲ್ ರಚನೆಯಲ್ಲಿ ಎತ್ತಿದ ಕೈ ಉದಾ :- ನಾನು ಚಿಕ್ಕವನಾಗಿದ್ದಾಗ, ನಮ್ಮ ತಂದೆ ದಿ॥ ಬಿ. ಪಿ. ಬಸಪ್ಪಶೆಟ್ಟರ (ಭಾರತದ ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯ ಹೋರಾಟಗಾರರು ಹಾಗೂ ರಾಜ್ಯಸಭಾ ಸದಸ್ಯರಾಗಿ ರಾಷ್ಟ್ರಕ್ಕೆ ಸೇವೆ ಸಲ್ಲಿಸಿದ್ದಾರೆ). ಜೊತೆಯಲ್ಲಿ ಉಸ್ಮಾನ್ ಸಾಹೇಬರ ಮನೆಯ ಮದುವೆಯಲ್ಲಿ ಪಾಲ್ಗೊಂಡಿದ್ದವು. ಆಗ ಸಮಾರಂಭದಲ್ಲಿ ನೆರದ ಜನ ಸಮೂಹವನ್ನು ಸ್ವಾಗತ ಗೀತೆ, ಹಾಗೂ ಘಜಲ್‌ಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಹಾಡಿದಾಗ ಜನಸ್ತೋಮ ವಾಹ್ವಾ ವಾಹ್ವಾ ಎಂದು ಉದ್ಗರಿಸಿದಾಗ ನಾನು ನಿಬ್ಬೆರಗಾದೆ. ಅವರ ಪ್ರತಿಭೆಯನ್ನು ಕಂಡು ಅಚ್ಚರಿಯೂ ಆಯಿತು. ಆ ಪ್ರತಿಭೆಯೇ ಇಂದು ಆಗಸದಂತೆ ವಿಶಾಲವಾಗಿ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಪ್ರಜ್ವಲಿಸಿ ತನ್ನದೇ ಆದ ವಿಶಿಷ್ಠಛಾಪನ್ನು ಮೂಡಿಸಿದೆ. ಸ್ವತಃ ಸಾಹಿತಿಗಳಾಗಿದ್ದರೂ. ಅನೇಕ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದ ಲೇಖಕರ ಪರಿಚಯ ಹಾಗೂ ಕೃತಿಗಳ ವಿಮರ್ಶಾ... ಲೇಖನಗಳನ್ನು ಬರೆದು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರ...

ನೀಡಿರುವ ಅಮೋಘ ಕೊಡುಗೆ ಎಂಬುದರಲ್ಲಿ ಎರಡು ಮಾತಿಲ್ಲ. ಇವರ ಪ್ರತಿಭೆಯನ್ನು ಮನಗಂಡು ದಕ್ಷಿಣ ಭಾರತದ ಉರ್ದು ಅಕಾಡಮಿಯು ಗೌರವಸದಸ್ಯರನ್ನಾಗಿ ಮತ್ತು ಹೈದಾರಾಬಾದಿನ ಬಜ್ಮೆ ಖಿದರ್ ಸಂಸ್ಥೆಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರನ್ನಾಗಿ ಆಯ್ಕೆ ಮಾಡಿಕೊಂಡಿದೆ.

ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಸೇವೆ, ಸಲ್ಲಿಸುತ್ತಿರುವ ಶ್ರೀಯುತರು, ರಾಜಕೀಯದಲ್ಲಿಯೂ ಕಾಂಗ್ರೆಸ್ಸಿನ ಸಕ್ರಿಯ ಸದಸ್ಯರಾಗಿ ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು ತಾಲ್ಲೂಕು ಬೋರ್ಡಿನ ಸದಸ್ಯರಾಗಿ, ಸಹಕಾರಿ ಡಿ.ಸಿ.ಸಿ. ಬ್ಯಾಂಕು, ಜಿಲ್ಲಾ ಸಹಕಾರ ಒಕ್ಕೂಟ, ಕಾಫೀ ಕ್ಯೂರಿಂಗ್ ವರ್ಕ್ಸ್ ಮತ್ತು ಪಟ್ಟಣ ಸಹಕಾರ ಬ್ಯಾಂಕಿನ ನಿರ್ದೇಶಕರಾಗಿ, ನಗರದ ಅನೇಕ ವಿದ್ಯಾಸಂಸ್ಥೆಗಳಲ್ಲಿ ಸೇವೆ ಸಲ್ಲಿಸುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಶ್ರೀಯುತರು ದಾನ, ಧರ್ಮ, ಪರೋಪಕಾರಗಳಿಂದ ಜನಾನುರಾಗಿಗಳಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಇದರೆಲ್ಲರ ಜೊತೆಗೆ ಕೃಷಿ, ತೋಟಗಾರಿಕೆ, ತಂಬಾಕು ವ್ಯಾಪಾರದಲ್ಲಿ ತೊಡಗಿ ಕಾರ್ಯ ತತ್ವಕ್ಕೆ ಪ್ರಧಾನತೆಯನ್ನು ನೀಡಿದ್ದಾರೆ.

ಶ್ರೀಯುತ ಘನಿಯವರಿಗೆ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿರುವ ಪಾಂಡಿತ್ಯ, ಪ್ರೌಢಿಮೆ, ಹಿಡಿತ, ಕಾವ್ಯದಲ್ಲಿರುವ ಲಯ, ಮಾಧುರ್ಯಗಳನ್ನು ಬಳಸಿಕೊಂಡು ಅನುವಾದ ಮಾಡುವಾಗ ಮೂಲಕೃತಿಗೆ ಕುಂದು ಬಾರದಂತೆ ಭಾಷೆಯನ್ನು ಬಳಸಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಭಾಷಾ ಶೈಲಿಯ ಅಚ್ಚುಕಟ್ಟು ತನ ಎಲ್ಲಾ ಕಾವ್ಯಾಭಿಮಾನಿಗಳಿಗೆ ಸಂತೋಷವನ್ನು ನೀಡುತ್ತದೆ. ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಹೇಗೆ ಪ್ರೌಢಿಮೆ, ಪಾಂಡಿತ್ಯವನ್ನು ಪಡೆದಿರುವರೋ ಅಷ್ಟೇ ಭಾಷಾ ಜ್ಞಾನವನ್ನು ಪಾಂಡಿತ್ಯವನ್ನು ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿಯು ಹೊಂದಿರುವರೆಂದು ನಿಸ್ಸಂದೇಹವಾಗಿ ಹೇಳಬಹುದು. ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಸೊಗಡನ್ನು ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಗೂ, ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಯ ಮಧುರತೆಯನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೂ ಪರಿಚಯಿಸಿ ಕೊಡುತ್ತಿರುವ ಶ್ರೀಯುತರು ಅಭಿನಂದನಾರ್ಹರು.

ಭಾಷಾಂತರ ಮಾಡುವುದು ಬಹಳ ಕಷ್ಟಕರವಾದ ಕೆಲಸ, ಭಾಷಾಂತರಕಾರರಿಗೆ ವಿಷಯಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಹಾಗೂ ಎರಡೂ ಭಾಷೆಗಳ ಪಾಂಡಿತ್ಯ ಅಗತ್ಯ. ಈ ಕೆಲಸವನ್ನು ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ಉಜ್ವಲವಾಗಿ ನಿರ್ವಹಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಕನ್ನಡ ಭಾಷಾಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೂ ಪಾದಾರ್ಪಣೆ ಮಾಡಿ ಸ್ಮರಣೀಯರಾಗಿದ್ದಾರೆ.

ಕನ್ನಡದ ಮೇರು ಕವಿ ಸರ್ವಜ್ಞನ ನೂರು ತ್ರಿಪದಿಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರಿಯರಿಗೆ ಕನ್ನಡದ ಕಂಪನ್ನು ಬೀರಿ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಭಾಷೆಗೆ ಭೇದ ಭಾವನೆಗಳಿಲ್ಲಿ ಎಂಬುದನ್ನು ಸ್ಪಷ್ಟಪಡಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕೃತಿಗಳು, ಕವನ, ಕಾವ್ಯಗಳನ್ನು ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿಯೂ ಕನ್ನಡದ ಉತ್ತಮ ಕೃತಿಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೂ ಭಾಷಾಂತರಿಸುತ್ತಿರುವ ಶ್ರೀಯುತರ ಸೇವೆ ಉಭಯ ಭಾಷಾಭಿಮಾನಿಗಳಿಗೂ ಅತೀವ ಸಂತಸವನ್ನುಂಟು ಮಾಡಿದೆ. ಅಲ್ಲದೆ ಈ ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಷೇತ್ರದ ಪ್ರಾಕಾರದಲ್ಲಿ ಸುಮಧುರ ಬಾಂಧವ್ಯವನ್ನು ಬೆಸೆದು ಹೊಸ ಆಯಾಮವನ್ನು ಮೂಡಿಸಿದ್ದಾರೆ.

ಸರ್ವಜ್ಞನ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಭಾಷಾಂತರಿಸಿರುವ ವಿಷಯ ತಿಳಿದಾಗಲೇ ನನಗೆ ಅವರ ಬಗ್ಗೆ ಅತೀವ ಗೌರವ, ಹೆಮ್ಮೆ ಉಂಟಾಯಿತು. ಅವರಿಗೆ ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿರುವ ಪ್ರೌಢಿಮೆ ಅಪರಿಮಿತ ಅಭಿಮಾನ ಕಂಡು ಮೂಕ ವಿಸ್ಮಿತನಾದೆ ಆಡು ಮುಟ್ಟದ ಸೊಪ್ಪಿಲ್ಲ ಎನ್ನುವಂತೆ, ರಾಜಕೀಯ, ಸಾಮಾಜಿಕ, ಶೈಕ್ಷಣಿಕ, ಧಾರ್ಮಿಕ ಕ್ಷೇತ್ರಗಳಲ್ಲಿ ಕೈಯಾಡಿಸಿ ಜೀವನದ ಸಫಲ್ಯತೆಯುನ್ನು ಹೊಂದಿ ವಿಶಿಷ್ಠ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ ಉಳ್ಳವರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಮನುಷ್ಯ , ಜೀವನದಲ್ಲಿ ಮಹತ್ಕಾರ್ಯವನ್ನು ಸಾಧಿಸಬೇಕಾದರೆ, ಪೂರ್ವ ಜನ್ಮದ, ಸುಕೃತ, ಸಂಸ್ಕಾರ ದೈವ ಭಕ್ತಿ, ಗುರು

ಹಿರಿಯರಲ್ಲಿ ಗೌರವ, ಶ್ರದ್ಧೆ, ಪರಿಸರದಲ್ಲಿರುವವರ ಬಗ್ಗೆ ಪ್ರೀತಿ ಅನುಕಂಪ, ವಿಶ್ವಾಸ, ಹಿಡಿದ ಕೆಲಸ ಮುಗಿಸುವ ದೃಢಸಂಕಲ್ಪ ಆತ್ಮವಿಶ್ವಾಸದಿಂದ ಮುಂದುವರಿದು, ಪರರಿಗಾಗಿ ನಾನು ಎನ್ನುವ ಭಾವನೆ ಬೆಳೆದಾಗ ಮಾತ್ರ ಮಹಾನ್ ವ್ಯಕ್ತಿ ಆಗುತ್ತಾನೆ. ಆ ಪ್ರಯತ್ನವನ್ನು ಶ್ರೀಯುತ ಘನಿಯವರು ನಿಷ್ಠೆಯಿಂದ ಮಾಡುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. 72ರ ಹರೆಯದ ಘನಿಯವರು ಈಗ ಮತ್ತೊಂದು ಸಾಹಸಕ್ಕೆ ಕೈ ಹಾಕಿದ್ದಾರೆ. ಕನ್ನಡದ ಪ್ರಖ್ಯಾತ ಸಾಹಿತಿ, ಆಧುನಿಕ ವಚನಕಾರ, ಡಾ॥ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಕನ್ನಡದ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಭಾಷಾಂತರಿಸಿ ಮಹೋಪಕಾರ ಮಾಡಿರುತ್ತಾರೆ. ಡಾ ॥ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಅತ್ಯುತ್ತಮವಾಗಿರುವ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಆರಿಸಿ ಕೊಂಡು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರಿಯರಿಗೆ ರಸದೌತಣ ಬಡಿಸುತ್ತಿದ್ದಾರೆ. ಈಗಾಗಲೇ ಅಚ್ಚಿನ ಮನೆಯನ್ನು ಕಂಡಿರುವ ಈ ಕೃತಿ ಸಧ್ಯದಲ್ಲಿಯೇ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರೇಮಿಗಳ ಕೈಸೇರಲಿದೆ. ಶ್ರೀಯುತರ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆಗೆ ಜನರು, ಶ್ರೀ ರಂಭಾಪುರಿ ಮಹಾಸಂಸ್ಥಾನ ಪೀಠ, ಶ್ರೀ ಜಗದ್ಗುರು ಆದಿಚುಂಚನ ಗಿರಿ ಮಹಾಸಂಸ್ಥಾನವರು, ಶ್ರೀ ಶಿವಗಂಗಾ, ಶ್ರೀ ಕೋಡಿಮಠ ಹಾಗೂ ಜಿಲ್ಲಾ ರಾಜ್ಯೋತ್ಸವ ಪ್ರಶಸ್ತಿ - ಸನ್ಮಾನಗಳು ಲಭಿಸಿರುತ್ತವೆ. ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ಕನ್ನಡ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗಳ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಬೆಸುಗೆಯನ್ನು ಹಾಕಿ ಸ್ಮರಣೀಯರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಅವರಲ್ಲಿರುವ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಆಸಕ್ತಿ, ಒಲವು, ಶ್ರದ್ಧೆ - ಅಭಿಮಾನ ಉತ್ಸಾಹ ಇಂದಿನ, ಮುಂದಿನ ಯುವ ಪೀಳಿಗೆಗೆ ಮಾರ್ಗದರ್ಶನವಾಗಿದೆ.

ಇಂದು ಜಗತ್ತಿನಾದ್ಯಂತ ಭಯೋತ್ಪಾದನೆ, ಕೋಮುಗಲಭೆ, ಅಶಾಂತಿಗಳಿಂದ ತತ್ತರಿಸುವ ಮಾನವ ಕುಲಕ್ಕೆ , ಭಾವೈಕ್ಯತೆಯನ್ನು ಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಸದ್ದು ಗದ್ದಲ ಇಲ್ಲದೆ ಗೈದು ಸಾಮರಸ್ಯವನ್ನು ಮೂಡಿಸಲು ಪ್ರಯತ್ನಿಸುತ್ತಿರುವ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆ ಅಭಿನಂದನೀಯವಾಗಿದೆ. ಅವರ ಕಾರ್ಯ ಅನುಕರಣೀಯವಾಗಿದೆ.

ಸರಳತೆ, ಸಜ್ಜನಿಕೆ, ಇತರರಿಗೆ ದಾರಿದೀಪಕವಾಗಲಿ.

ಅವರ ಈ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸೇವೆ ಇಲ್ಲಿಗೇ ನಿಲ್ಲದೆ ನಿರಂತರವಾಗಿ ಸಾಗಲಿ, ಇದರ ಜೊತೆ ಕನ್ನಡದ ಶಿವಶರಣರ ವಚನಗಳು ಹರಿದಾಸರ ಕೃತಿಗಳನ್ನು ಸಹ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ಜನರಲ್ಲಿ ಭಕ್ತಿ ಶ್ರದ್ಧೆ , ಶಾಂತಿಯನ್ನು ಕಾಪಾಡುವ ಸಾಮರಸ್ಯ ಮೂಡಿಸುವ ಪ್ರಯತ್ನವಾಗಲಿ ಎಂದು ಮನದುಂಬಿ ಹಾರೈಸುತ್ತೇನೆ.

ಬಿ.ಬಿ. ರೇಣುಕಾರ್ಯ

ಆಲದೂರು

ಅನ್ನಪೂರ್ಣಾ ನಿಲಯ

14-01-2003

....

ಸಾಹಿತ್ಯರತ್ನ ಅನ್ನದಾನಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ, ಬಿ.ಕಾಂ., ಎಲ್.ಎಲ್.ಬಿ., ಹೈಕೋರ್ಟ್‌ನ ಹಿರಿಯ ನ್ಯಾಯವಾದಿ, ಅಖಿಲ ಕರ್ನಾಟಕ ವಚನಸಾಹಿತ್ಯ ಸಮ್ಮೇಳನಾಧ್ಯಕ್ಷ, ದಾರ್ಶನಿಕ ಕವಿ, ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯ ಹೋರಾಟಗಾರ, ಕಾಯಂ ಟ್ರಸ್ಟೀ ಬಸವ ಸಮಿತಿ, ಕ.ಸಾ.ಸಂ.ಟ್ರಸ್ಟ್ ಇತ್ಯಾದಿ..

ಶುಭಾಶಯ

ಅನುಭಾವಿ ಕವಿ ಜನಾಬ್ ಎಂ.ಬಿ.ಘನಿಯವರ ಪರಿಚಯವಾಗಿ ಸುಮಾರು ಒಂದುವರೆ ವರ್ಷಗಳಾದವು. ಒಂಭತ್ತು ಸಂಸ್ಥೆಗಳ ಸಂಯುಕ್ತ ಆಶ್ರಯದಲ್ಲಿ ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರಿನಲ್ಲಿ ಜರುಗಿದ ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ (ಕಾವ್ಯಾನಂದ)ರ ಜನ್ಮದಿನೋತ್ಸವದಲ್ಲಿ ಮತ್ತು ಅಂದು ಸಂಜೆ ನಡೆದ ನನ್ನ ಸನ್ಮಾನ ಸಮಾರಂಭದಲ್ಲಿ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರನ್ನು ನೋಡಿ ಅವರೊಂದಿಗೆ ನಾನು ಕೊಂಚಕಾಲ ಮಾತನಾಡಿದೆ. ಎತ್ತರವಾದ ದೇಹದಲ್ಲಿ ವಿಶಾಲವಾದ ಮನಸ್ಸು, ಸದ್ಭಾವನೆಗಳು ಲೋಕ ಹಿತಚಿಂತನೆಗಳು, ಮಾನವೀಯ ಮಿಡಿತಗಳು, ದೈವೀ ತುಡಿತಗಳು ಹಾಗೂ ಹೃದಯದ ಪರಿಶುದ್ಧ ಸ್ಪಂದನೆಗಳನ್ನು ಒಳಗೊಂಡ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ನನಗೆ ಸೂಫೀ - ಸಂತ ಕವಿಯಂತೆ ಕಂಡರು! ಅವರ ಕವಿತ್ವದಷ್ಟೇ ಅವರ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ ದೊಡ್ಡದು. 'ಋಷಿಯಲ್ಲದವ ಕಾವ್ಯ ರಚಿಸಲಾರ' ಎಂಬ ಸಂಸ್ಕೃತೋಕ್ತಿ ಒಂದಿದೆ. ಕವಿಯ ಅಂತರಂಗ ಬಹಿರಂಗಗಳೆರಡೂ ಪರಿಶುದ್ಧವಾಗಿರಬೇಕು. ಅಂಥ ಋಷಿಯ ಕಾವ್ಯ ಚಿರಕಾಲ ಉಳಿಯುತ್ತದೆ, ಜನಮನದ ಕತ್ತಲೆಯನ್ನು ತೊಳೆಯುತ್ತದೆ! ಅಂತೆಯೇ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಸರ್ವಧರ್ಮಿಯರಿಗೆ ಪ್ರಿಯರಾಗಿದ್ದಾರೆ, ಸರ್ವರ ಪ್ರೀತಿ ಗೌರವಗಳಿಗೆ ಪಾತ್ರರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಇವರನ್ನು ನೆನೆದಾಗ ನನಗೆ ಮಹಾಕವಿ ಅಲ್ಲಮಾ ಏಕ್ಬಾಲರ ''ಮಜಹಬ್ ನಹೀ ಸಿಖಾತಾ ಆಪಸ್ ಮೇ ಬೇರ್ ರಖನಾ, ಹಮ್ ಹಿಂದೀ ಹೈಂ, ಹಿಂದೂಸ್ತಾನ್ ಹಮಾರಾ'' ಎಂಬ ಅಮರ

ಪದ್ಯ ನೆನಪಿಗೆ ಬರುತ್ತದೆ. ಧರ್ಮವು ದ್ವೇಷವನ್ನು ಕಲಿಸುವುದಿಲ್ಲಾ. ನಾವು ಹಿಂದೀ ಮತ್ತು ಹಿಂದೂಸ್ತಾನ ನಮ್ಮದು! ದಾರ್ಶನಿಕ ಕವಿ ಏಕ್ಬಾಲ್‌ರ ಈ ಉಕ್ತಿಯು ಭಾರತೀಯರೆಲ್ಲರ ನಿತ್ಯಮಂತ್ರವಾಗಬೇಕು!

ಉರ್ದು ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳನ್ನು ಆಳವಾಗಿ ಅಭ್ಯಸಿಸಿರುವ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಇದಾಗಲೇ ಸಾರ್ವಕಾಲಿಕ ಕವಿ ಸರ್ವಜ್ಞನ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಅನುವಾದಿಸಿ , ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ (ಕಾವ್ಯಾನಂದ)ರ ಅಮೂಲ್ಯ ಕೃತಿ 'ವಚನೋದ್ಯಾನ' ದಿಂದ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಆಯ್ದುಕೊಂಡು ಅವುಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ''ಸದ್ ಅಖ್‌ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್'' ಎಂಬ ಶೀರ್ಷಿಕೆಯಲ್ಲಿ ಅವರು ಪ್ರಕಟಿಸುತ್ತಲಿರುವುದು ಪ್ರಶಂಸನಾರ್ಹವಾಗಿದೆ! ನನ್ನ ಒಡಹುಟ್ಟಿದ ಅಣ್ಣಂದಿರಾದ ಪೂಜ್ಯ ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಬಗ್ಗೆ ನಾನು ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಹೇಳಲಾರೆ. ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ಅವರ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವವನ್ನು, ಮನೋಧರ್ಮವನ್ನು, ಸದಾಶಯಗಳನ್ನು ಹಾಗೂ ಅವರ ವಚನೋದ್ದೇಶವನ್ನು ಚೆನ್ನಾಗಿ ಅರ್ಥ ಮಾಡಿಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಸಾಹಿತ್ಯ, ಕಾವ್ಯ, ಕಲೆ ಹಾಗೂ ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳು ನಾವು ಪಡೆದಿರುವ ಪಿತ್ರಾರ್ಜಿತ ಆಸ್ತಿ! ನನ್ನ ಅಜ್ಜ ದಿ॥ ಚೆನ್ನ ಕವಿಗಳು ಹಿರಿಯ ಕವಿಗಳು. ನನ್ನ ತಂದೆ ಪಂ॥ ಕಲ್ಲಿನಾಥ ಶಾಸ್ತ್ರಿಗಳು ಕವಿಗಳಷ್ಟೇ ಅಲ್ಲ, ಪ್ರಖ್ಯಾತ ಪ್ರವಚನಕಾರರು. ಶೀಲ, ಸಭ್ಯತೆ, ಸದಾಚಾರ, ಸದ್ವಿಚಾರ, ಸತ್‌ಸೇವೆಗಳು ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ರಕ್ತಗತವಾಗಿವೆ. ನಾನು ವೃತ್ತಿಯಿಂದ ವಕೀಲನಾದರೂ ಹದಿನೈದುನೂರು ಆಧುನಿಕ ವಚನಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿರುವೆ. ನನ್ನ ಮಗಳು ಪ್ರಾ॥ ಚಂದ್ರಿಕಾ ಪುರಾಣಿಕ, ಡಿಗ್ರಿ ಕಾಲೇಜಿನಲ್ಲಿ ಕನ್ನಡ ವಿಭಾಗದ ಮುಖ್ಯಸ್ಥೆ. ಹೀಗೆ ಸಾಹಿತ್ಯ, ಕಾವ್ಯ, ಕಲೆ, ಸಂಸ್ಕೃತಿ, ನಮಗೆ ದೈವದತ್ತವಾಗಿ ಬಂದಿರುವುದು ನಮ್ಮ ಭಾಗ್ಯ ವಿಶೇಷ! ನನ್ನ ಪೂಜ್ಯ ಅಣ್ಣಂದಿರಾದ ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರು ನಮ್ಮ ಮನೆತನದ ಕೀರ್ತಿಸ್ಥಂಭ! ಧ್ರುವತಾರೆ!

ಜನಾಬ್ ಘನಿ ಸಾಹೇಬರು ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನೋದ್ಯಾನದಿಂದ ನೂರು ಕಲ್ಪವೃಕ್ಷಗಳನ್ನು ಆಯ್ದು ಅವುಗಳನ್ನು

ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯೋದ್ಯಾನದಲ್ಲಿ ಹಚ್ಚಿದ್ದಾರೆ. ಈ ಉರ್ದು ವಚನೋದ್ಯಾನವನ್ನು ಪ್ರವೇಶಿಸುವ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯಾಸಕ್ತರು ಈ ವಚನ ಪುಷ್ಪಗಳ ಸೌಂದರ್ಯವನ್ನು, ಸಿರಿಯನ್ನು, ಸೊಬಗನ್ನು, ಮಾಧುರ್ಯವನ್ನು, ಸುವಾಸನೆಯನ್ನು, ಸತ್ಯ - ಸಂದೇಶವನ್ನು ಸವಿದು ಸಂತೋಷಿಸುವುದರಲ್ಲಿ ಸಂದೇಹವಿಲ್ಲ!

ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯೋಪಾಸಕರಾಗಿದ್ದ ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಕೆಲವು ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಆ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಸುಗಂಧವು ಕೂಡ ಬೆರೆತಿರುವುದೆಂದು ನಾನು ಭಾವಿಸುವೆ! ವಚನಸಾಹಿತ್ಯ ಹಾಗೂ ಸೂಫೀ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳಲ್ಲಿ ಸಾಕಷ್ಟು ಸಮಾನ ಅಂಶಗಳಿವೆ! ಎರಡೂ ಅನುಭಾವ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳೇ! ಈ ಬಗ್ಗೆ ಹೆಚ್ಚಿನ ತೌಲನಿಕ ಅಧ್ಯಯನ ಹಾಗೂ ಸಂಶೋಧನೆಯನ್ನು ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಮಾಡುವರೆಂದು ನಾನು ಆಶಿಸುವೆ. ಡಾ॥ ಸಿದ್ಧಣ್ಣನವರು, ಮಿರ್ಜಾ ಗಾಲಿಬ್ ಮತ್ತು ನಜೀರ ಅಕಬರಾದಿಯನ್ನು ಕುರಿತು ಕೃತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಆಯ್ದ ಉರ್ದು ಕವನಗಳನ್ನು ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಅನುವಾದಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಅವರ ಉರ್ದು ಪ್ರೇಮ ಮತ್ತು ಸಂಬಂಧ ಸುಮಧುರವಾಗಿತ್ತು. ಅವರ ವಚನಾಮೃತವನ್ನು ಉರ್ದು ಓದುಗರು ಮನದಣಿಯ ಸವಿಯುವರೆಂದು ನಾನು ಆಶಿಸುವೆ.

ವಚನ ಸಾಹಿತ್ಯದಂತಹ ಸಾಹಿತ್ಯವು ಪ್ರಪಂಚದ ಬೇರೆ ಭಾಷೆಗಳಲ್ಲಿಲ್ಲ. ಇದು ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯವು ವಿಶ್ವಸಾಹಿತ್ಯಕ್ಕೆ ನೀಡಿದ ವಿಶಿಷ್ಟ ಹಾಗೂ ಅಮೂಲ್ಯ ಕೊಡುಗೆ! ವಚನವು ಪದ್ಯ - ಗದ್ಯಗಳ ಸುಮಧುರ ಸಂಗಮ! ಅನುಭವ - ಅನುಭಾವಗಳೇ ವಚನಗಳ ಜೀವಾಳ, ಮಾನವತೆಯೇ ಅವುಗಳ ಉಸಿರು! ಇದು ಬೌದ್ಧಿಕ ಸಾಹಿತ್ಯವಲ್ಲ, ಆಧ್ಯಾತ್ಮಿಕ ಸಾಹಿತ್ಯ! ಇದರ ಶಿಲ್ಪ, ಬಂಧ, ಛಂದ, ಭಾಷೆ, ಶೈಲಿ, ವಿಶಿಷ್ಟ! ಬಸವಾದಿ ಶರಣರು ವಚನಗಳನ್ನು ಸಮಾಜೋದ್ಧಾರ ಧಾರ್ಮಿಕ ಕ್ರಾಂತಿಯ ವಾಹಕವನ್ನಾಗಿ ಉಪಯೋಗಿಸಿ ಸರ್ವೋದಯವನ್ನು ಸಾಧಿಸಿದರು! ಇಂದು ಕೂಡ ಆಧುನಿಕ ವಚನ ಸಾಹಿತ್ಯವು ನಾನಾಮುಖವಾಗಿ ಬೆಳೆಯುತ್ತಲಿದೆ. ವಚನಗಳನ್ನು ಬೇರೆ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಅನುವಾದಿಸುವುದು

ಸುಲಭಕಾರ್ಯವಲ್ಲ! ವರಕವಿಗಳಾದ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ವಚನ ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು ಆಳವಾಗಿ ಅರಿತಿರುವುದರಿಂದಲೇ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿ ಸಮರ್ಪಕವಾಗಿ ಅನುವಾದಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಉರ್ದು ಓದುಗರಿಗೆ ಸುಲಭವಾಗಿ ಅರ್ಥವಾಗಲೆಂದು ಕೆಲವು ವಚನಗಳನ್ನು ವಿಸ್ತೃತಗೊಳಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಪ್ರೊ॥ ಸೈಯದ್ ಶಹಾಬುದ್ದೀನ್ 'ರೋಷನ್' ಅವರು ಮುನ್ನುಡಿಯಲ್ಲಿ ಇವರ ಉರ್ದು ಅನುವಾದವನ್ನು ಕುರಿತು ವಿಶದವಾದ ವಿಶ್ಲೇಷಣೆ ಮಾಡಿದ್ದಾರೆ. ಒಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರು ಅನುವಾದ ಕಾರ್ಯದಲ್ಲಿ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿದ್ದಾರೆ, ಯಶಕ್ಕೆ ಪಾತ್ರರಾಗಿದ್ದಾರೆ! ಅವರನ್ನು ನಾನು ಹೃದಯತುಂಬಿ ಅಭಿನಂದಿಸುತ್ತೇನೆ. ನನ್ನ ಪೂಜ್ಯ ಅಣ್ಣಂದಿರ ಪರಿಚಯವನ್ನು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಲೋಕಕ್ಕೆ ಮಾಡಿಕೊಟ್ಟಿರುವ ಜನಾಬ್ ಘನಿ ಸಾಹೇಬರಿಗೆ ಪುರಾಣಿಕ ಮನೆತನದ ಪರವಾಗಿ ಕೃತಜ್ಞತೆಗಳನ್ನು ಸಲ್ಲಿಸುತ್ತೇನೆ. ಅವರೀಗ ನಮ್ಮ ಮನೆತನದ ಗೌರವಾನ್ವಿತ ಸದಸ್ಯರಾಗಿದ್ದಾರೆ.

ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯದ ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕೃತಿಗಳ ಪರಿಚಯವನ್ನು ಉರ್ದು ಓದುಗರಿಗೆ ಮಾಡಿಕೊಡುತ್ತ ಬಂದಿರುವ ಜನಾಬ್ ಘನಿಯವರು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯದ ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕೃತಿಗಳ ಪರಿಚಯವನ್ನು ಭಾಷಾಂತರದ ಮೂಲಕ ಕನ್ನಡ ಓದುಗರಿಗೆ ಮಾಡಿಕೊಡುವ ಕಾರ್ಯವನ್ನು ಕೈಗೊಳ್ಳಲೆಂದು ನಾನು ಹೃದಯಾರೆ ಆಶಿಸುತ್ತೇನೆ. ಇವರು ಕೈಗೊಂಡಿರುವ ಅನುವಾದ ಕಾರ್ಯದಿಂದ ಎರಡು ಭಾಷೆಗಳ ಸಂಪತ್ತು ಬೆಳೆಯಲಿ, ಎರಡೂ ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳ ಸಂಬಂಧವೂ ವೃದ್ಧಿಸಲಿ! ಇವರು ಕೈಗೊಳ್ಳುವ ಕಾರ್ಯಕ್ಕೆ ಸರ್ಕಾರ ಮತ್ತು ಸಾರ್ವಜನಿಕರು ನೆರವಾಗುವುದು ಅತ್ಯವಶ್ಯಕ! ಭಾಷಾ ಬಾಂಧವ್ಯವನ್ನು, ಮತೀಯ ಸೌಹಾರ್ದತೆಯನ್ನು ಹಾಗೂ ಸಂಸ್ಕೃತಿಗಳ ಮಿಲನವನ್ನು ಸಾಧಿಸುವುದು ಇಂದಿನ ಅತ್ಯಗತ್ಯ ಕಾರ್ಯವಾಗಿದೆ. ಶ್ರೀ ಘನಿಯವರಿಗೆ ಆಯುರಾರೋಗ್ಯ ಭಾಗ್ಯವನ್ನು ಧೀಃ ಶಕ್ತಿ - ಚೈತನ್ಯವನ್ನು ದಯಾಮಯನಾದ ಪರಮಾತ್ಮನು ಅನುಗ್ರಹಿಸಲೆಂದು ಪ್ರಾರ್ಥಿಸುವೆ. ನನ್ನದೊಂದು ವಚನದೊಂದಿಗೆ ನನ್ನ ಮಾತನ್ನು ಮುಗಿಸುವೆ :

''ಶಿವನು ಸರ್ವೋತ್ತಮನೆಂದರೂ ಒಂದೇ !
ಅಲ್ಲಾ ಹೋ ಅಕಬರ್ ಎಂದರೂ ಒಂದೇ !
ಗಾಡ್ ಈಸ್ ಗ್ರೇಟ್ ಎಂದರೂ ಒಂದೇ !
ಹೇಳುವ ವ್ಯಕ್ತಿ ಭಿನ್ನನಾಗಿರಬಹುದು
ಹೇಳುವ ಭಾಷೆ ಭಿನ್ನವಾಗಿರಬಹುದು
ಹೇಳುವ ದೇಶ ಕಾಲ ಭಿನ್ನವಾಗಿರಬಹುದು !
ಕೇಳುವ ದೇವರು ಒಬ್ಬನೇ ಅಯ್ಯ !
ಶ್ರೀಗುರು ಸಿದ್ಧಲಿಂಗೇಶ್ವರಾ !
ಸರ್ವೇಜನಾಃ ಸುಖಿನೋಭವಂತು !

ಸಾಹಿತ್ಯರತ್ನ ಅನ್ನದಾನಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ,
ಅಖಿಲ ಕರ್ನಾಟಕ ವಚನ ಸಾಹಿತ್ಯ
ಸಮ್ಮೇಳನಾಧ್ಯಕ್ಷರು.

ಬೆಂಗಳೂರು - 41
ದಿ : 28-1-2003

ಸಿ. ಸೋಮಶೇಖರ
ನಿರ್ದೇಶಕರು

ಕನ್ನಡ ಭವನ
ಜೆ. ಸಿ. ರಸ್ತೆ, ಬೆಂಗಳೂರು - ೫೬೦ ೦೦೨
ದೂರವಾಣಿ : ೨೨೬೫೫೪೦, ೨೨೨೧೨೬೧
ಫ್ಯಾಕ್ : ೯೧-೦೮೦-೨೨೧೪೩೭೮
ಇ.ಮೇಲ್ : Kanbhav@bgl.Vsnl.net.in

ಕರ್ನಾಟಕ ಸರ್ಕಾರ
ಕನ್ನಡ ಮತ್ತು ಸಂಸ್ಕೃತಿ ನಿರ್ದೇಶನಾಲಯ

ಅ.ಸ. ಪತ್ರ ಕ್ರಮಾಂಕ **ದಿನಾಂಕ ....**

ಶುಭ ಹಾರೈಕೆ

ಶ್ರೀ. ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್ ಅವರು ಕನ್ನಡ ಶ್ರೇಷ್ಠ ಕವಿಗಳಲ್ಲಿ ಒಬ್ಬರು. ಕಾವ್ಯಾನಂದ ಎಂಬ ಕಾವ್ಯನಾಮದೊಂದಿಗೆ ಕನ್ನಡ ಕಾವ್ಯಾಸಕ್ತ ಸಹೃದಯಿಗಳಿಗೆ ಚಿರಪರಿಚಿತರಾದ ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕ್ ಅವರದು ಬಹುಮುಖ ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವ, ಆಡಳಿತ ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಸೇವೆ, ಧಾರ್ಮಿಕ ಚಿಂತನೆ ಕಾವ್ಯೋಪಾಸನೆಗಳಿಂದ ಅವರು ಪಡೆದುಕೊಂಢ ಅನುಭವ ಅನನ್ಯ ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಸೇವೆ. ಕಾವ್ಯ ರಮಣೀಯತೆ ಮಾನವೀಯ ಆದ್ರತೆ, ಸುಂದರ ರೂಪಕಗಳ ಮೂಲಕ ಒಂದು ಹೊಸ ಅನುಭವ ನೀಡುವ ಪುರಾಣಿಕರ ಕವಿತೆಗಳು ಕಾವ್ಯವಸ್ತುವಿನ ಆಯ್ಕೆ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ವೈವಿದ್ಯಮಯ ಹಾಗೂ ಹೆಚ್ಚು ಅರ್ಥಪೂರ್ಣವಾಗಿರುವುದಿಂದ ಬದುಕಿನ ಎಲ್ಲಾ ಸ್ತರಗಳ ಜೀವಾನಾನುಭವನ್ನು ಅವು ಕ್ರಿಯಾತ್ಮಕವಾಗಿ ಸ್ಪರ್ಶಿಸುತ್ತವೆ ಹಾಗೂ ಸ್ಪಂದಿಸುತ್ತವೆ.

ಕಾವ್ಯನಂದರ ವಚನೋದ್ಯಾನ ಅವರ ಅತ್ಯಂತ ಅಚ್ಚುಮೆಚ್ಚಿನ ಹಾಗೂ ಅತ್ಯಂತ ಜನಪ್ರಿಯ ಕೃತಿ. ಈ ಕೃತಿಯಲ್ಲಿನ ನೂರು ವಚನಗಳನ್ನು ಆಯ್ದು ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ಅವುಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ತರ್ಜುಮೆಮಾಡಿ ಒಂದು ಅನುವಾದಿತ ಕೃತಿಯನ್ನು ಹೊರತರುತ್ತಿರುವುದು ತುಂಬಾ ಶ್ಲಾಘನೀಯ ವಿಷಯ. ಉರ್ದುಭಾಷೆ ತುಂಬಾ ಸುಂದರ ಹಾಗೂ ಕಾವ್ಯಮಯ ಭಾಷೆ. ಕನ್ನಡದ ವಿಶಿಷ್ಠ ಕಂಪಿನ ಕಾವ್ಯ ಮಾಲೆಗಳು

ಉರ್ದುವಿಗೆ ಭಾಷಾಂತರವಾಗುವುದು ಕನ್ನಡ ಭಾಷೆಗೆ ರಾಷ್ಟ್ರಮಟ್ಟದ ಹಿರಿಮೆ ಗರಿಮೆ ದೊರೆಕಿಸಿಕೊಡುವುದರಲ್ಲಿ ತುಂಬಾ ಸಹಾಯಕವಾಗುತ್ತದೆ. ಅಕ್ಮಲ್ ಅಲ್ಲೂರಿ ಎಂಬ ಕಾವ್ಯನಾಮದಿಂದ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ಕ್ಷೇತ್ರದಲ್ಲಿ ಖ್ಯಾತರಾದ ಶ್ರೀ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರು ಈ ಅನುವಾದಿತ ಕೃತಿಯನ್ನು ಹೊರತರುವ ಸಾಹಸದ ಮೂಲಕ ಭಾಷಾ ಬಾಂಧವ್ಯ ಹಾಗೂ ಧಾರ್ಮಿಕ ಸಾಮರಸ್ಯದ ದಿಸೆಯಲ್ಲಿ ಬಹುದೊಡ್ಡ ಸೇವೆ ಸಲ್ಲಿಸಿದ್ದಾರೆ ಎಂದರೆ ಅತಿಶಯೋಕ್ತಿಯಲ್ಲ.

ಯಾವುದೇ ಒಂದು ಭಾಷೆ ಆ ಜನಾಂಗದ ಸಂಸ್ಕೃತಿಯ ಸಂಕೇತ. ಈ ರೀತಿಯ ಅನುವಾದದ ಕಾಯಕದ ಮೂಲಕ ಭಾಷೆ ಭಾಷೆಗಳ ನಡುವೆ ಸಾಂಸ್ಕೃತಿಕ ಸಂಬಂಧವನ್ನು ಸೃಷ್ಟಿಸುವ ಮೂಲಕ ವಿಭಿನ್ನ ಹಾಗೂ ವಿಶಿಷ್ಟ ಚಿಂತನ ಹಾಗೂ ಕಾವ್ಯ ಸೃಜನಶೀಲತೆಯನ್ನು ಹೆಚ್ಚು ವಿಸ್ತೃತವಾಗಿ ಬೆಳಗಿಸುವುದು ಸಾಧ್ಯ ಎಂಬ ಆಶಯವನ್ನು ಇಂತಹ ಅನುವಾದ ಕೃತಿಗಳು ಸಾಕಾರಗೊಳಿಸುತ್ತವೆ.

ಕನ್ನಡದ ಕಾವ್ಯಾನಂದರ ವಚನೋದ್ಯಾನ ಕೃತಿಯ ಆಯ್ದ ವಚನಗಳನ್ನು ಉರ್ದು ಭಾಷೆಗೆ ಸಮರ್ಥವಾಗಿ ಅನುವಾದಿಸಿದ ಉರ್ದು ಕವಿ ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿಯವರನ್ನು ನಾನು ತುಂಬು ಹೃದಯದಿಂದ ಅಬಿನಂದಿಸುತ್ತೇನೆ. ಇವರ ಲೇಖನಿಯಿಂದ ಕನ್ನಡದ ಮತ್ತಷ್ಟು ಕೃತಿಗಳು ಉರ್ದುವಿಗೆ ಭಾಷಾಂತರವಾಗಲಿ ಎಂದು ಆಶಿಸುತ್ತೇನೆ.

(ಸಿ. ಸೋಮಶೇಖರ)
ನಿರ್ದೇಶಕರು

....

ಸದ್ ಅಖ್‌ವಾಲೇ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್

ನನ್ನ ನುಡಿ ....

ಭಾಷೆ ಒಂದು ಭಾವಾಮೃತ ವಾಹಿನಿ. ತಾನು ಹರಿಯುವ ಅಕ್ಕಪಕ್ಕದ ತೊರೆ, ಕಿರುನದಿಗಳನ್ನು ತನ್ನೊಡಲಿನಲ್ಲಿ ಸೇರಿಸಿಕೊಳ್ಳುತ್ತಾ, ಇಬ್ಬದಿಗಳನ್ನು ಸುಮಭರಿತ, ಫಲಭರಿತಗಳನ್ನಾಗಿ ಸುತ್ತಾ, ಮಧುರ ನಿನಾದದಿಂದ ರಸಿಕರ ಹೃದಯ ತಣಿಸುತ್ತಾ, ಸಾಹಿತ್ಯ ಬೆಳೆ ಬೆಳೆಯುತ್ತಾ ನಿರಂತರ ವಾಗಿ ಸಾಗುವ ಜೀವನದಿಯಿದು.

ಈ ಭಾಷಾ ಸರಿತಕ್ಕೆ ಇರುವ ನೂರಾರು ನದಿ ಕವಲುಗಳಲ್ಲಿ 'ಅನುವಾದ' ವು ನಿತ್ಯ ನೀರುಣಿಸುವ ಜೀವ ಒರತೆ. ಅನುವಾದ ಒಂದು ಸಾಹಿತ್ಯವಿನಿಮಯ ಕಾರ್ಯ ಅನುವಾದಕ್ಕೆ ಎರಡೂ ಭಾಷೆಗಳ ಆಳವಾದ ಅಧ್ಯಯನ, ಅದರ ವೈಜ್ಞಾನಿಕ ಬಳಕೆ, ಅರ್ಥ, ಪ್ರಾಸ ಮತ್ತು ಛಂದಸ್ಸಿನ ಅಭ್ಯಾಸ ಅತ್ಯಗತ್ಯ. ಅನುವಾದ ಒಂದು ಅನಿಕೇತನ, ಅಪೂರ್ವಕಲೆಯಾದರೂ ಅತಿ ಸುಲಭವಲ್ಲ. ಮೂಲ ಸಾಹಿತ್ಯ ಭಾವ, ಅರ್ಥ ಸ್ಫೂರ್ತಿಗೆ ಅನ್ಯಾಯವಾಗದಂತೆ, ಅನುವಾದಿತ ಭಾಷೆಯಲ್ಲಿಯೂ, ಅದರ ಗುಣಸಂಪತ್ತು ಶ್ರೇಷ್ಠಮಟ್ಟದಲ್ಲಿರುವಂತೆ ನೋಡಿ ಕೊಳ್ಳುವುದು ಅಗತ್ಯ, ಇಂತಹ ಕಠಿಣ ಸವಾಲನ್ನೆದುರಿಸಿ, ಪಂಡಿತ ಮಂಡಳಿಯಿಂದ ' ಸೈ ' ಎನಿಸಿಕೊಳ್ಳುವುದೆಂದರೆ ಸಪ್ತಸಾಗರಗಳನ್ನು ಒಮ್ಮೆಗೆ ಈಜಿ ದಾಟಿದಂತೆ. 'ಅನುವಾದ ' ಕವಿ ಹೃದಯದ ಮಧುಪಾಕ. ಅಂತರ್ಯದ ಅರ್ಪಣಾ ಭಾವದ ರಸಮಡು ಅನುವಾದದ ಕಾರ್ಯ ಪ್ರಣತಿಯಿಂದ ಪ್ರಣತಿಗೆ ಜ್ಯೋತಿ ಪಸರಿಸಿದಂತೆ.

ಅನುವಾದಕ ಎಷ್ಟೇ ಸಮರ್ಥನಾದರೂ ಮೂಲದ ನೈಜ ಸ್ಫೂರ್ತಿ

ಅರ್ಥವಂತಿಕೆ, ವಿಚಾರ ವಿಸ್ತರತೆ, ಸಂಗ್ರಹತೆಯನ್ನು ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ತರಲಾರರನೇನೂ ಎಂದು ನನ್ನ ಭಾವನೆ. ಈ ಸಂದರ್ಭದಲ್ಲಿ ನೆನಪಾಗುವ ಒಂದು ಕವನದ ಸಾಲು ಹೀಗಿದೆ. '' ಮಂಚೇ ಮೀ ಸರಾಯಂ ಓ ತಂಬೂರಾಚೇ ಮೀ ಸರಾಯ್ಯದ್ '' ಅಂದರೆ ನನ್ನರಾಗವೇ ಒಂದು ತಂಬೂರಿಯರಾಗವೇ ಒಂದು ಎಂದು ಇದರ ಅರ್ಥ ಮೂಲ ಮತ್ತು ಅನುವಾದ ಏಕತಾನಿಗಳಾಗಬೇಕೆಂಬುದು. ಅನುವಾದಕನ ತಲ್ಲೀನತೆ ಅಭೇದ್ಯವಾಗಿರಬೇಕು. ಅನಿವಾರ್ಯತೆಯ ಪ್ರಾಸದಿಂದ ಕವನಕ್ಕೆ ತ್ರಾಸವಾಗದಂತೆ ತಾಳ್ಮೆ ವಹಿಸಬೇಕು. ಆಗಲೇ ಅನುವಾದಕನ ಪಾಂಡಿತ್ಯ, ಚಿಂತನೆ ಮತ್ತು ಅಂತರ್ದೃಷ್ಟಿ ಗೋಚರಿಸುವುದು.

ಅನುವಾದದ ಬಗ್ಗೆ, ಅದರ ನಿಯಮ ಪರಿಪಾಲನೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ವಿದ್ವಾಂಸರಲ್ಲಿ ಒಂದೇ ತೆರನಾದ ಅಭಿಪ್ರಾಯಗಳಲ್ಲ ಇದು ಅವರವರ ಚಿಂತನೆ ಮತ್ತು ದೃಷ್ಟಿಯನ್ನು ಅವಲಂಬಿಸಿದೆ. ಅನುವಾದದ ಸಮಯದಲ್ಲಿ ಎದುರಾಗುವ ಬೃಹತ್ ಸಮಸ್ಯೆ ಎಂದರೆ ಮೂಲ ಕಾವ್ಯದ ಶ್ರೇಷ್ಟತೆಗೆ, ಸರಳತೆಗೆ ಸರಿ ಸಮಾನವಾದ, ಇನ್ನೊಂದು ಭಾಷೆಯ ಛಂಧಸ್ಸಿಗೆ ಸರಿಹೊಂದುವ ಪದಗಳ ಸಂಗ್ರಹಣೆ. ಇದು ತುಸುಕಷ್ಟವೇ ಸರಿ, ಕೆಲವೊಮ್ಮೆ ಅಭಾವವೇ ಉಂಟಾಗುತ್ತದೆ. ಎಂತಹುದೋ ಒಂದು ಪದದ ಬಳಕೆಯಿಂದ ಮೂಲ ಕಾವ್ಯದ ಉದ್ದೇಶ ಅನುವಾದದ ಸಮಯದಲ್ಲಿ ಮೃತಿಹೊಂದುವಂತಾಗಬಾರದು ಹಾಗಾದಲ್ಲಿ ಅದು ಅನುವಾದ ವೆನಿಸುವುದಿಲ್ಲ. ಒಮ್ಮೆ ಅನುವಾದವಾದ ಕೃತಿ ವಿವಾದಕ್ಕಾಗಲಿ, ವಿಪರೀತ ವಿಶ್ಲೇಷಣೆಗಾಗಲಿ ಒಳಗಾಗಬಾರದು. ಅದಕ್ಕಾಗಿ ಇಲ್ಲಿ ಉರ್ದು ಭಾಷೆಯ ಜೊತೆಗೆ ಛಂದಸ್ಸಿನಅನುಕೂಲಕ್ಕಾಗಿ ಅರ್ಥ - ಭಾವಗಳ ಉಳಿಕೆಗಾಗಿ, ಅರಬಿ, ಪಾರ್ಸಿ, ಆಂಗ್ಲ, ಸಂಸ್ಕೃತ ಭಾಷೆಗಳ ಪದಗಳನ್ನು ಅಲ್ಲಲ್ಲಿ ಬಳಸಿದ್ದೇನೆ. ಒಮ್ಮೊಮ್ಮೆ ಅನುವಾದವೇ ಮೂಲಕ್ಕಿಂತ ಸೊಗಸಾಗಿ ಬರುವುದುಂಟು. ಈ ಸಂದರ್ಭದಲ್ಲಿ ನಜಮ್ ತಬಾ ತಬಾಯಿಯವರಿಂದ ಅನುವಾದಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿರುವ ಆಂಗ್ಲ ಪ್ರಸಿದ್ಧ ಕವಿ ಗ್ರೇ

ಯವರ ಒಂದು ಕವನ ನೆನಪಿಗೆ ಬರುತ್ತದೆ. ಅದೊಂದು ಅನನ್ಯ ಅನುವಾದ. ಇಂತಹ ಸಮ್ಮೋಹಕ, ಸಜೀವ ಅನುವಾದ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಅತಿವಿರಳ.

ನನ್ನ ಮೊದಲ ಅನುವಾದ ಕೃತಿ '' ಸರ್ವಜ್ಞ್ ಕೆ ಸೌ ವಚನ್ '' ಪುಸ್ತಕಕ್ಕೆ ದೊರೆತ ಜನ ಮನ್ನಣೆ, ಸರ್ಕಾರದ ಮನ್ನಣೆ ಕಂಡು ಬೆಕ್ಕಸ ಬೆರಗಾದೆ. ಕನ್ನಡದ ಮಾನ್ಯ ಸಾಹಿತಿಗಳಾದ ಶ್ರೀ ಪ್ರಧಾನ್ ಗುರುದತ್ತ, ಶ್ರೀ ಸಿ. ವಿ. ಕೃಷ್ಣಕುಮಾರ್, ಶ್ರೀ ಅಕಬರ್ ಆಲಿ, ಶ್ರೀ ಚಂದ್ರಯ್ಯನಾಯ್ಡು ಮುಂತಾದವರ, ಉರ್ದು ಖ್ಯಾತ ಸಾಹಿತಿಗಳಾದ ಶ್ರೀ ಮೊಹಿಸ್ಸಿನ್ ಚಿತ್ತಲ್‌ದುರ್ಗಿ, ಶ್ರೀ ಸೈಯದ್ ಅಹ್ಮದ್ ಇಸಾರ್ ಮುಂತಾದವರ ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ಮೆಚ್ಚುಗೆಯ ನುಡಿ ನನ್ನನ್ನು ಪುಳಕಿತ ಗೊಳಿಸಿತು. ಈ ಪುಸ್ತಕ, ಪುಸ್ತಕ ಪ್ರಾಧಿಕಾರದಿಂದ 2001ನೇ ಸಾಲಿನ ಅತ್ಯುತ್ತಮ ಪುಸ್ತಕ ವೆಂಬ ಗೌರವಕ್ಕೂ ಪಾತ್ರವಾಯಿತು. ಶ್ರೀ ಶ್ರೀ ಶ್ರೀ ಬಾಲಗಂಗಾಧರನಾಥ ಸ್ವಾಮೀಜಿಯವರ ಆಶೀರ್ವಾದದ ಶ್ರೀ ರಕ್ಷೆ ಹೊತ್ತ ಈ ಪುಸ್ತಕ, ಸನ್ಮಾನ್ಯ ಶ್ರೀ ಕೆ. ಹೆಚ್. ರಂಗನಾಥ್ ಸಚಿವರು, ಕರ್ನಾಟಕ ಸರಕಾರ, ಶ್ರೀ ಶ್ರೀನಿವಾಸ ಶೆಟ್ಟಿ, ಡಾ। ಜೆ. ವಿ. ಕೃಷ್ಣೇಗೌಡ, ಲಯನ್ ಹರೀಶ್ ಮುಂತಾದ ಗಣ್ಯರಿಂದಲೂ ಬಹಳ ಮೆಚ್ಚುಗೆ ಗಳಿಸಿತು. ಈ ಮಾತನ್ನು ಇಲ್ಲಿ ಏಕೆ ಪ್ರಸ್ತಾಪಿಸುತ್ತಿದ್ದೆನೆಂದರೆ, ನನ್ನ ಎಷ್ಟೋ ಸಾಹಿತಿ ಮಿತ್ರರು, ತಮ್ಮ ಕೃತಿಗಳನ್ನು ಪ್ರಕಟಿಸಿ, ಮಾರಲಾಗದೆ ಮನೆಯ ಕೋಣೆಯಲ್ಲಿ ತುಂಬಿ ಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ಮಾರಾಟ ಬಿಡಿ, ಸ್ವಂತ ಖರ್ಚಿನಲ್ಲಿ ಕೊಡ ಬಂದರೂ, ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವವರಿಲ್ಲ, ಇದರಲ್ಲಿ ನನ್ನ ಹಳೆಯ ಕೊಂಚ ಅನುಭವವು ಸೇರಿದೆ, ಆದರೆ ಇದಕ್ಕೆ ಅಪವಾದಗಳು ಇವೆ. ಶ್ರೀ ಹಮೀದಿ ಅಲ್ ಮಾಜ್ ಅವರ ಬಸವಣ್ಣನ ವಚನಗಳ ಉರ್ದು ಅನುವಾದ ''ಪರ್‌ಮೂದಾತ್ '' , ಪ್ರೊ॥ ಸಯ್ಯದ್ ಶಹಾಬುದ್ದೀನ್ ರೋಷನ್ ರವರ ಶ್ರೀ ಎಸ್ ಎಲ್ ಭೈರಪ್ಪನವರ ಪ್ರಸಿದ್ದ ಕಾದಂಬರಿ ''ವಂಶವೃಕ್ಷ'' ದ ಉರ್ದು ಅನುವಾದ '' ಷಜ್‌ರಯೇ ನಸಬ್'' ಒಂದು ದಾಖಲೆಯನ್ನೇ ಸೃಷ್ಟಿಸಿವೆ. ನನ್ನ ಅಲ್ಪ

ಕಾಣಿಕೆಯಾದ ''ಸರ್ವಜ್ಞ್ ಕೆ ಸೌ ವಚನ್ '' ಪುಸ್ತಕವನ್ನು ಜನತೆ ಪ್ರೀತಿಯಿಂದ ಪೋಷಿಸಿ, ಈ ಅನುವಾದಕ್ಕೆ ಧೈರ್ಯ ತುಂಬಿದ್ದಾರೆ.

ಆಡಳಿತ ಜೀವನ ಮತ್ತು ಕಾವ್ಯಜೀವನ ಎರಡನ್ನು ಸಮಸಮನಾಗಿ ತೂಗಿಸಿಕೊಂಡು ಬಂದಿರುವ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ಧಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರು 1918 ರ ಆಗಸ್ಟ್ ತಿಂಗಳಿನ 18 ರಂದು ಕೊಪ್ಪಳ ಜಿಲ್ಲೆಯ ಯಲಬುರ್ಗಿ ತಾಲ್ಲೂಕಿನ ದ್ಯಾಂಪುರದಲ್ಲಿ ಜನಿಸಿದರು. ಕನ್ನಡ, ಸಂಸ್ಕೃತ, ಇಂಗ್ಲೀಷ್ ಜೊತೆಯಲ್ಲಿ ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯವನ್ನು ಅಭ್ಯಸಿಸಿರುವ ಶ್ರೀಯುತರು ಭಾರತೀಯ ಆಡಳಿತ ಸೇವೆಯ (ಐ. ಎ. ಎಸ್) ಅಧಿಕಾರಿಯಾಗಿ ಕರ್ನಾಟಕದಾದ್ಯಂತ ತಮ್ಮ ನಿರುಪಮ ಸೇವೆಯನ್ನು ಸಲ್ಲಿಸಿದ್ದಾರೆ. ಜ್ಞಾನ, ಅಧಿಕಾರ, ವಿನಯ, ಸೌಜನ್ಯ, ಸೃಜನ ಶೀಲತೆಗಳ ಅಪರೂಪದ ಪ್ರತಿಭಾ ಶೀಲ ವ್ಯಕ್ತಿ ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರು.

ಈ ವಿನಮ್ರ ಮೂರ್ತಿ ಕೈಯಾಡಿಸದ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ಪ್ರಕಾರಗಳಿಲ್ಲವೆಂದೇ ಹೇಳಬಹುದು. ಅವರು ಕನ್ನಡದಲ್ಲಿ ಕವನ ಸಂಕಲನಗಳು (ಸುಮಾರು ಎಂಟು) ವಚನೋದ್ಯಾನ, ವಚನ ನಂದನ, ವಚನಾರಾಮಗಳೆಂಬ ವಚನ ಸಂಗ್ರಹಗಳು, ನಾಲ್ಕು ನಾಟಕಗಳು, ಎರಡು ಕಥಾ ಸಂಕಲನಗಳು, ಒಂದು ಕಾದಂಬರಿ, ಮಕ್ಕಳ ಸಾಹಿತ್ಯ, ಮಕ್ಕಳ ನಾಟಕ, ಮಕ್ಕಳ ಪ್ರವಾಸ ಸಾಹಿತ್ಯ, ಸುಮಾರು ಎಂಟು ಜೀವನ ಚರಿತ್ರೆಗಳು ಸುಮಾರು 12 ಸಂಪಾದಿತ ಕೃತಿಗಳು, ಆಯ್ದ ಕವನಗಳ ಅನುವಾದಗಳು ಅಲ್ಲದೆ ಇನ್ನು ಸುಮಾರು ಕೃತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯದಲ್ಲಿ ಚಿರಸ್ಥಾಯಿಯಾಗಿದ್ದಾರೆ.

ಶ್ರೀಯುತರು ತಮ್ಮ ಅನುಪಮ ಕನ್ನಡ ಮಾತೆಯ ಸೇವೆಗೆ ಕರ್ನಾಟಕ ರಾಜ್ಯ ಸಾಹಿತ್ಯ ಅಕಾಡೆಮಿ ಪ್ರಶಸ್ತಿ, ಬಿಲ್ವಾರ ಪ್ರಶಸ್ತಿ, ಮಾಳವಾಡ ಪ್ರಶಸ್ತಿ, ಗಳಿಂದ ಪ್ರಸ್ಕೃತರಾಗಿರುವುದಲ್ಲದೆ. ಕರ್ನಾಟಕ ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯದಿಂದ ಗೌರವ ಡಾಕ್ಟರೇಟ್ ಪದವಿಯನ್ನು ಪಡೆದವರಾಗಿದ್ದಾರೆ. 1987ರಲ್ಲಿ ಗುಲಬರ್ಗಾದಲ್ಲಿ ನಡೆದ 58ನೇ ಕನ್ನಡ ಸಾಹಿತ್ಯ ಸಮ್ಮೇಳನದ ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಸ್ಥಾನವನ್ನು ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರು

ಅಲಂಕರಿಸಿದ್ದರು. ಈ ಹಿರಿಯ ಚೇತನವು ತಮ್ಮ 76ನೇ ವಯಸ್ಸಿನಲ್ಲಿ ಅಂದರೆ 05-09-1994ರಂದು ವಿಶ್ವಚೇತನದಲ್ಲಿ ಲೀನವಾಯಿತು.

ಕವಿ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರು ಎಲ್ಲಾ ಕ್ಷೇತ್ರಗಳಲ್ಲೂ ಪಳಗಿದವರು , ಈ 'ವಚನೋದ್ಯಾನ' ದಲ್ಲಿ ಕೇವಲ ಧಾರ್ಮಿಕ ಸಸ್ಯಗಳಿಲ್ಲ ಇಲ್ಲಿ ಮನುಜ ಜೀವನದಲ್ಲಿನ ವಿವಿಧ ಭಾವಗಳ ಸುಂದರ ಗಿಡ ಮರಬಳ್ಳಿಗಳಿವೆ. ಈ ತೋಟದ ವಚನ ಕುಸುಮಗಳು ತಮ್ಮ ಗಾಢ ಪರಿಮಳದಿಂದ, ವಿದ್ವತ್ ಸೌಂದರ್ಯದಿಂದ ರಸಿಕರ ಮನ ಸೆಳೆಯುತ್ತವೆ. ಅನುಭವವನ್ನು ಘನೀಭೂತ ಗೊಳಿಸಿದ ಧ್ವನಿ ಪೂರ್ವಕ ನುಡಿ ಪುಷ್ಪಗಳಿವು. ಜಡತೆಯನ್ನು ಹೊಡೆದೋಡಿಸುವ ಜೀವನ ಶ್ರದ್ಧೆಯನ್ನು ಮೂಡಿಸುವ ಪ್ರಚೋದಕ ಶಕ್ತಿ ಇವುಗಳಿಗಿವೆ. ಇಲ್ಲಿ ಸರಳತೆಯೊಂದಿಗೆ ತೀಕ್ಷ್ಣತೆಯಿದೆ. ರಾಷ್ಟ್ರ ಭಕ್ತಿ ಇದೆಯಿಲ್ಲಿ. ಆದರ್ಶವೂ ಇದೆ. ಸಮಾಜದ ವಿಕೃತಿಗೆ ವಕ್ರೋಕ್ತಿಯೂ ಇದೆ. ಭಕ್ತಿ ಬೇಡಿಕೆಗಳು ಸಮ್ಮಿಲನಗೊಂಡಿವೆ. ಬದುಕಿನ ಎತ್ತರವನ್ನು ಅಳೆಯುವ, ಆಳಕ್ಕೆ ಇಳಿಯುವ ಅವರ ಪ್ರಯತ್ನ ಸಾರ್ಥಕವಾಗಿದೆ. ಆದ್ದರಿಂದ ಈ ವಚನೋದ್ಯಾನ ದ ಸುಫಲ ಸುಮಭರಿತ 100 ಸಸ್ಯಗಳನ್ನಾಯ್ದು ಉರ್ದು ಸಾಹಿತ್ಯ ನಂದನದಲ್ಲಿ ನೆಟ್ಟಿದ್ದೇನೆ. ಇವಕ್ಕೆ ಅನುಭವದ ರಸಗೊಬ್ಬರ, ಶ್ರಮದ ನೀರೆರೆದು ಬೆಳೆಸಿದ್ದೇನೆ.

ನನ್ನ ಕನ್ನಡ ಸ್ನೇಹಿತರ ಬಹುದಿನಗಳ ಒತ್ತಾಸೆಯಿಂದ ಈ ಕೆಲಸವನ್ನು ಪ್ರಾರಂಭಿಸಿದೆ. ಅಂಜಿಕೆಯಿಂದಲೇ ಪ್ರಾರಂಭಿಸಿದರೂ, ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನಗಳನ್ನು ಓದುತ್ತಲೆ, ಸ್ಫೂರ್ತಿ, ಉತ್ಸಾಹ, ಆತ್ಮವಿಶ್ವಾಸ ತುಂಬಿ ತುಳುಕಿದವು. ಅಂತಹ ಮನೋಚುಂಬಕ ಶಕ್ತಿ ಈ ವಚನಗಳಿಗಿವೆ. ಈ ವಚನಗಳು ಆತ್ಮಗೀತೆಗಳು. ಸಾಮಾಜಿಕ ವಿವೇಚನೆ, ಲೋಕ ವಿಮರ್ಶೆಯ ಗೀತೆಗಳು. ಶುದ್ಧ ಜೀವನ ಸಂಹಿತೆಗಳು. ಮಾನವೀಯತೆಯ ವ್ಯಾಖ್ಯಾನಗಳು. ಈ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಸಂಕ್ಷಿಪ್ತ ನಿರೂಪಣೆ, ಮೊಟಕು ವ್ಯಾಕರಣ, ಅಗಾಧ ಅರ್ಥ, ರಚನಾ ವಿಧಾನ, ರೂಪಕ - ಉಪಮಗಳ ಸೊಗಸು, ಸಾದೃಶ್ಯ - ವೈದೃಶ್ಯಗಳ

ಸ್ಥಾಪನೆ, ಧ್ವನಿ -ಪ್ರತಿಧ್ವನಿಗಳ ರಚನೆ, ಧ್ಯೇಯ ಪ್ರತಿಪಾದನೆಯಲ್ಲಿನ ನಿಚ್ಚಳತೆ, ಒಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಎಲ್ಲವೂ ಅತ್ಯಂತ ಆಕರ್ಷಣೀಯ, ಅವರ್ಣನೀಯ, ಅನುಕರಣೀಯ.

ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಬಹುಧರ್ಮಗಳಿಲ್ಲ, ಇರುವುದೊಂದೇ 'ಜೀವನ ಧರ್ಮ', ಇಲ್ಲಿರುವುದು ಒಂದೇ ಮತ ' ಮನುಜಮತ' ಬಲವಾದ ಮುಗ್ಧಶ್ರದ್ಧೆ ಇದೆ. ಜೀವನ ವಿವೇಕವಿದೆ. ಸಮಾಜದ ಓರೆಕೋರೆಗಳು, ಅನ್ಯಾಯ - ಅಸತ್ಯಗಳು, ಅಸಮತೆಗಳು ಶೋಷಣೆಗಳನ್ನು ಕಂಡು ಕೆರಳುತ್ತಾರೆ ಹಾಗೆಯೇ ಕೊರಗುತ್ತಾರೆ.

'' ಮೂಕ ಜನತೆಯ ಆಗುಹೋಗುಗಳನ್ನು ಸುಲಿಗೆ ಗಾರರ ಕೈಗೆ ಕೊಡುವುದೇ ಅಯ್ಯ '' ಎಂಥ ಸ್ವಷ್ಟ ಪ್ರಶ್ನೆ ದೇವರಿಗೆ ?

ಈ ಉದ್ಯಾನವನದ ಪ್ರತಿಯೊಂದು ವಚನ ಪುಷ್ಪಗಳು ಒಂದು ಮಾನವೀಯ ಗುಣಗಳ ಸ್ತೂಪಗಳು.

'' ಸುಲಭವಾದುದೆಲ್ಲ ಶುಭಕರವಲ್ಲ
ಕಠಿಣವಾದುದೆಲ್ಲ ಕಷ್ಟಪರವಲ್ಲವಯ್ಯ ''

ಈ ನುಡಿ ಮುತ್ತುಗಳಿಗೆ ಹೋಲಿಕೆಗಳಿವೆಯೆ?

ಇಲ್ಲಿನ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಜೀವ ತುಂಬಿ ತುಳುಕುತ್ತಿವೆ. ಅವು ಅರ್ಥದ ಗಟ್ಟಿಗಳಾಗಿವೆ. ದೃಷ್ಟಾಂತ - ಯಮಕಗಳಿಂದಲೂ ಅಲಂಕರಿಸಿದೆ.

ಬಲೆ ಚಲುವಾದುದೆಂದು ಸಿಲುಕಿಕೊಂಡರೆ
ಕೊಲ್ಲುವುದಲ್ಲದೆ ಬದುಕಿಸ ಬಲ್ಲುದೇನಯ್ಯ ?

ಬೆಂಕಿ ಮನೆಯದೆಂದು ಮುಟ್ಟಿದರೆ
ಸುಡುವುದಲ್ಲದೆ ಸುಖವೀಯ ಬಲ್ಲುದೇನಯ್ಯ ?

ನಂಜು ಪುಕ್ಕಟೆ ಸಿಕ್ಕಿತೆಂದು ಕುಡಿದರೆ
ಅಂಗಕ್ಕೆ ಅಪಾಯವಲ್ಲದೆ ಅಪ್ಯಾಯನ ವಾಗಬಲ್ಲದೆ ?

ಆಸ್ತಿಕತೆಯ ಸೂರ್ಯನಿಗೆ
ನಾಸ್ತಿಕತೆಯ ಗ್ರಹಣ ಹಿಡಿದಾಕ್ಷಣ
ನೀನೆ ನಾಸ್ತಿಯಾದೆ ಎನ್ನ ಬಹುದೇನಯ್ಯ ?

''ಯಾವ ಪಾತ್ರವಾದರೂ ಸರಿಯೇ
ನಿನ್ನ ಕೃಪೆಗೆ ಪಾತ್ರವಾದರೆ ಸಾಕಯ್ಯ ''

ವಾಸ್ತವ ಪ್ರಪಂಚ, ರಾಜಕಾರಣ, ಶ್ರೀಮಂತವರ್ಗದ ದಬ್ಬಾಳಿಕೆ, ಹೀಗೆ ಸಮಾಜದ ಎಲ್ಲಾ ಸ್ತರಗಳನ್ನು ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರು ಕಂಡು ಕರಗಿದ್ದಾರೆ. ಅವರ ವಚನಗಳಲ್ಲಿ ಎಂಥ ನಮ್ರಮಾನವೀಯ ಬೇಡಿಕೆಯಿದೆ.

'' ಸಿರಿವಂತಿಕೆಯನ್ನು ನೀಡು ಬಿಡು
ಹೃದಯವಂತಿಕೆಯನ್ನು ಬಿಡದೆ ಕೊಡು ''

ಈ ಕೆಳಗಿನ ವಚನಗಳ ಮೌಲ್ಯವೇ ಶ್ರೀ ಪುರಾಣಿಕರ ಮನೋ ವೈಶಾಲಕ್ಕೆ ; ವಿಶಾಲ ಬುದ್ಧಿಗೆ ಕೈಗನ್ನಡಿ.

'' ಭಾಷೆಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಭಾಷೆ
ಭೂಮಿಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಭೂಮಿ
ಹೃದಯಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮಾತೃಹೃದಯ
ಮತಗಳಲ್ಲಿ ಹಿರಿದು ಮನುಜ ಮತ ''

'' ಒಳ್ಳೆಯವರು ಕೆಟ್ಟವರೆಂಬ
ಎರಡೇ ಜಾತಿ ನೋಡಾ ''

'' ದಡ್ಡರು ಅಡ್ಡಹಾದಿ ಹಿಡಿಯುವರೆಂದು
ದೊಡ್ಡವರೂ ಅಡ್ಡಹಾದಿ ಹಿಡಿದರೆ ಹೇಗಯ್ಯ ''

'' ನೀನು ಸೃಷ್ಟಿಸಿದುದ ಕೆಡಿಸಿ ಬಲ್ಲವರಿಗೆ ಕೊರತೆಯಿಲ್ಲ

ಕೆಟ್ಟಿದ್ದನ್ನು ಸರಿಪಡಿಸುವವರ ಹೆಚ್ಚಿಸಯ್ಯ ''

ಕಷ್ಟಕ್ಕೇ ಒದಗುವವರಿಗೇ ಕೊರತೆ
ಊಟಕ್ಕೆ ಒದಗುವವರಿಗಾವ ಕೊರತೆಯಯ್ಯ ?

'' ನಿಜಮಾನವನಾಗುವುದು ಕಠಿನ
ಅದಕ್ಕೂ ಕಠಿನ, ನಿಜಮಾನವನಾಗಿ ಕೊನೆಯವರೆಗೂ ಉಳಿಯುವುದು ''

ಹೀಗೆ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಅನುಭಾವ ನಿಗೂಢತೆ, ಮನೋನಿಶ್ಚಳಿತ ಗಾಂಭೀರ್ಯ ' ವಚನೋದ್ಯಾನ ' ದಲ್ಲೆಲ್ಲ ಪರಿಮಳಿಸಿದೆ.

ಹಿರಿಯರ, ಹಿತೈಷಿಗಳ ಹರಕೆಯ ನುಡಿಗಳಿಂದ ಉತ್ತೇಜಿತನಾದ ನಾನು ಈ ಅನುವಾದ ಮಾಡಿದ್ದರೂ, ಇದಕ್ಕೆ ಪ್ರತ್ಯಕ್ಷ ಪರೋಕ್ಷವಾಗಿ ದುಡಿದವರು ಹಲವರು. ನನ್ನ ಈ ಕೃತಿಗೆ ತಮ್ಮ ಅಮೂಲ್ಯ ಸಲಹೆ, ಸಹಕಾರ, ತಿದ್ದುವಿಕೆಯ ಜೊತೆಗೆ ಬಹುಮೌಲ್ಯದ ಮುನ್ನುಡಿಯನ್ನು ಬರೆದ ಪ್ರೊ॥ ಸಯ್ಯದ್ ಶಹಬುದ್ದಿನ್ ರೋಷನ್ ರವರಿಗೆ ನಾನು ಸಂಪೂರ್ಣ ಕೃತಜ್ಞನಾಗಿದ್ದೇನೆ.

ಎಲ್ಲಾ ಉರ್ದು ತರ್ಜುಮೆಗಳನ್ನು ಲಿಪಿಯನ್ನು ಸಹನೆಯಿಂದ ಪರಿಶೀಲಿಸಿದ ಶ್ರೀ ಮಹಮ್ಮದ್ ಜಾಫರ್ ರವರಿಗೂ, ಕನ್ನಡ ಬರಹಗಳನ್ನೆಲ್ಲಾ ಉರ್ದುವಿಗೆ ಅನುವಾದಿಸಿ ಕೊಟ್ಟ ಶ್ರೀ ಉಮ್ಮರ್ ತಿಮ್ಮಪೂರಿಯವರಿಗೂ ನಾನು ಚಿರ ಋಣಿ. ಶ್ರೀ ಸಿದ್ದಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕರ ಸೋದರರೂ, ಹಿರಿಯರೂ, ಆದ ಶ್ರೀ ಅನ್ನದಾನಯ್ಯ ಪುರಾಣಿಕ್‌ರವರಿಗೂ, ನಮ್ಮನ್ನು ಆದರದಿಂದ ಬರಮಾಡಿಕೊಂಡು, ತಮ್ಮ ಪೂಜ್ಯ ತಂದೆಯರ ಪರಿಚಯದೊಂದಿಗೆ, ಅವರ ವಚನಗಳನ್ನು ಅನುವಾದಿಸಲು ತುಂಬು ಸಮ್ಮತಿ ನೀಡಿ, ಪ್ರೋತ್ಸಾಹಿಸಿದ ಶ್ರೀ ಪಿ. ಕೆ. ಪುರಾಣಿಕ್ ರವರಿಗೂ, ನಾನು ಅಭಾರಿಯಾಗಿದ್ದೇನೆ. ಈ ಕೃತಿಯನ್ನು ಕುರಿತು ತಮ್ಮ ಅಮೂಲ್ಯ ನುಡಿಮುತ್ತುಗಳನ್ನಿತ್ತು. ಬೆನ್ನುತಟ್ಟಿ ಪ್ರೋತ್ಸಾಹಿಸಿದ ಶ್ರೀ ಸಿ. ಸೋಮಶೇಖರ್ ನಿರ್ದೇಶಕರು. ಕನ್ನಡ ಮತ್ತು

ಸಂಸ್ಕೃತಿ ಇಲಾಖೆ, "ಬೆಂಗಳೂರು ಇವರಿಗೂ, ಡಾ । ಲಕ್ಷ್ಮಿನಾರಾಯಣ ಅರೋರಾ, ನಿರ್ದೇಶಕರು, ಪ್ರಸಾರಾಂಗ, ಮೈಸೂರು ವಿಶ್ವವಿದ್ಯಾನಿಲಯ ಇವರಿಗೂ, ಶ್ರೀ ಬಿ. ಬಿ. ರೇಣುಕಾರ್ಯ, ಕಾಫಿ ಬೆಳೆಗಾರರು, ಆಲ್ದೂರು ಇವರಿಗೂ ನನ್ನ ಹೃದಯ ಪೂರ್ವಕ ಕೃತಜ್ಞತೆಗಳು. ಹಿರಿಯ ಸಾಹಿತಿಗಳನ್ನು ಕವಿಗಳನ್ನು ಪರಿಚಯಿಸಿ ತನ್ಮೂಲಕ ಕೃತಿಗೆ ಔನ್ನತ್ಯ ತಂದ ಚಿಕ್ಕಮಗಳೂರು ಕ. ಸಾ. ಪ. ಅಧ್ಯಕ್ಷರು, ಜನಪ್ರಿಯ ಕಾದಂಬರಿಕಾರರಾದ ಶ್ರೀ ಅಜ್ಜಂಪುರ ಜಿ. ಸೂರಿಯವರಿಗೂ, ಪುರಾಣಿಕ ಕುಟುಂಬದವರನ್ನು ಪರಿಚಯಿಸಿ. ಅನುವಾದಕ್ಕೆ ತೀವ್ರ ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ನೀಡಿದ ಪ್ರೋ । ಚಂದ್ರಯ್ಯ ನಾಯ್ಡು ರವರಿಗೂ ನಾನು ಸದಾ ಋಣಿ. ಉರ್ದು ವಚನಗಳ ಅಂದವಾದ ಹಸ್ತಪ್ರತಿ ತಯಾರಿಸಿ ಕೊಟ್ಟ ಶ್ರೀ ಮೌಲ್ವಿ ಅಬ್ದುಲ್ ರವೂಫ್‌ರವರಿಗೂ, ನನ್ನ ಉರ್ದು ಲೇಖನವನ್ನು ಕನ್ನಡಕ್ಕೂ, ಉರ್ದು ವಚನವನ್ನು ಕನ್ನಡ ಲಿಪಿಯಲ್ಲಿ ಬರೆದು ಕೊಟ್ಟ ಶ್ರೀಮತಿ ಗಾಯತ್ರಿಯವರಿಗೂ, ಕೃತಿಯ ಪ್ರಾರಂಭದಿಂದ ಅಚ್ಚಿನವರೆಗೂ ಹೊರಗಿನ ಎಲ್ಲಾ ವಹಿರಾಟುಗಳನ್ನು ತಾಳ್ಮೆಯಿಂದ ಶ್ರದ್ಧೆಯಿಂದ ನಿರ್ವಹಿಸಿದ ಶ್ರೀ ಕೆ. ಎನ್. ಘಣಿ ಪ್ರಸಾದ್‌ರವರಿಗೂ ನನ್ನ ಆತ್ಮೀಯ ಸ್ಮರಣೆಗಳು ತಿದ್ದಿದಷ್ಟೂ ಬಾರಿಯೂ ಸಹನೆಯಿಂದ DTP ಮಾಡಿ ಕೊಟ್ಟ ಶ್ರೀ ನದೀಮ್ ಸಿಲಿಕಾನ್ ಇನ್‌ಫೋಟೆಕ್, ಹಾಸನ ಇವರಿಗೂ ನಾನು ಋಣಿಯಾಗಿದ್ದೇನೆ. ಈ ಕೃತಿಯನ್ನು ತಮ್ಮ ಲಾಂಛನದಡಿಯಲ್ಲಿ ಪ್ರಕಟಿಸಿದ ' ಅಕ್ಮಲ್ ಪಬ್ಲಿಷಿಂಗ್ ಟ್ರಸ್ಟ್ ' ನವರಿಗೂ ನಾನು ಕೃತಜ್ಞನಾಗಿದ್ದೇನೆ.

ಪುಸ್ತಕವನ್ನು ಮುದ್ದಾಗಿ ಮುದ್ರಿಸಿ ಕೊಟ್ಟ ಶ್ರೀ ಅರವಿಂದ ಗ್ರಾಫಿಕ್ಸ್, ಹಾಸನ ಇವರಿಗೂ ವಂದನೆಗಳು, ಕೊನೆಯದಾಗಿ ಈ ಕೃತಿಯ ಜನ್ಮಕ್ಕೆ ಪ್ರತ್ಯಕ್ಷವಾಗಿ ಪರೋಕ್ಷವಾಗಿ ಸಹರಿಸಿದ ಎಲ್ಲರಿಗೂ ಹೃದಯಪೂರ್ವಕ ವಂದನೆಗಳು .....

ಎಂ. ಬಿ. ಘನಿ

....

CM16 OSG 2001

S.M. KRISHNA
CHIEF MINISTER

GOVERNMENT OF KARNATAKA

BANGALORE - 560 001

DATED 16-1-2001

January 12, 2001

Dear Sri Ghani Akmal Aldoori,

Thank you very much for presenting me your book Sarvajna Ke Sau Vachan – a translation of the Vachanas of Sarvajna into Urdu. I appreciate your contribution to Urdu and Kannada literature.

I look forward to many more such Kannada works translated into Urdu by you.

With warm regards,

(S.M.KRISHNA)

Sri M.B. Ghani Akmal Aldoori,
Coffee Planter, Pention Mohalla
CHIKMAGALORE.